# میزان الکمال

محمد سعید عمران

(جلد دوم)

رقم: 134تا410

ابان بن اسحاق الاسدی تا اسماء بن عبید بن مخارق

### 134. **ابان بن اسحاق الاسدی**[1] (ت)

**روی عن:** لصباح بن محمد بن ابو حازم البجلی الاحمسی۔

**روی عنہ:** اسماعیل بن زکریا، حماد بن اسامہ، عبداللہ بن نمیر، عیسی بن یونس، محمد بن عبید الطنافسی، مروان بن معاویہ الفزاری، مسیب بن شریک، ولید بن القاسم بن الولید الہمدانی، یعلی بن عبید الطنافسی۔

**جرح وتعدیل**

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوال سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوالفتح ازدی فرماتے ہیں کہ یہ راوی متروک ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کا کہنا ہے کہ اسے متروک نہیں قرار دیا جاسکتا کیونکہ ابن حنبل اور عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ البتہ ذہبی نے الکاشف میں کہا ہے اس میں کمزوری ہے۔ جبکہ دیوان الضعفاء میں اسے متروک کہا ہے۔

ابوالفتح ازدی جرح کرنے میں زیادتی کر جاتے ہیں۔ مجروح راویوں کے بارے میں ان کی ایک بڑی تصنیف ہے، جس میں انہوں نے راویوں کے حالات جمع کیے ہیں، جن میں سے بہت پر انہوں نے جرح کی ہے، جب کہ ان سے پہلے کسی بھی عالم نے ان کے بارے میں کلام نہیں کیا۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے، ازدی نے بغیر کسی دلیل کے اس پر جرح کی ہے۔

### 135. **ابان بن تغلب الربعی**[2] (م،4)

---

1۔ سؤالات ابن محرز 1/80ح240، ثقات العجلی 1/198ح13، الجرح والتعدیل 2/299ح1099، الثقات 8/130، تہذیب الکمال 2/5ح134، الکاشف 1/205ح103، المغنی 1/11ح1، دیوان الضعفاء ص 11ح125، تذہیب التہذیب 1/217ح134، تہذیب التہذیب 1/88ح165، تقریب التہذیب 1/74ح136 (اردو 1/33ح135)۔

2۔ طبقات ابن سعد 8/480ح3421، تاریخ الکبیر بخاری 1/453ح1445، الجرح والتعدیل 2/296ح1090، الالزامات و التتبع ص 365، تہذیب الکمال 2/6ح135، سئیر اعلام (جاری)

**روی عن :** جعفر بن محمد الصادق، جہم بن عثمان المدنی، حکم بن عتیبہ، سلیمان الاعمش، طلحہ بن مصرف، عدی بن ثابت، عطیہ بن سعد العوفی، عکرمہ مولی ابن عباس، عمر بن ذر الہمدانی، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، فضیل بن عمرو الفقیمی، محمد بن علی الباقر، منہال ابن عمرو۔

**روی عنہ:** ابان بن عبد اللہ البجلی، ابان بن عثمان الاحمر، ادریس بن یزید الاودی، حسان بن ابراہیم الکرمانی، حماد بن زید، داود بن عیسی النخعی، زہیر بن معاویہ الجعفی، زیاد بن الحسن بن فرات القزاز، سعید بن بشیر، سفیان بن عیینہ، سلام بن ابو خبزہ، سیف بن عمیرہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، عباد بن العوام، عبد اللہ بن ادریس بن یزید الاودی، عبد اللہ بن المبارک، علی بن عابس، قاسم ابن معن المسعودی، محمد بن ابان بن تغلب، محمد بن خازم الضریر، مخلد بن خداش، مفضل بن عبد اللہ الحبطی، موسی بن عقبہ، ہارون بن موسی النحوی۔

## جرح وتعدیل

یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا اور انتہا پسند تھا۔ لیکن یہ صدوق تھا۔ ہم اس کی سچائی لے لیں گے اور بدعت اس کے ذمے ہو گی۔

محمد بن عجلان نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ غالی شیعہ تھا۔

---

النبلاء308/6، الکاشف205/1ح698، المغنی 11/1ح2، دیوان الضعفاء ص11ح126، من تکلم فیہ وہو موثق ص57ح1، میزان الاعتدال(اردو43/1ح2)، تذہیب التہذیب217/1ح445، تہذیب التہذیب89/1ح166، تقریب تہذیب74/1ح137(اردو89/1ح166)، الوافی بالوفیات199/5ح8، اعیان الشیعہ96/2۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

امام حاکم نے مستدرک میں اس سے حدیث نقل کرتے ہوئے لکھا کہ شیعہ ثقہ ہے۔

عقیلی نے کہا ہے ابن حنبل نے اس کی عقل، ادب، حدیث کی صحت کا ذکر کیا ہے البتہ یہ تشیع میں غالی تھا۔

ذہبی نے دیوان الضعفاء میں اسے صدوق، شیعی اور المغنی میں ثقہ معروف کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے جس پر اس کے تشیع کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے۔

میزان الاعتدال میں ذہبی کہتے ہیں کہ یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا اور انتہا پسند تھا، لیکن یہ صدوق تھا، ہم اس کی سچائی لے لیں اور عبدیعت اس کے ذمے ہو گی۔ کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کو ثقہ کیسے قرار دیا جا سکتا ہے جب کہ ثقہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے راوی میں عدالت اور اتقان بھی ہونا چاہیئے، لہذا جو شخص بدعتی ہو وہ عادل کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت ہے جیسے تشیع میں غلو اختیار کرنا یا ایسا تشیع جس میں غلو اور تحریف نہ ہو یہ چیز بہت سے تابعین اور تبع تابعین میں پائی جاتی تھی، حالانکہ وہ دین دار، پرہیز گار اور سچے تھے، لہذا اگر ان لوگوں کی روایت کو محض اس وجہ سے مسترد کر دیا جائے تو بہت سی احادیث رخصت ہو جائیں گی اور یہ بڑا نقصان ہے۔ پھر دوسری بڑی بدعت ہے۔ جیسے کامل رفض اور اس میں غلو اختیار کرنا یا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی کرنا یا اس کی طرف دعوت دینا یہ ایسی قسم ہے کہ اس طرح کے راویوں کو نہ دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں کوئی بزرگی حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں مثال بیان کرنے کے لیے کسی شخص کا خیال نہیں آرہا جو سچا یا مامون ہو۔ حاصل ایسے لوگوں کا شعار جھوٹ بولنا اور تقیہ کرنا ہوتا ہے اور منافقت ان کا اوڑھنا بچھونا ہوتا ہے، جس شخص کی یہ حالت ہو اس کی نقل کردہ روایت کو ہر گز قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اسلاف کے زمانے میں عموماً غالی شیعہ اس شخص کو کہا جاتا تھا جو حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت معاویہؓ اور ان حضرات کے بارے میں کلام کرتا تھا جنھوں نے حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ کی تھی یا جو حضرت علیؓ پر تنقید کیا کرتے تھے۔ لیکن ہمارے زمانے میں غالی شیعہ اس کو کہا جاتا ہے جو ان مذکورہ اکابرین کی تکفیر کرتا ہے اور شیخین سے براءت کا اظہار کرتا ہے، ایسا شخص گمراہ ہے۔ تاہم ابان بن

تغلب شیخین کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کرتے تھے، البتہ اس کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ ان دونوں حضرات سے افضل ہیں۔

### 136. (وہم) ابان بن سلمان[1] (مد)

**روی عن:** نبی ﷺ (مرسل)۔

**روی عنہ:** عبدالملک بن جریج۔

**جرح وتعدیل**

اسے مقدسی نے الکمال میں ذکر نہیں کیا۔

### 137. ابان بن صالح بن عمیر[2] (خت، 4)

**روی عن:** انس بن مالک، حسن بن ابوالحسن البصری، حسن بن محمد بن علی بن ابو طالب، حسن بن مسلم بن یناق، حکم بن عتیبہ، ربیعہ بن عباد الدیلی، شہر بن حوشب، عطاء ابن ابورباح، عطاء بن یسار، علی بن عبداللہ بن عباس، عمر بن عبدالعزیز، فضل بن معقل بن سنان الاشجعی، قعقاع بن حکیم، مجاہد بن جبر، محمد بن کعب القرظی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، منصور بن المعتمر، نافع مولی ابن عمر۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 300/2ح1106، تہذیب الکمال 8/2ح136، تذہیب التہذیب 218/1ح136، تہذیب التہذیب 90/1ح167، تقریب التہذیب 75/1۔۔ دراصل یہ زبان بن سلمان ہے جس طرح سے مراسیل کی بعض کتب میں آیا ہے۔

2۔ طبقات ابن سعد 455/8ح3334( اردو 215/6)،تاریخ دارمی ص 49ح35 ،تاریخ الکبیر بخاری 451/1ح1443،ص 72ح149،الجرح والتعدیل 197/2ح109،الثقات 67/6،تہذیب الکمال 9/2ح137،الکاشف 205/1ح106،میزان الاعتدال 133/6(اردو 155/6ح7485) محمد بن خالد جندی کے ترجمہ میں اور 10/8ح2(اردو 21/8ح2))،تذہیب 218/1ح137 ،تہذیب التہذیب 90/1ح168،تقریب التہذیب 75/1ح138(اردو 34/1ح137)،،مقالات 38/5۔

روی عنہ: ابراہیم بن ابو عبلہ المقدسی، اسامہ بن زید اللیثی المدنی، اسحاق بن عبد اللہ بن ابو فروہ، حارث بن یعقوب (والد عمرو بن الحارث)، خالد بن الیاس، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ، عبد اللہ بن عامر الاسلمی، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، عبید اللہ بن ابو جعفر، عقیل بن خالد الایلی، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن خالد الجندی، محمد بن عجلان، موسی بن خلف العمی، موسی ابن عبیدہ الربذی۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے ان کو تابعین کوفہ کے تیسرے طبقے میں ذکر کیا ہے مگر ان کی تعدیل و تجریح بیان نہیں کی۔

عثمان بن سعید دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی، یعقوب بن شیبہ، ابوزرعہ اور ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ صالح ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور اس سے اپنی صحیح میں حدیث لی ہے۔ ابن حبان نے یہ بھی کہا ہے کہ درست بن زیاد کے علاوہ اس کی کی گئی روایت معتبر ہے۔

ابن عبد البر نے التمہید میں اس کا ذکر یوں کیا ہے: "جابر کی حدیث صحیح نہیں کیونکہ ابان ضعیف ہے"۔

ابن حزم نے المحلیٰ میں اسی حدیث کے حوالے سے کہا ہے کہ ابان مشہور نہیں ہے۔

یہ ان دونوں (ابن عبد البر اور ابن حزم) کی غفلت ہے۔ کیونکہ ایک جماعت نے اسکو ثقہ قرار دیا ہے۔

ذہبی نے میزان الاعتدال میں اسے صدوق کہا ہے، اور یہ لکھا ہے کہ مزی نے اپنی کتاب اطراف میں صفیہ بنت شیبہ کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ابان بن صالح ہے جو ضعیف ہے، لیکن یہ ان کا وہم ہے کیونکہ ابن عبد البر نے اپنی کتاب التمہید میں اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ کے حالات میں یہ بات ذکر کی ہے کہ رافع بن اسحاق فرماتے ہیں کہ ابان بن صالح ضعیف ہے۔ ابن حزم نے المحلیٰ میں باب الحج میں یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے جبکہ باب الطہارہ میں کہا ہے کہ یہ مشہور نہیں ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں درجہ کا ثقہ راوی ہے۔ اور ابن حزم اور ابن عبد البر کے الفاظ کو وہم قرار دیا ہے۔

حافظ زبیر علی زئی نے کہا کہ ابان بن صالح کا حسن بصری سے سماع ثابت نہیں۔

اس کا انتقال 113 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

### 138. **ابان بن صمعہ الانصاری**[1] (بخ،م،س،ق)

روی عن : ابر بن عمرو الراسبی، شہر بن حوشب، عبید اللہ بن ابوالجوزاء، عکرمہ مولی ابن عباس، محمد بن سیرین، عن امہ عن عائشہؓ، وغیرہ۔

**روی عنہ:** خالد بن الحارث، سہل بن یوسف الانماطی، سلام بن مسکین، ابوعاصم الضحاک بن مخلد النبیل، ابوعبیدہ عبدالواحد بن واصل الحداد، محمد ابن عبداللہ الانصاری، محمد بن ابوعدی، مکی بن ابراہیم البلخی، نضر بن شمیل، کیع بن الجراح، یحییٰ ابن سعید القطان، یزید بن زریع وغیرہ۔

**جرح وتعدیل**

یہ صدوق بزرگ ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں، ایک قول کے مطابق یہ عتبہ غلام کے والد ہیں اور عابد وزاہد شخص تھے۔ انہوں نے عکرمہ اور محدثین کی ایک جماعت سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اپنی والدہ کے حوالے سے سیدہ عائشہؓ سے روایت نقل کی ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں۔ آخری عمر میں ان کا حافظہ بدل گیا تھا۔

عبدالرحمان بن مہدی فرماتے ہیں میری ان سے ملاقات ہوئی ہے ان کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے یہ التباس ذہنی کا شکار ہو گئے تھے۔

دارمی، ابن طہمان، عباس دوری اور اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 5/2، تاریخ دارمی ص74 ح163، سؤالات ابن طہمان ص 56ح112، علل احمد 2/ح3292، تاریخ الکبیر 452/1ح1444، ضعفاء العقیلی 331/1ح24، الجرح والتعدیل 297/2ح1092، سؤالات الآجری 436/1ح920، ثقات العجلی 199/1ح15، ضعفاء والمتروکین نسائی ص 154ح22، الکامل فی الضعفاء 73/2ح210، الثقات 67/6، مشاہیر علماء الامصار ص 185ح1195 ، ثقات ابن شاہین ص 39ح82، کتاب المختلطین ص 22ح1، تہذیب الکمال 12/2ح138، سیر اعلام النبلاء 61/7، الکاشف 205/1ح106، دیوان الضعفاء ص 12ح130 ، المغنی فی الضعفاء 12/1ح7، من تکلم فیہ ص58ح2، میزان الاعتدال 122/1ح8(اردو 47/1ح8)، تذہیب التہذیب 215/1ح1389، الوافی بالوفیات 199/5ح9، تہذیب التہذیب 90/1ح16 ، تقریب التہذیب 76/1ح139(اردو 34/1ح138) ، الکواکب النیرات ص 71ح2، الاغتباط ص 35ح1، مرویات المختلطین فی الصحیحین ص16

امام ابن حنبل کہتے ہیں کہ یہ صالح حدیث ہے۔ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد نے ان سے پوچھا کہ کیا آخری عمر میں ان کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ صالح ہے،تو جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آخر عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا تو انہوں نے کہا جی ہاں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ثقہ ہے۔البتہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

ابو داود نے کہا کہ ثقہ ہے آخری عمر میں مناکیر روایت کرنے لگا تھا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

امام ذہبی کہتے ہیں کہ یہ اس کا تفرد ہے۔ یہ کبار محدثین میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ یہ بصری صدوق ہے اور ساتویں طبقہ سے ہے۔

ابن الکیال کہتے ہیں کہ مسلم،ابو حاتم اور عبدان نے اس سے اختلاط سے قبل روایت لی ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ ان صاحب کی خامی بیان کی گئی ہے جب یہ عمر رسیدہ ہو گئے تھے تو ان میں اختلاط آ گیا تھا البتہ ان کی طرف ضعف کی نسبت نہیں کی گئی۔انہوں نے جو روایات نقل کہیں وہ درست ہیں۔

پھر ابن عدی نے ان کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو حضرت ابو برزہ اسلمی کے حوالے سے منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دو"۔(سنن ابن ماجہ،مسند احمد)

## 139. ابان بن طارق البصری[1] (د)

**روی عن:** کثیر بن شنظیر۔

**روی عنہ:** خالد بن الحارث، درست بن زیاد۔

**جرح وتعدیل**

ابوزرعہ نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اسے نافع والی حدیث کے علاوہ نہیں جانا جاتا ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ اس سے درست بن زیاد کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

ذہبی نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ یہ چھٹے طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

اس نے ابان بن طارق کی سند سے حضرت جابرؓ سے مروی یہ حدیث نقل کی ہے:

"جو شخص ایک رکعت کو پالیتا ہے، وہ جماعت کی فضیلت کو پالیتا ہے"۔

اس نے نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"جو شخص بن بلائے (کسی کے گھر آجائے) وہ چور بن کر داخل ہوتا ہے اور غارت گر بن کر نکلتا ہے"۔

## 140. ابان بن عبداللہ بن ابی حازم[2] (4)

---

1۔ سؤالات البرذعی ص 238ح419،الجرح والتعدیل2/301ح1110،الثقات 47/4،الکامل ابن عدی2/70ح208،ضعفاء دارقطنی ص 205ح213،تہذیب الکمال 2/13ح139،الکاشف1/206ح107،المغنی 1/12ح8،میزان الاعتدال1/123ح9(اردو1/48ح9)،تذہیب التہذیب1/219ح139،تہذیب التہذیب1/91ح170،تقریب التہذیب1/76ح140(اردو1/34ح139)،لسان المیزان1/224ح12۔

2۔ طبقات ابن سعد8/474ح3404،تاریخ دارمی ص 67ح125،علل احمد 2/290ح2290،تاریخ الکبیر بخاری 1/453ح1450،ثقات العجلی 1/199ح16،ضعفاء العقیلی 1/42ح26،الجرح والتعدیل 2/296ح1089،المجروحین1/94ح6،الکامل ابن عدی2/67ح204،ثقات ابن شاہین ص 39ح83،علل دارقطنی 4/217،تہذیب الکمال2/14ح140،میزان الاعتدال1/123ح10 (اردو1/48ح10)،المغنی1/13ح9،دیوان (جاری)

**روی عن :** ابان بن تغلب،ابراہیم بن جریر بن عبد اللہ البجلی، عثمان بن ابو حازم البجلی،عدی بن ثابت،عطاء بن ابورباح، عمرو بن شعیب، عمرو بن غزی، نعیم بن ابوہند،ابو بکر بن حفص بن عمر بن سعد بن ابووقاص،ابو مسلم التغلبی مولی ابوہریرہ۔

**روی عنہ:** خالد بن عبد الرحمن الخراسانی،سفیان الثوری، سلیمان بن ابراہیم بن جریر بن عبد اللہ البجلی، سلیمان بن داود الطیالسی،شعیب بن حرب،عبد اللہ بن المبارک،عبید اللہ بن موسی، فضل ابن دکین، محمد بن بشر العبدی، محمد بن الحسن بن الزبیر الاسدی، محمد بن ربیعہ الکلابی، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن یوسف الفریابی،مسیب بن شریک،وکیع بن الجراح،یونس بن بکیر الشیبانی،ابو یوسف القاضی۔

**جرح وتعدیل**

فلاس نے کہا کہ عبدالرحمان اس کی کوئی حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔البتہ وہ سفیان کے حوالے سے اس کی حدیث بیان کردیتے تھے۔

اسحاق بن منصور،ابن ابی مریم اور دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن حنبل نے اپنے والد کو کہتے سنا کہ یہ صالح الحدیث ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق صالح الحدیث ہے۔

نسائی نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے۔

ابن نمیر نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ فحش خطائیں کرتا تھا اور مناکیر میں منفرد تھا۔

ابن عدی نے کہا کہ عزیز الحدیث اور عزیز الروایت ہے،اس سے مجھے کوئی منکر المتن حدیث نہیں ملی جس کا ذکر کیا جائے،اس میں کوئی حرج نہیں۔

---

الضعفاء ص 132ح132،الکاشف 206/1ح108،تذہیب التہذیب 219/1ح140، تہذیب التہذیب 91/1ح172، تقریب التہذیب 76/1ح141(اردو 34/1ح140)۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حسن الحدیث ہے، اس سے منکر روایات ہیں۔

اس کی وفات 105 ھجری میں ہوئی۔

ان کی منکر روایات میں سے حضرت علیؓ سے مروی یہ مرفوع حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جریر ہمارے اہل بیت میں سے ہے اور ہمارے رازوں کے امین ہیں"۔(الکامل ابن عدی، کنز العمال 659/11ح33184)

## 141. ابان بن عثمان بن عفان[1] (بخ، م، 4)

**روی عن** :اسامہ بن زید، زید بن ثابت، عثمان بن عفان۔

**روی عنہ:** اشعب بن ام حمیدہ الطامع، داود بن سنان المدنی، ریاح بن عبیدہ، زبیر ابو مخلد، سعد بن عمار، ضمرہ بن سعید المازنی، عامر بن سعد بن ابو وقاص، عبداللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ابو الزناد عبداللہ بن ذکوان، ابنہ عبدالرحمن ابن ابان بن عثمان، عثمان بن عمر بن موسی بن عبیداللہ بن معمر التیمی، عمر بن عبد العزیز، عمرو بن دینار، علاق بن ابو مسلم، محمد بن ابو امامہ بن سہل بن حنیف، محمد بن کعب القرظی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، موسی بن دہقان، موسی بن عمران بن مناح، میمون بن مہران، نبیہ بن وہب، الولید بن ابو الولید، یزید بن عبد اللہ بن عوف، یزید بن فراس، یزید بن ہرمز المدنی، یعقوب بن عتبہ، ابو بکر بن عبدالرحمن بن المسور بن مخرمہ۔

### جرح وتعدیل

عمرو بن شعیب نے کہا کہ میں نے حدیث اور فقہ میں ان سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

یحییٰ القطان نے کہا کہ مدینہ کے فقہاء میں سے تھے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 150/7ح1515، تاریخ الکبیر 450/1ح1440، ثقات العجلی 199/1ح17، الجرح والتعدیل 295/2ح1084، تاریخ دمشق 147/6ح343، تہذیب الکمال 16/2ح141، سئیر اعلام النبلاء 351/4، الکاشف 206/1ح109، تذہیب 220/1ح141، تہذیب التہذیب 92/1ح173، تقریب التہذیب 77/1ح142 (اردو 34/1ح141)، الوافی بالوفیات 200/5ح12۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ابان کی عثمان سے روایت مرسل ہے۔

اثرم نے ابن حنبل سے سوال کیا کہ کیا ابان بن عثمان نے اپنے والد سے سنا ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام، فقیہ، امیر، مجتہد اور مدینہ کے ثقہ فقہاء میں سے تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

ان کی وفات 105 ھجری میں ہوئی۔

## 142. ابان بن ابی عیاش[1] (د)

**روی عن :** ابراہیم بن یزید النخعی، انس بن مالک، الحسن البصری، خلید بن عبد اللہ العصری، الربیع ابن لوط، رفیع ابو العالیہ الریاحی، سعید بن جبیر، شہر بن حوشب، عطاء بن ابو رباح، مسلم بن یسار، مسلم البطین، مورق العجلی، ابو الصدیق الناجی، ابو نضرہ العبدی۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 253/9ح4032 (اردو 184/7)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 5/2، تاریخ دارمی ص 36 ص 62، سؤالات ابن طہمان ص36ح33 ، ص62ح146، سؤالات ابن محرز 64/1ح116، سؤالات ابن ابی شیبہ ص58 54، علل احمد 1/ح1، 872/ح2، 1107/ح2628، ح2765، 5578، 5576، 4887، 4703، 3544، 3541، 3467، 3060، ، تاریخ الکبیر 454/1ح1455، ضعفاء الصغیر ص 23ح32، ضعفاء ابی ذرعہ ص 603، الجرح والتعدیل 295/1ح1087، ضعفاء نسائی ص 153ح21، المجروحین 89/1ح1، کشف الاستار ح 3104 ، ضعفاء دارقطنی ص 148ح103، الکامل ابن عدی 57/2ح203 ضعفاء العقیلی 38/1ح22، تاریخ اسماء ضعفاء والکذابین ص 45ح1، تہذیب الکمال 19/2ح142، دیوان الضعفاء ص 12ح137، المغنی 13/1ح14، میزان الاعتدال 124/1ح115 (اردو 49/1ح15)، الکاشف 207/1ح110، تذہیب التہذیب 220/1ح، تہذیب التہذیب 93/1ح174142، تقریب التہذیب 77/1ح143 (اردو 34/1ح142)۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن ابو بکرہ الشامی،ابراہیم بن عبد الحمید بن ذی حمایہ،ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الفزاری، اُرطاہ بن المنذر، بکر بن خنیس،الحارث بن نبہان،الحسن بن ابو جعفر، حسن بن صالح بن حی، حفص بن جمیع، حفص بن عمر الابار قاضی حلب، حماد بن سلمہ، حماد بن واقد، خلیل بن مرہ،داود بن الزبرقان،زید بن حبان الرقی،سعید بن بشیر،سعید بن عامر الضبعی،سفیان الثوری،شہاب بن خراش،صالح المری،طعمہ بن عمرو الجعفری،عباد بن عباد المہلبی،عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان،عبد الرحیم بن واقد، عمران القطان،عنبسہ بن عبد الرحمن القرشی، فضیل بن عیاض، محمد بن جادہ، محمد بن الفضل بن عطیہ، معمر بن راشد، نعمان بن ثابت، یزید بن ہارون،ابو عاصم العبادانی۔

**جرح وتعدیل**

شعبہ کہتے ہیں کہ میں سیر ہو کر گدھے کا پیشاب پی لوں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں یہ کہوں کے ابان بن ابو عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ایک روایت کے مطابق شعبہ نے یہ کہا ہے کہ آدمی کا زنا کر لینا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ ابان کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرے۔

حماد بن زید کہتے ہیں کہ سلم علوی نے مجھ سے بیان کیا: ایک مرتبہ میں نے ابان بن ابو عیاش کو دیکاھ کہ وہ سبر جہ میں چراغ کے پاس بیٹھ کر حضرت انس کے حوالے سے احادیث لکھ رہا تھا۔حماد کہتے ہیں کہ پھر سلم علوی نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم ابان سے استفادہ کرنا۔حماد کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کا تذکرہ ایوب سختیانی سے کیا تو وہ بولے ہم تو شروع سے انہیں بھلائی کے حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

ابن ادریس کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا کہ مہدی بن مامون نے سلم علوی کا یہ بیان مجھے بتایا ہے تو شعبہ نے کہا سلم علوی تو وہ شخص ہے جو لوگوں سے دو دن پہلے ہی پہلی کا چاند دیکھ لیتا ہے۔

یزید بن ہارون نے کہا: شعبہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ابان بن ابو عیاش حدیث بیان کرتے ہوئے جھوٹ نہ بولے تو میں اپنا گھر اور گدھا غریبوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں تو میں نے ان سے کہا تو پھر آپ نے اس سے حدیث کا سماع کیوں کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس روایت کے بغیر گذارا کیسے ممکن ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے ان کی والدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی"۔

ابن سعد کہتے ہیں کہ آپ حدیث میں متروک ہیں۔

فلاس نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔ صالح آدمی تھا،اور یحییٰ اور عبدالرحمان اس سے حدیث نہیں لیتے تھے۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کو اس کے بارے مُں کہتے سنا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ضعیف ہے۔

بخاری نے کہا ہے کہ شعبہ کی اس کے بارے میں رائے صحیح نہیں تھی۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ اس کی حدیث ترک کی گئی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ کذاب ہو سکتا ہے تو انہوں نے کہا نہیں،اس نے انس، شہر بن حوشب اور حسن سے حدیث سنی لیکن ان کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا تھا۔

نسائی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ اور ایک جگہ کہا ہے کہ ثقہ نہیں ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

ابن عدی نے کہا ہے کہ کوئی اس سے روایت نہیں کرتا تھا نہ اس کی متابعت کرتا تھا۔

بزار نے کہا کہ حافظ نہیں ہے۔ اپنے حفظ میں خرابی کی وجہ سے روایات کو منکر بنادیتا ہے۔

دار قطنی نے بھی یہی کہا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ متروک ہے، اگرچہ نیک شخص تھا لیکن حافظے کا خراب تھا۔

امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ عباس کہتے ہیں میں اور حماد بن یزید شعبہ کے پاس آئے ہم نے ان سے گزار ش کی کہ وہ ابان بن ابو عیاش پر تنقید نہ کریں۔ عباس کہتے ہیں پھر شعبہ کی ملاقات ان حضرات سے ہوئی تو وہ بولے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے حوالے سے میں خاموش نہیں رہ سکتا۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے۔ وکیع جب اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے وہ اس کا نام نہیں لیتے تھے وہ اسے ضعیف سمجھنے کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔

یحییٰ بن معین نے فرماتے ہیں کہ یہ راوی متروک ہے۔

ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

ابو عوانہ کہتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں جو بھی روایت سنی وہ لے کر ابان کے پاس آیا تو اس نے وہی روایت حسن بصری کے حوالے سے مجھے سنادی۔ یہاں تک کہ میں نے ابان کے حوالے سے ایک پوری کتاب تیار کرلی، لیکن میں اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرنا جائز نہیں سمجھتا۔

ابو اسحاق جوزجانی کہتے ہیں کہ یہ ساقط الاعتبار ہے۔

امام نسائی نے کہا کہ یہ راوی متروک ہے۔

ابن عدی نے ابان کے حوالے سے منقول تمام منکر روایات نقل کی ہیں۔

ابن شاہین نے اس کا ذکر اپنی تاریخ اسماء ضعفاء والکذابین میں کیا ہے۔

ذہبی نے بھی اسے متروک، سخت ضعیف، مشہور ضعیف وغیرہ کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے پانچویں طبقہ کا متروک راوی کہا ہے۔

یہ روایت خلاد بن یحییٰ نے ثوری کے حوالے سے ابان سے نقل کی ہے۔

عبدان نے اپنے والد کے حوالے سے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ اگر لوگوں سے حیا نہ ہوتی تو میں ابان کی نماز جنازہ ادا نہ کرتا۔

یزید بن زریع کہتے ہیں کہ میں نے ابان کو ترک کر دیا تھا کیونکہ اس نے ایک روایت حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کر دی تھی تو میں نے کہا کہ کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے تو اس نے جواب دیا کہ کیا حضرت انسؓ نبی ﷺ سے بھی نقل کرتے ہیں؟

معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا کہ ابان جو آپ کے نزدیک اتنا بے وقعت ہے اس کی کوئی یقینی وجہ ہے یا محض شبہ کی بنیاد پر آپ ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ غالب گمان کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں جو یقین کے درجے میں ہے۔

شیخ عبداللہ بن احمد بن ابورجاء کے حوالے سے حماد بن زید کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم نے شعبہ سے یہ گزارش کی کہ وہ ابان بن ابوعیاش کی عمر اور اس کے گھرانے کا لحاظ کرتے ہوئے اس پر تنقید نہ کریں تو انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے پھر ہماری ملاقات ایک جنازے میں ہوئی تو انہوں نے دور سے بلند آواز میں کہا کہ اے ابو اسماعیل! میں نے اس بات سے رجوع کر لیا ہے۔ اس شخص کے حوالے سے خاموش رہنا جائز نہیں ہے کیونکہ دین کا معاملہ ہے۔

مروی ہے کہ شعبہ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ ابان سے بہت کم روایت نقل کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ حدیث کو بھول جایا کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل، عفان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ابان بن ابو عیاش کو سب سے پہلے ابو عوانہ نے خراب کیا۔ اس نے حسن کی احادیث اکٹھی کی اور انہیں لے کر ابان کے پاس آیا اور اس کے سامنے پڑھ کر سنا دیں۔ محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ اور عبدالرحمان کو کبھی ابان بن ابو عیاش سے روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔

علی بن مسہر کہتے ہیں کہ میں اور حمزہ زیات نے ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے پانچ سو کے قریب احادیث لکھیں پھر میری ملاقات حمزہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے نبی ﷺ کے سامنے وہ احادیث پیش کیں تو نبی ﷺ ان میں سے چند روایات یعنی صرف پانچ چھ کی تصدیق کی۔

احمد بن علی نے عقیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مجھے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ ابان بن ابو عیاش سے راضی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ ابان ان عبادت گزار لوگوں میں سے تھا جو رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے اور دن بھر نفلی روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس نے حضرت انسؓ کے حوالے سے کچھ احادیث سنی ہیں۔ یہ حسن بصری کی خدمت میں بھی حاضر رہا ہے اور ان کا کلام سنتا رہا ہے، لیکن روایت کرنے میں تو بعض اوقات حسن بصری کی بات کو حضرت انسؓ کے حوالے سے منقول، مرفوع روایت کے طور پر بیان کر دیتا ہے اور اسے اس بات کا پتہ نہیں چلتا۔

اس نے شاید حضرت انسؓ کے حوالے سے نبی ﷺ سے پندرہ سو سے زیادہ ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں سے اکثریت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

## 143. ابان بن یزید العطار[1] (خ،م،د،ت،س)

**روی عن** : بدیل بن میسرہ، حسن البصری، عاصم بن بہدلہ، عامر بن عبد الواحد الاحول، عبد الملک بن حبیب ابو عمران الجونی، عبید اللہ بن حمید بن عبد الرحمن الحمیری، عبید اللہ بن عمر العمری، عمرو بن دینار، غیلان بن جریر، قتادہ بن دعامہ، کثیر بن شنظیر، مالک بن دینار، مطر بن طہمان الوراق، معمر بن راشد، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعید الانصاری، یحییٰ بن ابو کثیر۔

**روی عنہ** : ابراہیم بن الحجاج السامی، بشر بن عمر الزہرانی، حبان بن ہلال، سلم بن ابراہیم الوراق، سلیمان بن داود الطیالسی، سہل بن بکار، شیبان بن فروخ، عبد اللہ بن سوار العنبری، عبد اللہ بن المبارک، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبید اللہ بن موسی، عفان بن مسلم، محمد بن ابان الواسطی، مسلم بن ابراہیم، مغیرہ بن سلمہ ابو ہشام المخزومی، موسی ابن اسماعیل، ہارون بن مسلم العجلی الحنائی، ہدبہ بن خالد، ہشام بن عبد الملک الطیالسی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن ہارون، ابو سعید مولی بنی ہاشم۔

### جرح وتعدیل

کدیمی کہتے ہیں کہ یہ راوی قابل اعتماد نہیں ہے، میں نے علی بن مدینی کو یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابان عطار کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتا۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ شیبان ثبت ہے یا ابان تو انہوں نے کہا کہ ابان۔ میں نے سوال کیا کے علی بن المبارک کیسا ہے تو کہا کہ میں نے اس سے سنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں

---

1 ۔ طبقات ابن سعد9/284ح4123،تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 6/2،سؤالات ابن محرز 112/1ح542،541،540،سؤالات ابن ابی شیبہ ص 71ح50 ،علل احمد 97/2ح1682 اور 318/2ح2410،سؤالات ابو داود ص335ح 491،تاریخ الکبیر بخاری454/1ح1452،ثقات العجلی199/1ح18،الجرح والتعدیل2/299ح1098،تاریخ ابو زرعہ دمشقی ص 212ح 1142،الثقات 68/6،مشاہیر علماء الامصار ص 189ح1250،الکامل ابن عدی2/71ح209،الثقات68/6،تہذیب الکمال2/24ح143،سئیر اعلام النبلاء7/431،تذکرۃ الحفاظ 201/1،المغنی14/1ح19،دیوان الضعفاء12/1ح139 ،من تکلم فیہ وہو موثق ص 60ح3،الکاشف207/1ح111،میزان الاعتدال130/1ح20(اردو56/1ح20)،تذہیب التہذیب221/1ح143،الوافی بالوفیات200/5ح11،تہذیب التہذیب95/1ح175،تقریب التہذیب78/1ح144،طبقات الحفاظ87/1۔

نے کہا کہ کیا وہ آپ کو ابان سے زیادہ پسند ہے؟ تو کہا کہ نہیں۔ میں نے یحییٰ بن معین سے کہا کہ یحییٰ القطان اس سے راضی نہیں تھے تو انہوں نے کہا، بلکہ انہوں نے ابان سے روایت کی ہے مگر ہمام سے روایت کی ہے، وہ اس سے راضی تھے، بلکہ وہ مرنے تک اس سے روایت کرتے رہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔ عباس دوری کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ محمود بن عمرو کی اسماء کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ابان بن یزید نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ محمود نامی راوی حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے موقوف روایات نقل کرتا ہے۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ اپنے تمام مشائخ میں ثبت ہے۔ اور یہ عمران القطان میں ثبت ہے۔

ابوداود نے ابن حنبل کو سنا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، یہ ہمام کی طرح ہے۔ ابن حنبل نے کہا کہ یحییٰ القطان ابان کی حدیث بیان کرتے تھے اور ہمام کی حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔

ابو زرعہ دمشقی نے ابن حنبل سے سوال کیا کہ یحییٰ بن ابی کثیر میں سب سے ثبت کون ہے تو انہوں نے کہا کہ ہشام دستوائی، علی بن المبارک، ابان، ہشام، حرب بن شداد، یعنی ہشام دستوائی کے بعد باقی یہ سب زیادہ ثبت ہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ ابان، شیبان اور ابی ہلال سے زیادہ میرا پسندیدہ ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ بصرہ کے ثقات اور حفاظ میں سے ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اسماء بنت ابو بکرؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناتا ہے، اگرچہ وہ قطاط (کبوتر کی مانند پرندے) کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنا دیتا ہے"

اس کی چند غیر معروف روایات میں سے حضرت حذیفہؓ سے منقول یہ روایت:

"اللہ کے رسول ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے، جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے"۔

شعبہ نے اس کی متابعت کی ہے اور امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ یہ حسن الحدیث، مضبوط راوی ہے،اس کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی،اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات درست ہیں، میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ اہل الصدق میں سے ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ،امام کبار علمائے حدیث میں سے ہے۔ ثقہ ہے حجت اور آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ تمام مشائخ کے نزدیک مستند ہے۔ ابن جوزی نے کتاب الضعفاء میں اس کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کی توثیق کرنے والوں کے اقوال کا تذکرہ نہیں کیا، یہ اس کتاب کی خامیوں میں سے ایک خامی ہے کہ وہ مسلسل جرح نقل کرتے رہتے ہیں اور توثیق کے حوالے سے خاموش رہتے ہیں۔ اگر ابن عدی اور ابن جوزی نے ابان بن یزید کا تذکرہ نہ کیا ہوتا تو میں یہاں اس کا سرے سے ذکر ہی نہ کرتا۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ ہے،اس سے منفرد روایات ہیں، ساتویں طبقہ کا ہے۔

### 144. ابراہیم بن ادہم بن منصور[1] (بخ،ت)

**روی عن :** ابان بن ابو عیاش،ابراہیم بن میمون الصائغ،ابو ادہم بن منصور البلخی،سعید بن المرزبان ابو سعید البقال،سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، شعبہ بن الحجاج،عباد بن کثیر الثقفی،عبداللہ بن شوذب،عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی،عبید اللہ بن عمر العمری،عطاء بن عجلان، عمرو بن عبد اللہ السبیعی،فروہ بن مجاہد اللخمی،مالک بن دینار، محمد بن زیاد الجمحی، محمد بن عجلان، محمد بن علی الباقر، محمد بن الولید الزبیدی، مقاتل بن حیان، منصور بن المعتمر، موسی بن عقبہ، موسی بن یزید البصری،نہاس بن قہم،ہشام بن حسان،یحییٰ بن سعید الانصاری، یزید بن ابان الرقاشی،ابو بکر بن اسماء،ابو عبداللہ الخراسانی،ابو عیسی المروزی۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری6/2،سؤالات ابن ابی شیبہ ص121ح147،ص151ح206،تاریخ الکبیر بخاری373/1ح877،ثقات العجلی 200/1ح19،المعرفہ والتاریخ 455/2،الثقات 24/6،مشاہیر علماء الامصار ص 214ح1455،حلیۃ الاولیاء 367/7،تاریخ دمشق 277/6ح365،تہذیب الکمال27/2ح144،سیٔر اعلام النبلاء387/7،الکاشف207/1ح112،تذہیب التہذیب 223/1ح144،تہذیب التہذیب 97/1ح176،الوافی بالوفیات209/5ح39، تقریب التہذیب79/1ح145(اردو35/1ح144)۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن بشار الخراسانی،ابراہیم بن محمد الفزاری،اشعث بن شعبہ المصیصی،بقیہ بن الولید، خازم بن جبلہ بن ابو نضرہ، خلف بن تمیم، داود بن عجلان، سعد بن شبل، سفیان الثوری، سلمہ بن کلثوم، سہل بن ہاشم البیروتی، شریح بن یزید الحمصی، شقیق بن ابراہیم البلخی، ضمرہ بن ربیعہ، عبد الرحمن بن الضحاک الحمصی، عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی، عتبہ بن السکن الفزاری، عمر بن حفص العسقلانی، عیسی بن خازم، فضالہ بن حصین الضبی، قطن بن صالح الدمشقی، محمد بن حمیر السلیحی، مفضل بن یونس الکوفی۔

**جرح وتعدیل**

یحییٰ بن معین نے کہا کہ عابد ثقہ ہے۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ثقہ ہے، لوگوں میں عابد ہے۔

ابن نمیر نے کہا کہ ثقہ ہے۔

بخاری نے کہا کہ منصور سے مرسل روایات بیان کرتا ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ خیار وفضلاء میں سے تھا۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ مامون ہے زاہدوں میں سے ایک ہے۔

سلمی نے دار قطنی سے سوال کیا کیا تو انہوں نے کہا کہ جب یہ ثقات سے روایت کرتا ہے تو صحیح الحدیث ہوتا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ زاہد ہے، عالموں میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

### 145. ابراہیم بن اسحاق بن عیسیٰ البنانی[1] (مق، د، ت)

---

1 ۔ تاریخ الکبیر بخاری 1/273ح877، الجرح والتعدیل 2/8ح204، الثقات 8/68، تاریخ بغداد 6/516ح3009، تہذیب الکمال 2/39ح145، الکاشف 1/208ح113 تذہیب (جاری)

**روی عن:** ابراہیم بن المختار، اسحاق بن عیسی، ایوب بن واصل، بقیہ بن الولید، حارث بن عمیر، داود بن عبدالرحمن العطار، زافر بن سلیمان، سفیان بن عیینہ، شریح بن یزید، ضمرہ بن ربیعہ، عاصم بن عبدالعزیز الاشجعی، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن مہدی، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، فضل بن موسی السینانی، مالک بن انس، محمد بن ابراہیم بن طہمان، محمد بن یوسف الفریابی، معاذ بن خالد، معتمر بن سلیمان، منکدر بن محمد بن المنکدر، نضر بن شمیل، وکیع بن الجراح، ولید بن مسلم، یحییٰ بن سعید العطار الحمصی۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن موسی الرازی، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن بجیر البزاز، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منصور الرمادی، اسماعیل بن عبد اللہ الاصبہانی، ایوب بن الحسن نیشاپوری، حسن بن صالح نیشاپوری، حسین بن السکین بن عیسی البلدی، حسین بن محمد البلخی الجریری، حسین بن منصور بن جعفر السلمی، حمید بن موسی، زکریا بن سہل المروزی، زہیر بن حرب، عباس بن غالب الوراق البغدادی، عباس ابن محمد الدوری، عبد اللہ بن عمر الزہری، عبد اللہ بن محمد بن ابو الاَسود، اعبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ، عبد الرحمن بن عمر الزہری رستہ، عبدالعزیز ابن منیب المروزی، عبدالواحد بن محمد البجلی، عبیداللہ بن عمرو النسفی البزدوی، علی بن الحسین بن ابو عیسی الہلالی، علی بن الحسن بن موسی، فضل بن مقاتل البلخی، لیث بن یحییٰ الشیبانی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن الحسین البرجلانی، محمد بن عبداللہ بن قہزاذ المروزی، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن عبد الوہاب بن حبیب الفراء، محمد بن المثنی، محمد بن مہران الجمال الرازی، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، یحییٰ بن معین، یعقوب بن شیبہ السدوسی، یوسف بن موسی الرازی القطان۔

## جرح وتعدیل

ابراہیم بن عبدالرحمان الدارمی نے کہا کہ ابن مبارک سے غریب احادیث روایت کرتا ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے، کہا جاتا ہے کہ مرجئ ہے۔

---

التہذیب 226/1ح145، تعجیل المنفعہ 249/1ح4، تہذیب التہذیب 98/1ح178، تقریب التہذیب 79/1ح146 (اردو 35/1ح145)

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ خطاء و مخالفت کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثبت مرجئ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق الغرائب ہے۔

اس کی وفات 215ھجری میں ہوئی۔

### 146. ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ[1] (ف، ت، ق)

**روی عن:** ابراہیم بن ابو امیہ، داود بن الحصین، زید بن سعد بن زید الاشہلی، عبداللہ بن ابو سفیان مولی ابن ابو احمد، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ثابت بن الصامت الانصاری، عبد الاعلی بن عبد اللہ بن ابو فروہ، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج المکی، عمر بن سعید بن سریج المدنی، محمد ابن عجلان، موسی بن عقبہ۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن اسماعیل بن نصر التبان، ابراہیم بن اسماعیل الیشکری، ابراہیم بن عمرو بن ابو صالح، اسحاق ابن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابو فروہ الفروی، اسماعیل بن ابو اویس، حمید بن عبد الرحمن بن حمید الرؤاسی، زیاد بن یونس الحضرمی، سعید بن الحکم بن ابو مریم، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد العزیز بن عمران الزہری، ابو عامر عبد الملک بن عمرو العقدی، محمد بن ابراہیم بن دینار، محمد ابن اسماعیل بن ابو فدیک، محمد بن الحسن بن زبالہ، محمد ابن خالد بن عثمہ، محمد بن عمر الواقدی، ابو عمر الصنعانی، ابو القاسم بن ابو الزناد۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 591/7ح2235، تاریخ دارمی ص 71ح148، سؤالات ابن الجنید ص 382ح441، سؤالات ابن محرز 78/1ح229، تاریخ الکبیر بخاری 1/ح873271، ضعفاء الصغیر بخاری ص 15ح2، ثقات العجلی 200/1ح21، ابو زرعہ رازی ص 597، سؤالات البرذعی ص 307ح514، الجرح والتعدیل 83/2ح196، ضعفاء النسائی ص 150ح2، المجروحین 106/1ح20، الکامل ابن عدی 379/1ح66، ضعفاء دار قطنی ص 112ح32، ضعفاء الکبیر 43/1ح28، تہذیب الکمال 2/ 242ح146، دیوان الضعفاء ص 13ح144، المغنی 17/1ح33، میزان الاعتدال 135/1ح 36(اردو 60/1ح36)، الکاشف 208/1ح114، تذہیب التہذیب 227/1ح146، تہذیب التہذیب 98/1ح180، تقریب التہذیب 79/1ح147(اردو 35/1ح146)۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد کہتے ہیں کہ نمازی اور عابد تھا، ساٹھ سال تک اس نے روزے رکھے، قلیل الحدیث تھا۔

عثمان دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے، اس کی حدیث لکھی جائے مگر قابل استدلال نہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس سے منکر روایات منقول ہیں، یہ منکر الحدیث ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ حجازی ہے۔

ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر اسامی الضعفاء میں کیا ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ یہ شیخ قوی نہیں ہے، اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر قابل احتجاج نہیں۔

حربی کہتے ہیں کہ شیخ صالح ہے۔ لیکن حافظہ میں ٹھیک نہیں۔

نسائی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے۔

یحییٰ بن معین کا ایک قول ہے یہ صالح الحدیث ہے۔ جبکہ دوسرا قول ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابراہیم الحربی نے کہا کہ شیخ صالح ہے۔

ترمذی نے کہا کہ اس کی حدیث کی تضعیف کی گئی ہے۔

ابو احمد الحاکم نے کہا کہ اس کی حدیث قائم نہیں۔

دار قطنی کہتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے ساٹھ برس تک روزے رکھے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے نقل کی ہے:

"جس نے کسی مرد سے یہ کہا: اے ہیجڑے! تو تم اسے بیس کوڑے مارو"۔

انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔
ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں خرچ اور رہائش کا حق نہیں ملے گا"۔
ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ اسناد کو موڑ دیا کرتا تھا، مرسل روایتوں کو مرفوع کر دیتا تھا۔
امام حاکم کہتے ہیں کہ اس کی حدیث قائم نہیں ہے۔
ذہبی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی عدالت میں اختلاف ہے۔
ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا ضعیف راوی کہا ہے۔
اس کی وفات 165 ھجری میں ہوئی۔

## 147. ابراہیم بن اسماعیل بن عبدالملک[1] (د)

روی عن: عبدالملک بن ابو محذورہ، عن ابو محذورہ حدیث الاذان۔
روی عنہ: عبداللہ بن محمد النفیلی الحرانی۔
ابوداود نے اس سے ایک حدیث لی ہے۔ (رقم 505)
ازدی نے کہا کہ ضعیف ہے۔
ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا مجہول راوی کہا ہے۔

## 148. ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع[2] (خت، ق)

---

1۔ تہذیب الکمال 2/44 ح 147، الکاشف 1/208 ح 115، تذہیب التہذیب 1/227 ح 147، تہذیب التہذیب 1/99 ح 182، تقریب التہذیب 1/80 ح 148 (اردو 1/35 ح 147)

2۔ سؤالات ابن محرز 1/69 ح 146، تاریخ الکبیر بخاری 1/271 ح 872، ضعفاء الصغیر ص 16 ح 1، المعرفہ والتاریخ 1/644، ضعفاء العقیلی 1/43، الجرح والتعدیل 1/563، ضعفاء النسائی ص 145 ح 1، ضعفاء دارقطنی ص 111 ح 30، سؤالات البرقانی ح 29، المجروحین 1/98 ح 11، تہذیب الکمال 2/45 ح 148، المغنی 1/17 ح 32، دیوان الضعفاء ص (جاری)

**روی عن:** جعفر بن عمرو بن جعفر الضمری، سالم بن عبد اللہ بن عمر، صالح بن کیسان، طلیق بن عمران بن حصین، عبد اللہ بن ذکوان، عبد اللہ بن واقد بن عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن خلاد، عبد الکریم ابن مالک الجزری، عثمان بن کعب القرظی، عمرو بن دینار، محمد بن کعب القرظی، محمد بن مسلم بن تدرس المکی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، ہشام بن عروہ، وہب بن کیسان، یحییٰ بن سعید الانصاری، یحییٰ بن عباد بن جاریہ، یعقوب بن مجمع بن جاریہ الانصاری، ابو وجزہ السعدی۔

**روی عنہ:** حاتم بن اسماعیل، عبد اللہ بن جعفر بن نجیح، عبد اللہ بن موسی التیمی، عبد الحمید ابن عبد الرحمن الحمانی، عبد العزیز بن ابو حازم، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، عبید اللہ بن موسی العبسی، علی بن مجاہد، فضالہ بن یعقوب بن معن الانصاری، فضل بن دکین، محمد بن فلیح بن سلیمان، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن نصر بن حاجب، یونس بن بکیر۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس کی حدیث کوئی شے نہیں ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

ابوزرعہ رازی نے فضل بن دکین کو کہتے سنا کہ اس کی حدیث کوئی شے نہیں، یہ دو ٹکے کی بھی نہیں۔

محمد بن ادریس (ابو حاتم رازی) فرماتے ہیں کہ یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا تھا، یہ قوی نہیں ہے۔

ابوداود نے کہا کہ متروک ہے۔

نسائی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ متروک ہے۔ برقانی نے دار قطنی کے حوالے سے کہا کہ متروک ہے۔

ابن عدی نے کہا ہے کہ اس کی حدیث اس کے ضعف کے ساتھ لکھی جائے گی۔

---

13ح143، الکاشف 1/208ح116، میزان الاعتدال 1/60ح35(اردو 1/60ح35)، تذہیب التہذیب 1/228ح148، تہذیب التہذیب 1/100ح183، تقریب التہذیب 1/80ح149(اردو 1/35ح148)

ابن حبان نے کہا کہ سند کو مقلوب کر دیتا تھا اور مراسیل کو مرفوع۔

ابو احمد حاکم نے کہا کہ اس کے پاس کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا ہے۔تام انہوں نے اس سے اپنی صحیح میں استشہاد کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے ساتویں درجہ کا ضعیف راوی کہا ہے۔

## 149. ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ[1] (ت)

**روی عن:** اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل (والد)، فضل بن دکین۔

**روی عنہ:** الترمذی، ابراہیم بن شریک بن الفضل، احمد بن داود القومسی السمنانی، احمد بن مسعود الشطوی، حسین بن حمید بن الربیع اللخمی، سلمہ بن ابراہیم بن اسماعیل الکہیلی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن زیدان بن برید البجلی، عبداللہ بن عروہ الہروی، علی بن احمد بن علی بن عمران الجرجانی، عمر بن محمد بن نصر الکاغدی، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن علی الحکیم الترمذی، محمد بن مسلم بن وارہ الرازی، موسی بن اسحاق بن موسی الانصاری، یحییٰ بن ابراہیم بن اسماعیل الکہیلی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

**جرح وتعدیل**

ابوزرعہ نے اسے لین اور ابو حاتم نے اسے متروک قرار دیا ہے۔یہ متاخرین میں سے ہے۔

عقیلی نے محمد بن عبداللہ الحضرمی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ابن نمیر اس سے راضی نہیں تھے اور اسے ضعیف کہتے تھے کہتے تھے کہ یہ منکر روایت کرتا ہے۔عقیلی کہتے ہیں کہ یہ حدیث پر قائم نہیں تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اپنے والد سے کچھ منکر روایات بیان کرتا تھا۔

حاکم نے اس سے روایت کی اور کہا کہ صالح الحدیث ہے، ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 84/2ح198، الثقات 83/8، تہذیب الکمال 47/2ح149، الکاشف 208/1ح117، میزان الاعتدال 136/1ح39(61/1ح39)، تذہیب التہذیب 228/1ح149، تہذیب التہذیب 100/1ح184، تقریب التہذیب 80/1ح150(اردو 35/1ح149)۔

ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ ابوزرعہ نے اسے کمزور کہا ہے اور ابو حاتم نے اسے ترک کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

### 150. ابراہیم بن اسماعیل الصائغ[1] (سی)

**روی عن:** حجاج بن فرافصہ۔

**روی عنہ:** یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری۔

**جرح وتعدیل**

اثرم نے کہا کہ یہ اہل مرو میں سے ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حجر نے اسے آٹھویں طبقہ کا مجہول الحال راوی کہا ہے۔

اس کی وفات 187 ہجری میں ہوئی۔

### 151. ابراہیم بن اسماعیل الیشکری[2] (ق)

**روی عن:** ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ۔

**روی عنہ:** محمد بن العلاء الہمدانی، معمر بن سہل الاہوازی۔

**جرح وتعدیل**

یہ راوی معروف نہیں ہے اس کا شمار مشائخ میں ہوتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ میں اس کے حال سے ناواقف ہوں۔

---

1 ۔ تہذیب الکمال 2/49 ح150، دیوان الضعفاء ص 13 ح145، تذہیب التہذیب 1/228 ح150، تہذیب التہذیب 1/101 ح185، تقریب التہذیب 1/81 ح151 (اردو 1/35 ح150)۔

2۔ تہذیب الکمال 2/50 ح151، الکاشف 1/208 ح118، المغنی 1/18 ح37، میزان الاعتدال (1/136 ح40 (اردو 1/61 ح40)، تذہیب التہذیب 1/229 ح151، تہذیب 1 التہذیب/101 ح186، تقریب التہذیب 1/81 ح152 (اردو 1/36 ح152)۔

ابن حجر نے کہا ہے یہ آٹھویں درجہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

## 152. ابراہیم بن اسماعیل الشیبانی[1](د،ق)

**روی عن:** عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، عائشہ ام المومنین، زوجہ رافع بن خدیج۔

**روی عنہ:** حجاج بن عبید، عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس[2]، عمرو بن دینار، یعقوب بن خالد بن المسیب۔

**جرح وتعدیل**

محمد بن اسحاق نے کہا کہ اچھے لوگوں میں سے تھا۔

ابو حاتم نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

## 153. ابراہیم بن ابی اسید البراد[3](بخ،د)

**روی عن:** اپنے دادا کے حوالے سے ابوہریرہ کی حدیث بیان کی ہے۔

**روی عنہ:** انس بن عیاض اللیثی، سلیمان بن بلال۔

**جرح وتعدیل**

ابو حاتم نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے۔

---

1 ۔ تہذیب الکمال 50/1ح152 ، الکاشف 209/1ح119، تذہیب التہذیب 229/1ح152، تہذیب التہذیب 102/1ح187، تقریب التہذیب 81/1ح153(اردو 36/1ح152)

2 ۔ مطبوعہ میں اس کا نام غلطی سے "عباس بن عبداللہ بن سعید بن عباس" پیش کیا گیا ہے، جس کی تصیح کر دی گئی ہے۔

3 ۔ تاریخ الکبیر بخاری 272/1ح876، الجرح والتعدیل 88/2ح214، الثقات 10/6، تہذیب الکمال 52/2ح153، الکاشف 209/1ح120، تذہیب التہذیب 229/1ح، تہذیب التہذیب 102/1ح188153، تقریب التہذیب 81/1ح154(اردو 37/1ح153)

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ ہے۔

ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

## 154. ابراہیم بن اعین الشیبانی[1] (ق)

**روی عن:** ابراہیم بن ادہم، اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن یحییٰ الشیبانی، بحر بن کنیز السقاء، جعفر بن حیان العطاردی، جعفر بن سلیمان الضبعی، حکم بن ابان العدنی، خارجہ بن مصعب الخراسانی، ربیع بن بدر السعدی، سری بن یحیٰ الشیبانی، سفیان الثوری، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، صالح المری، صدقہ بن موسیٰ الدقیقی، عبدالرحمان بن بدیل بن میسرہ العقیلی، عبدالصمد بن حبیب الیحمدی، عدی بن الفضل، عزرہ بن ثابت، عقبہ بن عبداللہ العبدی، عکرمہ بن عمار الیمامی، علی بن عروہ الدمشقی، لیث بن سعد، معمر بن راشد، نافع بن عمر الجمحی، نصر بن طریف، نوح بن ربیعہ، ہشام الدستوائی، ہمام بن یحییٰ، یحییٰ بن الفرات الہمدانی، ابو عمرو العبدی، ابو المعلیٰ البصری۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن محمد بن یوسف الفریابی، اسرائیل بن یونس، سلم بن سالم البلخی، عبداللہ بن سعید الکندی، عبداللہ بن صالح المصری، عبدالرحمان بن واقد الواقدی، علی بن یزید الصدائی، لیث بن سعد، ہشام بن عمار الدمشقی، ولید بن شجاع السکونی۔

### جرح وتعدیل

بخاری نے کہا ہے کہ اس کی سند پر نظر رکھی جائے گی۔

ابو حاتم رازی نے انہیں ضعیف اور منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اشج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ نیک لوگوں میں سے تھے۔

---

1۔ تاریخ الکبیر بخاری 1/272ح875، الجرح والتعدیل 2/87ح210، الثقات 8/57، تہذیب الکمال 1/53ح154، المغنی 1/19ح42، دیوان الضعفاء ص 14ح154، الکاشف 1/209ح121، میزان الاعتدال 1/138ح45(اردو 1/62ح45)، تذہیب التہذیب 1/229ح154، تہذیب التہذیب 1/102ح189، تقریب التہذیب 1/81ح155(اردو 1/36ح154)۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔
ابن حجر نے اسے نویں طبقہ کا ضعیف راوی کہا ہے۔

## 155. ابراہیم بن بشار الرمادی[1] (د، ت)

**روی عن:** ابراہیم بن عیینہ، اسباط بن محمد القرشی، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن رجاء المکی، عبداللہ بن میمون القداح، عثمان بن عبدالرحمان الطرائفی، محمد بن خازم، مروان بن معاویہ الفزاری، یعلیٰ بن شبیب المکی۔

**روی عنہ:** ابوداود، ابراہیم بن عبداللہ الکجی، احمد بن ابی خیثمہ، اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، اسماعیل بن اسحاق القاضی، حرب بن اسماعیل الکرمانی، زیاد بن الخلیل التستری، عبداللہ بن محمد بن عمر بن حبیب العدوی، فضل بن الحباب الجمحی، محمد بن احمد الزریقی، محمد بن اسماعیل البخاری، محمد بن ایوب بن یحییٰ بن الضریس، محمد بن غالب بن حرب تمتام، یعقوب بن سفیان الفارسی، یعقوب بن شیبہ السدوسی، یوسف بن یعقوب القاضی۔

**جرح وتعدیل**

یہ سفیان بن عیینہ کا شاگرد ہے اور جرجرایا سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ متقن نہیں ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ کتاب میں دیکھ رہا تھا اور سفیان بن عیینہ قرات کررہے تھے اس نے قرات میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کے پاس کوئی تختی یادوات نہیں تھی۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 310/9ح4234، تاریخ الکبیر بخاری 277/1ح890، الجرح والتعدیل 89/2ح225، الثقات 72/8، الاسامی والکنی ص 117ح147، المعجم المشتمل ص 64ح 101، تہذیب الکمال 56/2ح155، سئیر اعلام النبلاء 510/10، الکاشف 209/1ح122، المغنی 20/1ح50، میزان الاعتدال 141/1ح53(اردو 65/1ح53)، تذہیب التہذیب 230/1ح155، تہذیب التہذیب 103/1ح190، تقریب التہذیب 82/1ح156(اردو 36/1ح155)، الوافی بالوفیات 337/5، مقالات 316/5

عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہیں یہ پسند نہیں تھا۔انہوں نے فرمایا کہ یہ پہلے سفیان کے پاس ہوتا تھا۔ پھر یہ وہاں سے اٹھ گیا۔اس کے پاس خراسان کے رہنے والے لوگ آئے تو اس نے سفیان کے حوالے سے انہیں وہ روایات لکھوائیں جو سفیان نے بیان نہیں کی تھیں۔تو میں نے اس سے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو ؟اور کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کی نگہبانی کا خوف نہیں ہے ؟

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن احمد بن زریقی سے بصرہ میں ابراہیم بن بشار رمادی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم ! وہ اپنے زمانے کے زاہد تھے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابراہیم رمادی نے اپنی سند کے ساتھ مجھے یہ حدیث سنائی ہے :

"تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا"۔

یہ وہم ہے۔سفیان بن عیینہ نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق ابراہیم کی صرف اسی ایک روایت کو منکر قرار دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں وہ درست ہیں اور وہ ہمارے نزدیک اہل صدق میں سے ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ یکے بعد دیگرے مختلف طرح کے وہم کا شکار ہو جاتا ہے ویسے یہ صدوق ہے۔

عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ یہ سفیان جس سے ابراہیم بن بشار نے روایات نقل کی ہیں سفیان بن عیینہ نہیں ہے۔یعنی اس نے جو غریب روایات نقل کی ہیں۔اس نے اس کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان کتاب الثقات میں فرماتے ہیں کہ یہ متقن اور ضابط تھا۔یہ ایک طویل عرصے تک سفیان کی خدمت میں رہا۔اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ سفیان نے مکہ میں اور عبادان میں ہمیں یہ حدیث سنائی تو ان دونوں مقامات کے سماع کے درمیان چالیس برس کا فرق ہے۔

امام نسائی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں یہ قوی نہیں ہے۔

حاکم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

سیر اعلام النبلاء میں ذہبی نے اسے امام محدث مفید لکھا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طقبہ کا حافظ اوہام والا راوی ہے۔

حافظ زبیر علی زئی نے کہا کہ ابراہیم بن بشار جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی تھے۔

## 156. ابراہیم بن ابی بکر الاخنسی[1] (س)

**روی عن:** مجاہد۔

**روی عنہ:** عبداللہ بن ابی نجیح، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کے حال کا پتہ نہیں۔

ابن حجر نے اسے چھٹے طبقہ کا مستور راوی کہا ہے۔

## 157. ابراہیم بن جریر بن عبداللہ[2] (د، س، ق)

**روی عن:** جریر بن عبداللہ، قیس بن ابی حازم، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر بخاری 276/1ح887، الجرح والتعدیل 90/2ح229، الثقات 14/6، تہذیب الکمال 63/2ح156، الکاشف 210/1ح123، تذہیب التہذیب 231/1ح157، تہذیب التہذیب 105/1ح193، تقریب التہذیب 82/1ح158 (اردو 36/1ح57)

2 ۔ طبقات ابن سعد 414/8ح3184، تاریخ الکبیر بخاری 278/1ح893، الجرح والتعدیل 90/2ح233، الثقات 6/4، تہذیب الکمال 63/2ح157، الکاشف 210/1ح124، میزان الاعتدال 143/1ح61 (اردو 67/1ح61)، تذہیب التہذیب 231/1ح158، تہذیب التہذیب 106/1ح195، تقریب التہذیب 83/1ح159 (36/1ح158)

**روی عنہ:** ابان بن عبداللہ البجلی، حمید بن مالک اللخمی، داود بن عبدالجبار القزوینی، زیاد بن ابی سفیان البجلی، شریک بن عبداللہ النخعی، قیس بن مسلم الجدلی۔

**جرح وتعدیل**

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔

بخاری نے کہا کہ منکر حدیث ہے۔

ابن القطان نے کہا کہ مجہول الحال ہے۔

ابوحاتم رازی کہتے ہیں کہ اپنے والد سے مرسل روایت کرتا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث مستقیم ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ان کی حدیث کو منقطع ہونے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار نہیں دیا گیا۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا صدوق ہے اور اس نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔تاہم اس ک روایت میں بصیغہ تحدیث سماع کی صراحت ہے ہے مگر ذنب الغیرہ ہے۔

158. **ابراہیم بن الحارث بن اسماعیل**[1] (خ، کد)

**روی عن:** حجاج بن محمد المصیصی، عبدالعزیز بن ابان القرشی، علی بن المدینی، ہاشم القاسم، یحییٰ بن ابی بکیر الکرمانی، یزید بن ہارون۔

**روی عنہ:** بخاری، ابوداود (حدیث مالک)، ابراہیم بن ابی طالب نیشاپوری، احمد بن المبارک المستملی، احمد بن محمد بن الحسن بن الشرقی، جعفر بن احمد بن نصر الحصیری، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن الحسین بن الحسن بن الخلیل القطان، محمد بن طلحہ المیدانی، مکی بن عبدان۔

---

1 ۔ تاریخ بغداد6/559ح3034، تہذیب الکمال 2/65ح158، الکاشف1/210ح125، سیر اعلام النبلاء13/23، تذہیب التہذیب1/232ح159، الوافی بالوفیات5/225ح61، تہذیب التہذیب1/107ح196، تقریب التہذیب1/83ح160(اردو1/37ح159)۔

**جرح وتعدیل**

سیر اعلام النبلاء میں ذہبی نے لکھا کہ حافظ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق ہے۔

اس کی وفات 265 ھجری میں ہوئی۔

## 159. ابراہیم بن الحارث بن مصعب[1] (ل)

**روی عن:** ابراہیم بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن عمر الوکیعی، احمد بن محمد بن حنبل، حسن بن بشر ، حمزہ بن سعید المروزی، زہیر بن حرب، سعید بن الصباح، عاصم بن علی بن عاصم الواسطی، عبدالرحمان بن عفان الصوفی، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عبدالمتعالی ابوسعید، علی بن عاصم الواسطی، علی بن المدینی، قاسم بن یزید الوزان، مصعب بن عبداللہ الزبیری، یحییٰ بن معین، ابو عبداللہ البیاضی۔

**روی عنہ:** ابوداود (کتاب المسائل)، احمد بن محمد بن ابی موسیٰ الانطاکی، احمد بن محمد بن ہانی الاثرم، حرب بن اسماعیل الکرمانی، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن العباس البغدادی المودب، محمد بن ادریس الرازی۔

**جرح وتعدیل**

خلال نے کہا کہ ابن حنبل کے کبار اصحاب میں سے ہے۔ ابو عبداللہ اس کی تعریف کرتے تھے۔

ابن حجر نے کہا کہ بارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

## 160. ابراہیم بن حبیب بن الشہید[2] (س)

---

1 ۔ تاریخ بغداد 561/6ح3035، طبقات حنابلہ 238/1ح92، تہذیب الکمال 66/2ح159، ذیل علی الکاشف ص 33ح15، تذہیب التہذیب 232/1ح160، تہذیب التہذیب 107/1ح197، تقریب التہذیب 83/1ح161 (اردو 37/1ح160)۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 304/9ح4201، تاریخ الکبیر 281/2ح904، الجرح والتعدیل 95/2ح255، الثقات 63/8، تہذیب الکمال 67/1ح160، الکاشف 210/1ح126، تذہیب التہذیب 233/1ح161، تہذیب التہذیب 107/1ح198، تقریب التہذیب 83/1ح162 (اردو 37/1ح161)۔

**روی عن:** حبیب بن الشہید۔

**روی عنہ:** احمد بن ابراہیم الدورقی، اسحاق بن ابراہیم الشہیدی، سہل بن صالح الانطاکی، عبید اللہ بن سعید الیشکری، محمد بن عثمان بن ابی صفوان الثقفی، محمد بن یحییٰ بن ابی سمینہ، محمود بن غیلان المروزی، یحییٰ بن ابی الخصیب الرازی۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ یہ اس کے والد اور دادا ثقہ ہیں۔

ابن قانع نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 203 ھجری میں ہوئی۔

- **ابراہیم بن ابی حبیبہ**

## 161. **ابراہیم بن الحجاج بن زید السامی**[1] (س)

**روی عن:** ابان بن یزید العطار، بشار بن الحکم، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، حیان بن عبید اللہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، حیان بن عبید اللہ، خزرج بن عثمان، سکین بن عبد العزیز، سہل بن زیاد، سوادہ بن ابی الاسود، سلام بن ابی مطیع، صالح المری، عبد اللہ بن المثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک، عبد العزیز بن

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 2/93ح248، الثقات 8/78، سؤالات السلمی للدارقطنی ص 48 ح 41، تہذیب الکمال 2/69ح161، سیر اعلام النبلاء 11/39، العبر 1/413، الکاشف 1/210ح127، تذہیب التہذیب 1/233ح162، تہذیب التہذیب 1/108ح200، تقریب التہذیب 1/84ح163 (اردو 1/37ح162)۔

المختار، عبدالمؤمن بن عبیداللہ السدوسی، عبدالواحد بن ثابت، عبدالواحد بن زیاد، عبدالوارث بن سعید، قزعہ بن سوید بن حجیر، مراجم بن العوام، وہیب بن خالد۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن احمد بن عمر الوکیعی، ابراہیم بن ہاشم البغوی، احمد بن حمدون بن سلم السمسار، احمد بن علی بن سعید المروزی، احمد بن علی بن المثنیٰ الموصلی، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، احمد بن محمد بن ابراہیم، اسحاق بن خالویہ، جعفر بن محمد الفریابی، حسن بن احمد بن حبیب الکرمانی، حسن بن سفیان النسوی، حسین بن اسحاق التستری، خازم بن یحییٰ بن اسحاق الحلوانی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، عثمان بن عبداللہ بن خرزاذ، محمد بن الضوئ الشیبانی، محمد بن عبداللہ بن زیاد، محمد بن عبدہ بن حرب، محمد بن علی المروزی، محمد بن محمد الجذوعی، موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ الحمال۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ صالح ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ان کی توثیق کی گئی ہے۔ سیر اعلام النبلاء نے کہا کہ محدث حافظ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ قلیل الوہم ہے۔ دسویں طبقہ کا ہے۔

اس کی وفات 231 یا 233 ھجری میں ہوئی۔

## 162. ابراہیم بن الحجاج النیلی[1] (س)

**روی عن:** حماد بن زید، سلام بن ابی مطیع، صالح المری، عامر بن یساف، وضاح بن عبداللہ۔

---

1 ۔ الثقات 80/8، تہذیب الکمال 71/2ح162، سیر اعلام النبلاء 40/11، الکاشف 210/1ح128، تذہیب التہذیب 234/1ح163، الوافی بالوفیات 225/5ح62، تہذیب التہذیب 108/1ح201، تقریب التہذیب 84/1ح164 (اردو 37/1ح163)

**روی عنہ:** احمد بن علی بن سعید المروزی، احمد بن علی بن المثنیٰ الموصلی، احمد بن محمد بن سعید بن الحسین بن ابی غنیم، حسن بن سفیان النسوی، خلیفہ بن خیاط۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

نسائی نے اس کی توثیق کی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ محدث صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 232 ھجری میں ہوئی۔

## 163. ابراہیم بن الحسن بن الہیثم[1] (د، س)

**روی عن:** حارث بن عطیہ، حجاج بن محمد المصیصی، خالد بن یزید القسری، عبید اللہ بن موسیٰ، مخلد بن یزید الحرانی۔

**روی عنہ:** ابوداود، نسائی، عبداللہ بن ابوداود، عبداللہ بن محمد بن بشر بن صالح، عبداللہ بن محمد الدینوری، محمد بن احمد بن راشد بن معدان، محمد بن الحسن بن قتیبہ العسقلانی، موسیٰ بن ہارون الحمال۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ قلیل الحدیث ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ ثقہ قلیل الحدیث ہے۔

---

1۔ طبقات ابن سعد 485/9ح4783، تاریخ الکبیر 281/1ح906، الجرح والتعدیل 96/2ح261، سؤالات ابن جنید ص 336ح254، الثقات 9/6، الکامل ابن عدی 430/1ح101، ثقات ابن شاہین ص 33ح47، تاریخ دمشق 380/6ح388، میزان الاعتدال 145/1ح67(اردو 69/1ح67)، الکاشف 211/1ح129، تذہیب التہذیب 234/1ح164، تہذیب التہذیب 109/1ح203، تقریب التہذیب 84/1ح166(اردو 37/1ح164)، تعجیل المنفعہ 255/1ح7، لسان المیزان 262/1ح94۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔

الساجی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کی زیارت کی ہے۔ یہ جزری تھے، پھر انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کرلی۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 164. ابراہیم بن الحکم بن ابان[1] (فق)

**روی عن:** حکم بن ابان۔

**روی عنہ:** احمد بن الازہر نیشاپوری، احمد بن منصور الرمادی، اسحاق بن ابراہیم الطبری، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن الضیف الباہلی، حسن بن ابی الربیع، خشیش بن اصرم النسائی، سعید بن ذؤیب، سلمہ بن شبیب، عاصم بن ابراہیم الرازی، علی بن ہاشم، فتح بن عمرو التمیمی الکسی، محمد بن ابان البلخی، محمد بن اسد الخشنی، محمد بن یحییٰ الذہلی، مہدی بن ابی المہدی، ابو حصین بن یحییٰ بن سلیمان الرازی۔

**جرح وتعدیل**

یہ حضرت عثمان غنیؓ کی نسل سے ہے، اس کا شجرہ ہے: ابراہیم بن حکم بن ابان بن عثمانؓ بن عفان۔

---

1 ۔تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 76/3، سؤالات ابن محرز 54/1ح35، تاریخ الکبیر 284/1ح915، ضعفاء النسائی ص 147ح12، ضعفاء العقیلی 50/1ح36، الجرح والتعدیل 94/2ح252، سؤالات البرذاعی ص 51ح200، المجروحین 112/1ح28، الکامل ابن عدی 392/1ح72، کشف الاستار ح2305، ضعفاء دارقطنی ص 96ح2، ضعفاء ابو نعیم ص 56ح2، تہذیب الکمال 74/2ح164، میزان الاعتدال 145/1ح72(اردو 71/1ح72)، المغنی 23/1ح64، دیوان الضعفاء ص 15ح172، ذیل علی الکاشف ص 34ح19، تذہیب التہذیب 235/1ح165، تہذیب التہذیب 109/1ح205، تقریب التہذیب 85/1ح168(اردو 37/1ح166)۔

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

ابن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

عبداللہ ابن حنبل نے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں، ثقہ نہیں ہے۔

ابن حنبل کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی راہ میں کچھ درہم خرچ کرنے کے لیے عدن کی طرف ابراہیم بن حکم کو بھیجے۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا جب سے میں نے اسے دیکھا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک جگہ ابن حنبل نے کہا کہ اس کے بعد اس کی حدیث میں زیادتی ہو گئی جس کی تعریف نہیں کی گئی۔ ابن حنبل کا قول عقیلی نے لکھا کہ میں نے جانتا اسے اختلاط ہوا۔

بخاری نے کہا کہ اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ یہ قوی نہیں ضعیف ہے۔ برذاعی نے ابوزرعہ رازی کے حوالے سے بیان کیا کہ واہی ہے۔

نسائی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ خطاء کرتا ہے، اس سے منفرد خبر کے علاوہ احتجاج کیا جا سکتا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی اکثر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

بزار نے کہا کہ اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

دارقطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ متروک ہے، ایک جگہ کہا کہ ضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے، مرسل روایت کو موصولاً بیان کرتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر حضرت انسؓ کے حوالے سے یہ روایت کی ہے:

"نبی ﷺ اس جگہ نماز ادا کر لیا کرتے تھے جہاں آپ نے صحبت کی ہوتی تھی"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ کے حوالے سے مندرجہ ذیل روایت بھی نقل کی ہے:

"جو شخص تین دن تک بیمار رہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"۔

## 165. ابراہیم بن حمزۃ بن سلیمان بن ابی یحییٰ[1] (د)

**روی عن:** زید بن ابی الزرقاء، ضمرہ بن ربیعہ، ابو اسحاق البزاز۔

**روی عنہ:** ابو داود، عبد اللہ بن ابی داود، عبدان الاہوازی، عبید اللہ بن احمد بن الصنام الرملی۔

**جرح وتعدیل**

اس سے ابو حاتم رازی نے لکھا ہے اور کہا کہ صدوق ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق ہے۔

## 166. ابراہیم بن حمزۃ بن محمد بن حمزۃ[2] (خ، د، سی)

**روی عن:** ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ الانصاری، ابراہیم بن سعد الزہری، ابراہیم بن علی الرافعی، اسامہ بن حفص المدنی، اسماعیل بن قیس بن سعد بن زید بن ثابت، انس بن عیاض، حاتم بن اسماعیل، سفیان بن حمزہ الاسلمی، عبد اللہ بن عنبسہ العثمانی، عبد اللہ بن محمد بن زاذان المدینی، عبد اللہ بن موسیٰ التیمی، عبد الرحمان بن المغیرہ بن عبد الرحمان الحزامی، عبد العزیز بن ابی حازم، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، مغیرہ بن عبد الرحمان المخزومی، وہب بن عثمان المخزومی، یوسف بن یعقوب الماجشون۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 2/93ح245، تہذیب الکمال 2/76ح165 ، تذہیب التہذیب 1/235ح166، تہذیب التہذیب 1/110ح206، تقریب التہذیب 1/85ح169 (اردو 1/38ح167)۔

2۔ طبقات ابن سعد 7/619ح3301 ، سؤالات ابن محرز 1/100ح430، تاریخ الکبیر 1/283ح912، الجرح والتعدیل 2/95ح259، الثقات 8/72، تہذیب الکمال 2/76ح166، سیر اعلام النبلاء 11/60، الکاشف 1/211ح131، تذہیب التہذیب 1/235ح167، تہذیب التہذیب 1/111ح207، تقریب التہذیب 1/85ح170 (اردو 1/38ح168)۔

**روی عنہ:** بخاری،ابو داود،ابراہیم بن محمد بن الہیثم،اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی،بہلول بن اسحاق الانباری،حسن بن ثواب التغلبی،حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید،عباس بن الفضل الاسفاطی،عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی،محمد بن ادریس الرازی،محمد بن اسماعیل السلمی الترمذی،محمد بن معدان الحرانی،محمد بن نصر الفراء نیشاپوری،محمد بن نصر الصائغ البغدادی،محمد بن یحییٰ الذہلی،مصعب بن ابراہیم بن حمزہ الزبیری۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ حدیث میں ثقہ صدوق ہے۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق ہے۔

اس کی وفات 203 ھجری میں ہوئی۔

### 167. ابراہیم بن حمید بن عبدالرحمان الرؤاسی[1](خ،م،مد،ت،س)

**روی عن:** اسماعیل بن ابی خالد،ثور بن یزید الکلاعی،سعید بن کثیر بن عبید،سلیمان الاعمش،عبداللہ بن مسلم بن ہرمز،قدامہ بن عبدالرحمان بن عثمان بن قدامہ الرؤاسی،ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص،ہشام بن عروہ۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 504/8ح3504،تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 8/2،تاریخ الکبیر 280/1ح901،الجرح والتعدیل 93/2ح249،الثقات 11/6،ثقات ابن شاہین ص 34ح51،تہذیب الکمال 78/2ح167،الکاشف 211/1ح132،تذہیب التہذیب 236/1ح168،تہذیب التہذیب 111/1ح208،تقریب التہذیب 86/1ح171(اردو 38/1ح169)

**روی عنہ:** احمد بن عبدالرحمان بن مہرق،اسحاق بن منصور السلولی، حسن بن الربیع البورانی،زکریا بن عدی،شہاب بن عباد العبدی،صلت بن محمد الخارکی،عبید بن جناد الحلبی،یحییٰ بن آدم۔

**جرح وتعدیل**

دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہیں،میں نے اسے نہیں دیکھا۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

- **ابراہیم بن حنین**

یہ ابراہیم بن عبداللہ بن حنین ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

## 168. ابراہیم بن خالد بن عبید القرشی[1] (د،س)

---

1 ۔ سؤالات ابن الجنید ص 447ح715،علل احمد 2/605ح3878،تاریخ الکبیر 1/284ح917،الجرح والتعدیل2/97ح264،الثقات8/59،کشف الاستار ح 1722،تہذیب الکمال 2/79ح168،الکاشف1/211ح133،تذہیب التہذیب1/236ح169،تہذیب التہذیب1/112ح210،تقریب التہذیب1/86ح173(اردو1/38ح171)۔

**روی عن:** امیہ بن شبل، رباح بن زید، سفیان الثوری، عبداللہ بن بجیر القاص، عبداللہ بن مصعب بن ثابت، عبدالرحمان بن بوذویہ، عمر بن عبدالرحمان بن مہرب، عمر بن عبید الصنعانی، عمرو بن عون الصنعانی، محمد بن ثور، معمر بن راشد، منذر بن النعمان الافطس۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن موسیٰ الرازی، احمد بن صالح المصری، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منصور الرمادی، اسحاق بن زریق الرسعنی، بکر بن خلف ختن المقریء، حجاج بن الشاعر، حسن بن علی الخلال، خالد بن خداش، سلمہ بن شبیب، علی بن صالح الرازی، علی بن المدینی، محمد بن مشکان، مخلد بن خالد الشعیری، نوح بن حبیب القومسی۔

**جرح وتعدیل**

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس سے لکھا نہیں ہے۔

یہی سوال انہوں نے اپنے والد سے کیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

بزّار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ صنعاء کی مسجد کا موذن تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 200 ھجری میں ہوئی۔

## 169. ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان[1] (د،ق)

---

1۔ الجرح والتعدیل 2/97ح266، الثقات 8/59، تاریخ بغداد 6/576ح3053، المعجم المشتمل ص65ح106، تہذیب الکمال 2/79ح168، سیر اعلام النبلاء 12/72، میزان الاعتدال 1/148ح80(اردو 1/74ح80)، تذکرۃ الحفاظ 2/512، المغنی 1/25ح71، ذیل علی الکاشف ص34 ح20، تذہیب التہذیب 1/237ح170، طبقات شافعیہ 2/74ح15، الوافی بالوفیات 5/226ح68، تہذیب التہذیب 1/112ح211، تقریب التہذیب 1/86ح174(اردو 1/38ح172)۔

**روی عن:** اسماعیل بن علیہ،اسود بن عامر شاذان،سعید بن منصور،سفیان بن عیینہ،عبدالرحمان بن مہدی،عبدالوہاب بن عطاء الخفاف،عبیدہ بن حمید الحذاء،عمر بن یونس الیمامی،عمرو بن الہیثم،محمد بن ادریس الشافعی،محمد بن خازم،محمد بن عبید الطنافسی،معاذ بن معاذ العنبری،معلیٰ بن منصور الرازی،موسیٰ بن داود الضبی،وکیع بن الجراح،یزید بن ہارون۔

**روی عنہ:** ابوداود،ابن ماجہ،احمد بن الحسن بن عبدالجبار الصوفی الکبیر،احمد بن محمد بن خالد البراثی،ادریس بن عبدالکریم بن الحداد المقری،عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی،عبید بن محمد بن خلف البزار، قاسم بن زکریا المطرز، محمد بن ابراہیم بن نصر، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن صالح بن ذریح، مسلم بن الحجاج، منصور بن وراقہ۔

**جرح وتعدیل**

ابن حنبل نے کہا کہ میرے نزدیک یہ سفیان کے پائے کا ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ یہ اپنی رائے سے کلام کرتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے اور درست بھی کہتا ہے،اس کا وہ مقام نہیں،جو احادیث کا سماع کرنے والوں کا ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ آئمہ میں سے ایک تھا۔

ابن عبدالبر نے کہا کہ حسن النظر اور ثقہ ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ پہلے یہ اہل رائے میں سے تھا، پھر اہل عراق کے قول کی طرف چلا گیا، حتیٰ کہ جب شافعی بغداد آئے تو انہوں نے اس سے اختلاف کیا تو اس نے حدیث کی طرف رجوع کر لیا۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ حجت مجتہد ہے، عراق کا مفتی ہے، جہاں تک ابوحاتم کا تعلق ہے تو انہوں نے زیادتی کی اور جو کچھ اس کے بارے میں فرمایا، یہ ان کی انتہا پسند ہے اللہ تعالیٰ ان سے در گزر کرے۔

سبکی نے کہا کہ امام جلیل ہے،اور ابوحاتم رازی نے اس کے حوالے سے غلو کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 240 ھجری میں ہوئی۔

### 170. ابراہیم بن خالد الیشکری[1] (مق)

**روی عن:** ابوالولید الطیالسی۔

**روی عنہ:** مسلم بن الحجاج۔

**جرح وتعدیل**

کئی حضرات نے کہا کہ یہ ابو ثور ہے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ابن خلفون نے اس کے ابو ثور ہونے کا انکار کیا ہے یہ گیارہویں طبقہ کا راوی ہے۔

### 171. ابراہیم بن دینار البغدادی[2] (م)

**روی عن:** اسماعیل بن علیہ، حجاج بن محمد، روح بن عبادہ، زیاد بن عبداللہ البکائی، سفیان بن عیینہ، ضحاک بن مخلد، عبیداللہ بن موسیٰ، عمرو بن الہیثم، مصعب بن سلام، معتمر بن سلیمان، موسیٰ بن داود الضبی، ہشیم بن بشیر، یحییٰ بن حماد الشیبانی۔

**روی عنہ:** مسلم، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید الختلی، احمد بن ابی عوف، احمد بن علی بن المثنیٰ الموصلی، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا، عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، عثمان بن عبداللہ بن خرزاد الانطاکی، محمد بن ابراہیم بن جناد، محمد بن عبدوس بن کامل السراج، محمد بن غالب بن حرب تمتام، موسیٰ بن ہارون۔

**جرح وتعدیل**

---

1 ۔ تہذیب الکمال 83/2ح170، سیر اعلام النبلاء 77/12، تذہیب التہذیب 238/1ح171، تہذیب التہذیب 113/1ح212، تقریب التہذیب 87/1ح175 (اردو 38/1ح173)۔

2 ۔ الجرح والتعدیل 98/2ح269، الثقات 82/8، تاریخ بغداد 583/6ح3055، تہذیب الکمال 84/2ح171، الکاشف 211/1ح135، تذہیب التہذیب 238/1ح172، تہذیب التہذیب 113/1ح213، تقریب التہذیب 87/1ح176 (اردو 38/1ح174)۔

ابو زرعہ اور ابراہیم بن جناد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 172. ابراہیم بن زیاد البغدادی[1] (م، د، س)

**روی عن:** اسماعیل بن زکریا، اسماعیل بن مجالد بن سعید، حسین بن عروہ، حماد بن زید، عباد بن عباد المہلبی، عباد بن العوام، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالصمد بن عبدالوارث، فرج بن فضالہ، محمد بن خازم، ہشیم بن بشیر، وہب بن اسماعیل الاسدی، یحییٰ بن سعید الاموی، یحییٰ بن سعید القطان۔

**روی عنہ:** مسلم، ابوداود، ابراہیم بن سعید الجوہری، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن بشر المرثدی، احمد بن الحسن بن عبدالجبار، احمد بن علی بن المثنیٰ الموصلی، احمد بن محمد بن انس البغدادی، اسماعیل بن صالح بن عمر الحلوانی، حسن بن علی بن الولید، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا، عبدالکریم بن الہیثم، عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، عثمان بن خرزاد الانطاکی، علی بن عبدالعزیز البغوی، علی بن المدینی، عمر بن حفص السدوسی، محمد بن ابراہیم بن مسلم الطرسوسی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن طاہر بن ابی الدمیک، محمد بن عبداللہ بن المبارک المخرمی، محمد بن عبیداللہ بن عبدالعظیم الکریزی، محمد بن الفضل بن جابر السقطی، محمد بن محمد بن عمر بن الحکم، محمد بن نصر المروزی، محمد بن ہشام بن ابی الدمیک، محمد بن یحییٰ الذہلی، معاذ بن المثنیٰ بن معاذ العنبری۔

**جرح وتعدیل**

---

1 ۔ طبقات ابن سعد9/355ح4390، سؤالات ابن طہمان ص 100ح 310، تاریخ الکبیر 1/286ح922، الجرح والتعدیل2/100ح277، الثقات8/77، سؤالات الحاکم ص182 ح275، تاریخ بغداد6/395ح3067، المعجم المشتمل ص 66ح108، تہذیب الکمال 2/85ح172، الکاشف1/211ح136، تذہیب التہذیب1/238ح173، تہذیب التہذیب1/114ح214، تقریب التہذیب1/87ح177(اردو1/38ح175)۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔البتہ سؤالات ابن طہمان میں ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عبدالخالق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ ابراہیم سبلان کی موت کے ساتھ عباد بن عباد کا علم بھی ساتھ ہی چلا گیا۔اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے ثقہ ہے۔میں نے اس سے بغداد میں حدیث لکھی۔

ابو زرعہ نے کہا کہ شیخ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

صالح جزرہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

حاکم نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس سے خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی تھا۔

اس کی وفات 228 ھجری میں ہوئی۔

## 173. ابراہیم بن سالم بن ابی امیہ[1] (د)

**روی عن:** سالم ابی النضر، سعید بن المسیب۔

**روی عنہ:** سلیمان بن بلال، صفوان بن عیسیٰ، محمد بن عمر الواقدی۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 166/3، سؤالات ابن الجنید ص272ح6، تاریخ الکبیر 291/1ح937، الثقات 70/8، تہذیب الکمال 87/2ح173، الکاشف 212/1ح137، تذہیب التہذیب 239/1ح174، تہذیب التہذیب 114/1ح215، تقریب التہذیب 87/1ح178 (اردو 39/1ح176)۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 154 ھجری میں 53 سال کی عمر میں ہوئی۔

## 174. ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان[1] (ع)

**روی عن:** حمید بن زیاد المدنی، سالم بن صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف، سعد بن ابراہیم، شعبہ بن الحجاج، صالح بن کیسان، صفوان بن سلیم، عبداللہ بن جعفر المخرمی، عبداللہ بن عبدالرحمان بن سعد بن مخرمہ، عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، عبدالملک بن الربیع بن سبرہ، عبیدہ بن ابی رائطہ، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن عبداللہ بن عمرو بن ہشام العامری، محمد بن عبداللہ بن مسلم بن شہاب، محمد بن عکرمہ

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 582/7ح2208 اور 324/9ح4284، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 9/2، تاریخ دارمی ص 43ح7، سؤالات ابن محرز 200/2ح665، تاریخ الکبیر 288/1ح928، ثقات العجلی 201/1ح24، المعرفہ والتاریخ 699/174،2/1 اور 762، الجرح والتعدیل 101/2ح283، سؤالات الآجری 284/1ح434 اور 286/1ح2،102/436ح1248، الثقات 7/6، مشاہیر علماء الامصار ص 170ح1116، الکامل ابن عدی 399/1ح77، ثقات ابن شاہین ص 32ح34، تاریخ بغداد 601/6ح3072، تہذیب الکمال 88/2ح174، من تکلم فیہ وہو موثق ص 61ح4، سیر اعلام النبلاء 304/8، میزان الاعتدال 153/1ح97(اردو 77/1ح97)، تذکرۃ الحفاظ 252/1، الکاشف 212/1ح138، تذہیب التہذیب 239/1ح175، الوافی بالوفیات 230/5ح76، تہذیب التہذیب 115/1ح216، تقریب التہذیب 87/1ح179(اردو 139/1ح177)، الاکلیل ص 11۔

بن عبدالرحمان، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری،ہشام بن عروہ،ولید بن کثیر، یزید بن عبداللہ بن الہاد، یزید بن ابی عبید۔

روی عنہ: ابراہیم بن حمزہ الزبیری، ابراہیم بن زیاد الخیاط البغدادی، ابراہیم بن مہدی المصیصی، احمد بن عبداللہ بن یونس، احمد بن عبدالملک بن واقد الحرانی، احمد بن محمد بن ایوب (صاحب المغازی)، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن محمد بن الولید الازرقی، اسحاق بن منصور السلولی، اسماعیل بن ابراہیم الہذلی، اسماعیل بن موسیٰ الفزاری، حسن بن سیار الحرانی، حفص بن عمر الحوضی، خطاب بن سنان الحرانی، ربیع بن نافع الحلبی، زکریا بن عدی، سعد بن ابراہیم، سلیمان بن داود الطیالسی، سلیمان بن داود الہاشمی، سعید بن الحکم بن ابی مریم المصری، شعبہ بن الحجاج، عباد بن موسیٰ الختلی، عبداللہ بن صالح المصری، عبداللہ بن عمران العابدی، عبداللہ بن عون الہلالی، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب المصری، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالعزیز بن ابی سلمہ العمری، عبدالعزیز بن عبداللہ العامری الاویسی، علی بن الجعد الجوہری، قیس بن الربیع، لیث بن سعد، محمد بن جعفر الورکانی، محمد بن خالد بن عثمہ، محمد بن سلیمان لوین، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن عبداللہ بن حوشب الطائفی، محمد بن عبیداللہ المدینی، محمد بن عثمان العثمانی، محمد بن عیسیٰ ابن الطباع، معن بن عیسیٰ القزاز، منصور بن ابی مزاحم الترکی، موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی، موسیٰ بن داود الضبی، نوح بن یزید المؤدب، ہاشم بن القاسم، ہشام بن عبدالملک الطیالسی، ہیثم بن ایوب الطالقانی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن اسماعیل الواسطی، یحییٰ بن ایوب المصری، یحییٰ بن عباد الضبعی، یحییٰ بن قزعہ القرشی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یعقوب بن محمد الزہری، یعقوب (غیر منسوب)، یونس بن محمد المؤدب۔

## جرح وتعدیل

جلیل القدر ثقہ محدثین میں سے ہے۔

ابن سعد کہتے ہیں کہ ثقہ اور کثیر الحدیث ہے۔ایک اور جگہ ابن سعد نے لکھا کہ کبھی کبھار خطا کرتا ہے۔

دوری نے یحییٰ بن معین کو جمع القرآن کی حدیث کے حوالے سے سنا کہ اس میں ابراہیم بن سعد (کی حدیث) سے احسن کوئی نہیں۔یحییٰ نے یہ بھی کہا کہ ابراہیم بن سعد میں کوئی حرج نہیں۔اس نے حارث بن یعقوب سے کچھ نہیں سنا بلکہ یہ لیث بن سعد سے حارث بن یعقوب کے حوالے سے روایت کرتا ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا کہ ابن اسحاق کی صحیح کتاب میں سے ابراہیم بن سعد کی کتاب، ہارون شامی کی کتاب صحیح ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ابراہیم بن سعد زہری کی حدیث میں مجھے ابن ابی ذئب سے زیادہ پسند ہے۔

غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا: یحییٰ بن سعید کے سامنے عقیل اور ابراہیم بن سعد کا ذکر کیا گیا تو گویا کہ انہوں نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔ عبداللہ نے کہا: عقیل اور ابراہیم کو؟ تو میرے والد نے کہا: جی ہاں یہ ثقہ راوی ہیں۔ لیکن یحییٰ کا دھیان ان کی طرف نہیں گیا۔

امام ابوداود فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو سنا ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کی ہے:

"آئمہ قریش میں سے ہوں گے"۔

تو انہوں نے فرمایا: یہ ابراہیم بن سعد کی تحریر میں نہیں ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اسے ایک سے زیادہ راویوں نے ابراہیم بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جو شخص میرے اصحاب سے محبت رکھتا ہے تو وہ مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے"۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ سند معروف نہیں ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے سنا کہ ایک شخص نے احمد بن حنبل کو کہا کہ وکیع نے ابراہیم بن سعد کو ترک کر دیا تھا؟ تو احمد نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا، یہ ثقہ ہے۔

ابن عدی نے ان کے حوالے سے زہری سے مختلف غریب روایات نقل کی ہیں جن ک سند میں اختلاف کیا گیا ہے۔ایک تابعی کی جگہ دوسرے تابعی کا ذکر کیا گیا ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خطیب بغدادی نے روایت کیا کہ انہوں نے ہشام بن عروہ سے ایک حدیث کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔

لیث نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم بن سعد کے حوالے سے تقریباًدس روایات نقل کی ہیں۔لیث نے انہیں ابراہیم سے زہری کے حوالے سے رؤیت کے بارے میں روایت نقل کی ہے، جو طویل ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ہر ایک گھوڑے کو دو دو حصے دیے تھے، یہ دو سو گھوڑے تھے"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نامی راوی بلاشبہ ثقہ ہیں۔شعبہ نے اپنی عظمت و جلالت کے باوجود ان سے احادیث نقل کی ہیں۔یہ مدینہ منورہ کے قاضی بھی رہے۔

ابراہیم بن حمزہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق کے حوالے سے سترہ ہزار احادیث احکام کے بارے میں نقل کی ہیں جو سیرت سے متعلق روایات کے علاوہ ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ثقہ حجت راوی ہے۔اس پر بغیر جرح قادح کے کلام کیا گیا ہے۔مدنی تھا بغداد میں سکونت پذیر ہوا۔

اس کی وفات 183ھجری میں ہوئی،اس وقت اس کی عمر 73سال تھی۔

## 175. ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص القرشی[1](خ،م،س،ق)

**روی عن:** اسامہ بن زید، خزیمہ بن ثابت، سعد بن ابی وقاص۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 7/168ح1534،تاریخ الکبیر 1/288ح927،ثقات العجلی 1/202ح25،الجرح والتعدیل 2/101ح282،الثقات 4/4، تہذیب الکمال 2/94ح175، سیر اعلام النبلاء 4/350،الکاشف 1/212ح139،تذہیب التہذیب 1/240ح176، تہذیب التہذیب 1/117ح217، تقریب التہذیب 1/88ح180(اردو 1/39ح178)۔

**روی عنہ:** حبیب بن ابی ثابت، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف، عکرمہ بن خالد المخزومی، محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ، محمد بن علی الباقر۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

عجلی نے کہا کہ مدنی تابعی اور ثقہ ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ صحابہ کے بعد اہل مدینہ کے دوسرے طبقہ کے فقہا میں تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

ان کی وفات 100 ھجری میں ہوئی۔

## 176. ابراہیم بن سعید الجوہری[1] (م،4)

**روی عن:** احمد بن اسحاق الحضرمی، احوص بن جواب، ازہر بن سعد السمان، اسماعیل بن ابی اویس، اسود بن عامر بن شاذان، اصرم بن حوشب، انس بن عیاض، حجاج بن محمد الاعور، حسین بن محمد المروذی، حکم بن نافع، حماد بن اسامہ، خلف بن تمیم، ربیع بن نافع الحلبی، روح بن عبادہ، ریحان ابن سعید، زید بن الحباب، سعد بن عبدالحمید بن جعفر، سفیان بن عیینہ، شبابہ بن سوار، عباس بن الہیثم الانطاکی، عبداللہ بن نمیر، عبدالغفار بن داود الحرانی، عبدالوہاب بن عبدالمجید الثقفی، عبدالوہاب بن عطاء الخفاف، عبید بن ابی قرہ، عمر بن سعد ابو داود الحفری، عمر بن شبیب المسلی، محبوب بن موسیٰ الفراء، محمد بن بشر العبدی، محمد بن خازم، محمد بن ربیعہ الکلابی، محمد بن عمر الواقدی، محمد بن عبداللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن فضیل بن غزوان، محمد بن القاسم الاسدی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن یزید بن عبدالملک النوفلی۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 2/104 ح294، الثقات 8/83، سؤالات السلمی ص 43 ح10، تاریخ بغداد 6/618 ح3080، المعجم المشتمل ص 66 ح109، تہذیب الکمال 2/95 ح176، میزان الاعتدال 1/154 ح99 (اردو 1/79 ح99)، سیر اعلام النبلاء 12/149، الکاشف 1/212 ح140، تذہیب التہذیب 1/241 ح177، الوافی بالوفیات 5/232 ح79، تہذیب التہذیب 1/117 ح218، تقریب التہذیب 1/88 ح181 (اردو 1/139 ح179)

**روی عنہ**: بخاری کے سواتمام جماعت،احدم بن ابراہیم البسری،احمد بن الحسین بن طلاب المشغرانی،احمد بن علی بن مسلم الابار،احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصی،احمد بن محمد بن الصباح البصری،احمد بن محمد بن عمر البصری،احمد بن ابی رجاء،ادریس بن عبدالکرم الحداد، حسن بن احمد بن ابراہیم بن فیل الاسدی، حسین بن محمد بن حاتم، حسین بن محمد الحرانی،زکریابن یحییٰ السجزی،عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا،عبدالرحمان بن عبیداللہ بن احمد الاسدی،عبدالرحمان بن عبیداللہ بن عبدالعزیزالہاشمی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن علی الحکیم الترمذی،موسیٰ بن ہارون الحافظ ،یحییٰ بن محمد بن صاعد۔

**جرح وتعدیل**

یہ اکابرین میں سے ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ان کاذکر صدق سے کیا جاتا ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ ثبت ہیں بکثرت روایات نقل کرتے ہیں،انہوں نے ایک مسند بھی مرتب کی ہے۔یہ مرتے دم تک عین زربہ میں پہرے داری کرتے رہے۔

احمد بن حنبل کہتے ہیں یہ بہت زیادہ لکھنے والے ہیں تم ان کے حوالے سے احادیث لکھ لو۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں،انہوں نے اپنی کتاب الخصائص میں زکریا سجزی کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

سلمی نے دار قطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خطیب بغدادی نے کہامکثر ثقہ ثبت اور مسند کا مصنف ہے۔

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ان سے مسند ابو بکر صدیقؓ کی ایک حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اپنی کنیز سے فرمایا: مسند ابو بکر کا تئیسواں جزو میرے پاس نکال کر لاؤ۔ تو میں نے کہا حضت ابو بکرؓ کے حوالے سے تو بیس روایات منقول نہیں تو تئیس جزو کہاں سے آ گئے ؟ تو انہوں نے کہا: اگر کوئی حدیث میرے پاس سو حوالوں سے منقول نہ ہو، تو میں اس کے بارے میں خود کو یتیم سمجھتا ہوں۔

جعفر بن محمد بن حسن فریابی کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم ہروی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب سعید جوہری حج کے لیے گئے تو اپنے ساتھ چار سو وہ آدمی بھی لے کر گئے جو ان کے ذاتی ملازمین کے علاوہ تھے اور ان لوگوں میں اسماعیل بن عیاش اور ہشیم بھی شامل تھے اور میں بھی ان میں تھا۔

حجاج بن شاعر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں فضل بن دکین (ابو نعیم) کے پاس دیکھا وہ پڑھ رہے تھے اور وہ سوئے ہوئے تھے۔ حجاج نے ان پر تنقید کی ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس کا کوئی اعتبار نہیں، بلاشبہ ابراہیم حجت ہیں۔

ابن حجر نے انہیں دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ ان پر بلا حجت کلام کیا گیا ہے۔

اس کی وفات 247 ھجری میں ہوئی۔

## 177. ابراہیم بن سعید ابو اسحاق المدنی[1](د)

**روی عن:** نافع عن ابن عمر۔

**روی عنہ:** زکریا بن یحییٰ زحمویہ الواسطی، قتیبہ بن سعید۔

**جرح وتعدیل**

ابوداود نے کہا کہ مدینہ کا شیخ تھا اس سے کوئی بڑی احادیث روایت نہیں۔

ابن عدی نے کہا کہ معروف نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔ ان سے احرام کے بارے میں روایت منقول ہے جو ابوداود نے نقل کی ہے اور انہوں نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے لہذا یہ مقارب الحال شمار ہوں گے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

## 178. ابراہیم بن سلیمان بن رزین البغدادی[2](ق)

---

1۔ الکامل ابن عدی 418/1ح89، تہذیب الکمال 98/2ح177، المغنی 29/1ح88، میزان الاعتدال 154/1ح98(اردو 79/1ح98)، المغنی 29/1ح88، الکاشف 212/1ح141، تذہیب التہذیب 241/1ح178، تہذیب التہذیب 118/1ح219، تقریب التہذیب 89/1ح182(اردو 39/1ح180)، مجمع الزوائد 343/2۔

2۔ تاریخ دارمی ص 158ح557 اور ص 242ح946، سؤالات ابن طہمان ص88 ح279، سؤالات ابن محرز 152/1ح834 اور 171/2ح550، سؤالات ابن الجنید ص380 ح435، علل احمد 490/2ح3226، سؤالات ابی داود (جاری)

**روی عن:** اسماعیل بن حماد بن ابی سلیمان، اسماعیل بن ابی خالد، حجاج بن دینار، رشدین بن کریب، زکریا بن حکیم الحبطی، سلیمان الاعمش، عاصم بن سلیمان الاحول، عاصم بن ابی النجود، عبداللہ بن مسلم بن ہرمز، عبدالملک بن عمیر، عبیداللہ بن عمر، عطیہ بن سعد العوفی، عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ، عیسیٰ بن المسیب، فطر بن خلیفہ، مجالد بن سعید، مجمع بن یحییٰ الانصاری، محمد بن کریب، محمد بن میسرہ، یعقوب بن عطاء بن ابی رباح۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن مہدی المصیصی، احدم بن ابراہیم الموصلی، اسماعیل بن ابی اسماعیل المؤدب، حسن بن عرفہ العبدی، حسین بن الضحاک، حفص بن عمر الدوری، ربیع بن ثعلب، سریج بن یونس، سعید بن سلیمان الواسطی، سعید بن محمد الجرمی، شجاع بن مخلد، عباد بن موسیٰ الختلی، عبداللہ بن عون الخراز، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، محمد بن بکار بن الریان، محمد بن بکیر الحضرمی، محمد بن الصباح الدولابی، ہارون بن ابی عبیداللہ الاشعری، ہارون بن معروف، یحییٰ بن ایوب المقابری، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری۔

## جرح وتعدیل

یہ ابواسماعیل مؤدب ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابو قدامہ سرخسی نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

جعفر طیالسی نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابوداود نے یحییٰ بن معین سے اس کے حوالے سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

ص 70ح28، ثقات العجلی 202/1ح26، ضعفاء العقیلی 50/1ح37، الجرح والتعدیل 102/2ح277، الثقات 15/6، تاریخ بغداد 609/6ح3074، تہذیب الکمال 99/2ح178، ضعفاء ابن جوزی 34/1ح67، میزان الاعتدال 156/1ح104 (اردو 80/1ح104)، المغنی 30/1ح92، الکاشف 212/1ح142، تذہیب التہذیب 242/1ح179، تہذیب التہذیب 118/1ح220، تقریب التہذیب 89/1ح183 (اردو 39/1ح181)۔

ابن حنبل نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ابوداود نے ابن حنبل کے حوالے سے بیان کیا کہ قدیم ہے،اس نے عطیہ عوفی سے سماع کیا ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن خراش نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دارقطنی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق غرائب راوی ہے۔

## 179. ابراہیم بن سلیمان الافطس[1] (ت،ق)

**روی عن:** مکحول، نمیر بن اوس، ولید بن عبدالرحمان الجرشی، یزید بن یزید بن جابر۔

**روی عنہ:** اسماعیل بن عیاش، ثور بن یزید الرحبی، عبداللہ بن سالم، محمد بن شعیب بن شابور، محمد بن عیسیٰ بن القاسم بن سمیع، یحییٰ بن حمزہ الحضرمی۔

**جرح وتعدیل**

بخاری نے کہا کہ یزید بن یزید بن جابر سے مرسل روایت کرتا ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

دحیم نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1 ۔تاریخ الکبیر 289/1ح929و311ح990،الجرح والتعدیل 102/2ح285و150ح501،الثقات 21/6،تہذیب الکمال 101/2ح179،میزان الاعتدال 206/1ح261(اردو 28/1ح261)،المغنی 54/1ح217،الکاشف 213/1ح143،تذہیب التہذیب 242/1ح180،تہذیب التہذیب 119/1ح221،تقریب التہذیب 90/1ح184(اردو 39/1ح182)،لسان المیزان 390/1ح354۔

ذہبی نے کہا کہ ثبت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ثقہ مضبوط راوی ہے تاہم مرسل احادیث بیان کرتا ہے۔

## 180. ابراہیم بن سوید بن حیان المدینی[1](خ،د)

**روی عن:** اسامہ بن زید اللیثی،انیس بن ابی یحییٰ الاسلمی،جعید بن عبدالرحمان،حمید بن زیاد الخراط،عبداللہ بن محمد بن عقیل،عبداللہ بن ابی مریم،عبدالرحمان بن حرملہ،عبدالرحمان بن مجبر،عثمان بن عبیداللہ بن ابی رافع،عمرو بن ابی عمرو،ہلال بن زید بن یسار،یزید بن ابی عبید۔

**روی عنہ:** سعید بن الحکم بن ابی مریم،عبداللہ بن وہب۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

بخاری کہتے ہیں کہ ابن حنبل نے کہا کہ اس نے دراوردی سے منکر روایات کی ہیں۔

ابوزرعہ نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے منکر روایات بھی ہیں۔

ذہبی لکھتے ہیں کہ انہوں نے عن عمرو بن ابی عمرو،ابن عقیل اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں تو یہ ثقہ ہیں۔

ابن حجر نے اسے آٹھویں طبقہ کا ثقہ غریب احادیث والا راوی کہا ہے۔

## 181. ابراہیم بن سوید النخعی[2](م،4)

---

1۔تاریخ الکبیر 291/1ح934،الجرح والتعدیل 104/2ح292،الثقات 12/6،تہذیب الکمال 102/2ح180،میزان الاعتدال 157/1ح109(اردو 81/1ح109)،الکاشف 213/1ح144،تذہیب التہذیب 243/1ح181،تہذیب التہذیب 119/1ح222،تقریب التہذیب 90/1ح185(اردو 39/1ح183)۔

2۔تاریخ الکبیر 290/1ح932،ثقات العجلی 202/1ح27،الجرح والتعدیل 103/2ح291،الثقات 6/6،مشاہیر علماء ص 194ح1290 الامصار،سؤالات الحاکم ص 179ح271 ،تہذیب الکمال 103/1ح181،میزان (جاری)

**روی عن:** اسود بن یزید، عبدالرحمان بن یزید، علقمہ بن قیس۔

**روی عنہ:** حسن بن عبید اللہ النخعی، زبید بن الحارث الیامی، سلمہ بن کہیل الحضرمی۔

**جرح وتعدیل**

یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ مشہور ہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے ان کی توثیق کی ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ اس کی حدیث میں کوئی چیز منکر نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ ہے اور نسائی سے اس کی تضعیف ثابت نہیں ہے۔ چھٹے طبقہ کا ہے۔

### 182. ابراہیم بن شماس الغازی[1] (ل، فق)

**روی عن:** ابراہیم بن محمد بن الحارث الفزاری، اسماعیل بن عیاش، بقیہ بن الولید، جریر بن عبدالحمید، حفص بن حمید، حفص بن میسرہ، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن عبید بن عباد البصری، عبداللہ بن المبارک، عثمان بن حصن بن عبیدہ، فضل بن موسیٰ السینانی، فضیل بن عیاض، قاسم بن الریان، مروان بن معاویہ الفزاری، مسلم بن خالد الزنجی، مصعب بن ماہان، وکیع بن الجراح، ابو بکر بن عیاش۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن سعید الجوہری، ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید الختلی، احمد بن علی البربہاری، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن ملاعب بن حیان، خالد بن یزید الرازی، داود بن رشید، زہیر بن حرب، عباد بن

---

الاعتدال 156/1ح108 (اردو 81/1ح108)، الکاشف 213/1ح145، تذہیب التہذیب 243/1ح183، تہذیب التہذیب 120/1ح224، تقریب التہذیب 90/1ح186 (اردو 40/1ح184)۔

1 ۔ تاریخ الکبیر 293/1ح940، الجرح والتعدیل 105/2ح299، الثقات 69/8، تاریخ بغداد 5/7ح3089، تہذیب الکمال 105/2ح182، ذیل علی الکاشف ص 34ح22، تذہیب التہذیب 243/1ح183، تہذیب التہذیب 121/1ح226، تقریب التہذیب 91/1ح187 (اردو 40/1ح185)۔

الولید الغبری، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن محمد بن سورہ، عبید اللہ بن عبدالکریم الرازی، عثمان بن خرزاد الانطاکی، علی بن الحسن بن ابی مریم، علی بن عیسیٰ المروزی، محمد بن ادریس البخاری، محمد بن الحسین البرجلانی، محمد بن ابی عتاب الاعین، نصر بن مغیرہ البخاری۔

**جرح وتعدیل**

ابن حنبل نے ان کی تعریف کی اور کہا کہ صاحب سنت ہے۔

احمد بن سیار المروزی نے کہا کہ صاحب سنت والجماعت ہے۔

ابو سعید الادریسی نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے، شجاعت والا مرد تھا اور جنگوں میں کثرت سے حصہ لیتا تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، اور کہا ہے کہ متقن تھا۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خطیب بغدادی نے دار قطنی کے حوالے سے اسے ثقہ کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

یہ 221 ھجری میں ترکوں کے ساتھ مقابلہ میں قتل ہوئے۔

### 183. ابراہیم بن صالح بن درہم الباہلی[1] (د)

**روی عن:** صالح بن درہم الباہلی۔

**روی عنہ:** حبان بن ہلال، خلیفہ بن خیاط، فرج بن عبید، محمد بن عبداللہ القطعی، محمد بن المثنیٰ، یحییٰ بن حکیم المقوم۔

**جرح وتعدیل**

امام بخاری کہتے ہیں کہ اس کی متابعت نہیں کی گئی، اس پر نظر رکھی جائے گی۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 293/1ح942، ضعفاء العقیلی 55/1ح45، الجرح والتعدیل 106/2ح302، الثقات 15/6، ضعفاء دار قطنی ص 110ح26، تہذیب الکمال 107/2ح183، تذہیب التہذیب 244/1ح184، الکاشف 213/1ح146، دیوان الضعفاء ص 16ح192، المغنی 31/1ح98، میزان الاعتدال 157/1ح112 (اردو 82/1ح112)، تہذیب التہذیب 121/1ح228، تقریب التہذیب 91/1ح188 (اردو 40/1ح186)۔

عقیلی نے کہا کہ اس کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ ابراہیم اور اس کا باپ نقل حدیث میں مشہور نہیں ہیں اور غیر محفوظ ہیں۔

دار قطنی نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔اس کے حوالے سے شہداء کے بارے میں روایت منقول ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس میں کمزوری ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ہے،اس میں کمزوری ہے۔

## 184. ابراہیم بن صدقہ البصری[1](ت)

روی عن: سفیان بن حسین، یونس بن عبید۔

روی عنہ: حکم بن المبارک، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، فضل بن یعقوب الجزری، محمد بن ابان البلخی، محمد بن بشار بندار، محمد بن مرزوق۔

جرح وتعدیل

ابن الجنید نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ ہے اس کا محل صدق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق ہے۔

## 185. ابراہیم بن طریف الشامی[2](مد)

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 294/1ح943،الجرح والتعدیل 106/2ح303،الثقات 58/8،تہذیب الکمال 108/2ح184،الکاشف 213/1ح147،تذہیب التہذیب 244/1ح185،تہذیب التہذیب 122/1ح229،تقریب التہذیب 91/1ح189۔

2 ۔ الجرح والتعدیل 108/2ح309 ،الثقات 21/6،ثقات ابن شاہین ص32ح39،تہذیب الکمال 108/2ح185،تذہیب التہذیب 245/1ح186،تہذیب التہذیب 122/1ح230،تقریب التہذیب 91/1ح190(40/1ح188)۔

**روی عن:** عبداللہ بن محیریز، محمد بن کعب القرظی، یحییٰ بن سعید الانصاری۔

**روی عنہ:** عبدالرحمان بن عمرو الاوزاعی۔

**جرح وتعدیل**

ابن شاہین نے احمد بن صالح کے حوالے سے اسے ثقہ کہا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول راوی ہے، اوزاعی اس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور اس کی توثیق کی گئی ہے۔

### 186. ابراہیم بن طہمان بن شعبہ الخراسانی[1] (ع)

**روی عن:** ابراہیم بن مسلم الہجری، آدم بن علی، ایوب السختیانی، بدیل بن میسرہ العقیلی، ثابت بن اسلم البنانی، جابر بن یزید الجعفی، الجعد، ابو عثمان، الحجاج بن الحجاج الباہلی، الحسن بن عمارہ، حسین بن ذکوان المعلم، حمید الطویل، حنظلہ بن ابو صفیہ، خالد ابن میمون، سعید بن ابو عروبہ، ابو مسلمہ سعید بن یزید، سفیان الثوری، ابو حازم سلمہ بن دینار المدنی، سلیمان التیمی، سلیمان الاعمش، سلیمان ابو اسحاق الشیبانی، سماک بن حرب، شریک بن عبداللہ بن ابو نمر، شعبہ بن الحجاج، صفوان بن سلیم، عاصم بن بہدلہ، عاصم ابن سلیمان الاحول، عبداللہ بن دینار، عبدالاعلی بن عامر الثعلبی، عبدالرحمن بن اسحاق المدنی، عبدالعزیز بن رفیع، عبد

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 355/4، تاریخ دارمی ص 77ح 179، سؤالات ابن طہمان ص 52ح 91، تاریخ الکبیر 294/1ح 945، ضعفاء الصغیر، علل احمد 2/ح 3551، ثقات العجلی 211/1ح 47، ضعفاء العقیلی 56/1ح 47، الجرح والتعدیل 107/2ح 370، سؤالات ابی داود ص 359ح 559، سنن دار قطنی 81/3، الثقات 27/6، مشاہیر علماء الامصار ص 232ح 1602، سؤالات السلمی ص 44ح 16، تاریخ بغداد 13/7ح 3096، تہذیب الکمال 108/2ح 186، من تکلم فیہ ص 64ح 5، تذکرۃ الحفاظ 213/1، سیر اعلام النبلاء 378/7، دیوان الضعفاء ص 17ح 195، المغنی 32/1ح 102، میزان الاعتدال 158/1ح 116 (اردو 82/1ح 116)، الکاشف 214/1ح 148، تذہیب التہذیب 245/1ح 187، الوافی بالوفیات 18/6ح 101، تہذیب التہذیب 122/1ح 231، تقریب التہذیب 91/1ح 191 (اردو 40/1ح 189)

العزیز بن صہیب، ابو حصین عثمان بن عاصم الأسدی، عطاء بن السائب، عطاء بن ابو مسلم الخراسانی، علی بن عبد الاعلی، عمر بن سعید بن مسروق الثوری، عمرو بن دینار المکی، ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ السبیعی، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابو حسن المازنی، العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب مولی الحرقہ، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن ابو حفصہ، محمد بن ذکوان، محمد ابن زیاد الجمحی، ابو الزبیر محمد بن مسلم المکی، مطر الوراق، مغیرہ بن مقسم الضبی، منصور بن المعتمر، مہران بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ القشیری، موسی بن عقبہ، ابو جمرہ نصر بن عمران الضبعی، ہشام بن حسان، ہشام الدستوائی، یحییٰ بن سعید الانصاری، یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی، یونس بن عبید، ابو عثمان صاحب انس بن مالک۔

روی عنہ: اسماعیل بن عبد الملک الزئبقی، حسین بن الولید النیسابوری، حفص بن عبد اللہ السلمی النیسابوری، خالد بن نزار بن المغیرہ بن سلیم الایلی، سفیان بن عیینہ، شیبان بن عبد الرحمن النحوی، صفوان بن سلیم (یہ ان کے شیخ تھے)، عبد اللہ بن المبارک، عبد الخالق بن ابراہیم بن طہمان، عبد الرحمن بن سلام الجمحی، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد الدشتکی الرازی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الملک بن ابراہیم الجدی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عمر بن عبد اللہ بن رزین السلمی، غسان بن سلیمان الہروی، فضل بن سلیمان النمیری، مالک بن سلیمان الہروی، محمد بن جعفر بن ابو کثیر المدنی، محمد بن الحسن بن الزبیر الأسدی، محمد بن سابق البغدادی، محمد ابن سنان العوقی، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن محبب ابو ہمام الدلال، معافی بن عمران الموصلی، معن بن عیسی القزاز، موسی بن مسعود النہدی، نعمان بن ثابت، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن ابو بکیر الکرمانی، یحییٰ بن الضریس البجلی الرازی۔

## جرح وتعدیل

عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ صحیح الکتب ہے، صحیح الحدیث ہے۔

صالح بن محمد نے کہا کہ ثقہ حسن الحدیث ہے۔

اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ صحیح الحدیث، حسن الروایت، کثیر السماع ہے۔ ثقہ ہے۔

دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

عجلی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو حاتم رازی نے یحییٰ بن معین سے اس کے حوالے سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

سعید بن ابو مریم نے کہا کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نے ہے۔اس کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔جب کہ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ ثقہ ہیں۔

محمود بن علی الوراق نے ابن حنبل کو اس کے بارے کہتے سنا کہ خراسانی ہے اس پر ارجاء کا کلام ہے۔

عبداللہ ابن حنبل نے کہا کہ ثقہ ہے،ابو جعفر الرازی کی حدیث میں قوی ہے۔

ابو داود نے ابن حنبل کو کہتے سنا کہ یہ صحیح الحدیث ہے،مقارب ہے البتہ ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا۔

عقیلی نے کہا کہ یہ ارجاء میں غلو کرتا تھا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق حسن الحدیث ہے۔

دار قطنی فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے، محدثین نے ارجاء کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ابو اسحاق جوزجانی کہتے ہیں کہ یہ فاضل ہے،اس پر ارجاء کا عقیدہ رکھنے کا الزام ہے۔دار قطنی نے کہا کہ محمد بن یحییٰ الذہلی سے پوچھا گیا کہ کیا اس کی حدیث قابل استدلال ہے تو انہوں نے کہا نہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ انہیں صرف محمد بن عبداللہ موصلی نے ضعیف قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے اور حدیث نقل کرنے میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔اس اعتبار سے اسے ضعیف قرار دینے والے کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح سلیمانی نے اس کے لین ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔وہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی نقل کردہ روایت کو منکر قرار دیا ہے،جو اس نے حضرت جابر کے حوالے سے رفع یدین کے بارے میں نقل کی ہے اور اس روایت کو منکر قرار دیا ہے،جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے نقل کی ہے:

"مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر اٹھایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں"۔

ذہبی کہتے ہیں یہ یہ روایت منکر نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس میں ارجاء تھا اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ غرائب والا ہے اس پر ارجاء کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے۔ ساتویں طبقہ کا ہے۔

اس کی وفات 160 یا 163 ھجری میں ہوئی۔

## 187. ابراہیم بن عامر بن مسعود بن امیہ[1] (د، س)

**روی عن:** سعید بن المسیب، عامر بن سعد البجلی، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب۔

**روی عنہ:** اسرائیل بن یونس، سفیان الثوری، عامر بن سعد بن ابی وقاص (یہ وہم ہے)۔

**جرح وتعدیل**

ابوداود طیالسی نے کہا کہ عن شعبہ عن ابراہیم بن عامر بن سعد بن ابی وقاص میں وہم ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 188. ابراہیم بن ابی العباس[2] (س)

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین 10/2، تاریخ الکبیر 307/1ح972، المعرفہ والتاریخ 152/3، الجرح والتعدیل 118/2ح359، الثقات 9/6، تہذیب الکمال 115/2ح187، الکاشف 214/1ح149، تذہیب التہذیب 246/1ح188، تہذیب التہذیب 124/1ح232، تقریب التہذیب 92/1ح192 (اردو 40/1ح190)۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 348/9ح4366، سؤالات الاثرم ص ح3379، تاریخ الکبیر 309/1ح981، الجرح والتعدیل 121/2ح372، الثقات 68/8، تاریخ بغداد 28/7ح3099، نہایۃ الاغتباط ص 46ح6، تہذیب الکمال 116/2ح188، میزان الاعتدال 159/1ح118 (اردو 83/1ح118)، الکاشف 214/1ح150، تذہیب التہذیب

(جاری)

**روی عن:** اسماعیل بن عیاش،ایوب بن جابر الحنفی،بقیہ بن الولید، حسن بن یزید ابی علی الاصم، خلف بن خلیفہ، شریک بن عبداللہ النخعی، عبداللہ بن عبداللہ المدنی ابو اویس، عبدالرحمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب، عبدالرحمان بن ابی الزناد، عمر بن عبدالرحمان بن ابی حفص، محمد بن حمیر السلیحی، نجیح بن عبدالرحمان ابی معشر المدنی۔

**روی عنہ:** احمد بن علی البربہاری، احمد بن محمد بن حنبل، بنان بن سلیمان الدقاق، زیاد بن ایوب الطوسی، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد الجعفی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن الحسین بن اشکاب، محمد بن رافع نیشاپوری، محمد بن عبداللہ بن المبارک المخرمی، معاویہ بن صالح الاشعری۔

**جرح وتعدیل**

معاویہ بن صالح نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ اسے آخر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا تو اس کے اہلخانہ نے اسے محجوب قرار دیا اور اسی حالت میں اس کا انتقال ہوا۔

اثرم نے کہا کہ ابن حنبل نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

مہنا بن یحییٰ نے ابن حنبل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ثقہ ہے۔

حنبل بن اسحاق نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

علائی نے کہا کہ اس نے اختلاط کے دوران روایت نہیں کی۔

---

247/1ح189، مختلطین للعلائی ص 23ح2،الکواکب النیرات ص 78ح3، تہذیب التہذیب 125/1ح233، تقریب التہذیب 92/1ح193(اردو 41/1ح191)،اختلاط رواۃ الثقات ص50ح2۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اختلاط کا شکار ہونا انہیں کوئی نقصان نہیں دیتا کیونکہ اکثر راوی انتقال کے کچھ عرصہ پہلے اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔ کسی بھی بزرگ کو ضعیف قرار دینے والی چیز یہ ہے کہ اس نے اختلاط کے زمانے میں کوئی چیز روایت کی ہو۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے جسے آخر عمر میں تغیر ہوگیا تھا۔

اس سے تمام روایت اختلاط سے پہلے کی ہیں، اور اس سے ابن حنبل نے بھی روایت کی ہے۔

## 189. ابراہیم بن عبداللہ بن احمد المروزی[1](س)

**روی عن:** عبداللہ بن المبارک۔

**روی عنہ:** نسائی، احمد بن منصور المروزی، حسن بن سفیان الشیبانی، حماد بن احمد القاضی، عبداللہ بن محمود المروزی، قاسم بن خالد بن قطن، محمد بن احمد بن منصور المروزی، محمد بن علی الحکیم الترمذی، محمود بن محمد المروزی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 241 ھجری میں ہوئی۔

## 190. ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم الہروی[2](ت،ق)

---

1 ۔ الثقات 75/7، المعجم المشتمل ص 66ح110، تہذیب الکمال 119/2ح189، الکاشف 214/1ح151، تذہیب التہذیب 247/1ح190، تہذیب التہذیب 125/1ح234، تقریب التہذیب 93/1ح194(اردو 41/1ح192)۔

2 ۔ سؤالات ابن محرز 92/1ح353 اور 177/2ح580، علل احمد 389/3ح5708، الجرح والتعدیل 109/2ح320، الثقات 78/8، حلیۃ الاولیاء 43/10، تاریخ بغداد 32/7ح3101، المعجم المشتمل ص 66ح111، تہذیب الکمال 119/2ح190، سیر اعلام النبلاء 478/11، تذکرۃ الحفاظ 484/2، میزان الاعتدال 159/1ح121(اردو 84/1ح121)، المغنی 33/1ح108، الکاشف 214/1ح152، تذہیب التہذیب (جاری)

**روی عن:** ابراہیم بن عبدالرحمان بن مہدی،اسماعیل بن جعفر المدنی،اسماعیل بن علیہ،بشر بن المفضل، جریر بن عبدالحمید، جعفر بن سلیمان الضبعی، حمزہ بن الحارث بن عمیر، خلف بن خلیفہ، زکریا بن منظور القرظی، سعید بن عبدالرحمان الجمحی، عباد بن العوام، عباس بن الفضل الانصاری، عبداللہ بن الحارث المخزومی، عبداللہ بن عثمان بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمان بن ابی الزناد، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، عفیف بن سالم الموصلی، عیسیٰ بن یونس، قاسم بن مالک المزنی، محمد بن خازم الضریر، محمد بن فضیل بن غزوان، ہشیم بن بشیر، یعقوب بن ابراہیم القاضی۔

**روی عنہ:** ترمذی،ابن ماجہ،ابراہیم بن اسحاق الحربی،احمد بن الحسین بن اسحاق الصوفی الصغیر،احمد بن علی بن سعید القاضی المروزی،احمد بن علی بن مثنیٰ الموصلی،احمد بن فرح بن جبریل المقریء،احمد بن محمد داود الہمدانی، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی،حارث بن محمد بن ابی اسامہ التمیمی، حسن بن علی بن شبیب المعمری،حماد بن اسحاق بن اسماعیل،عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم المدائنی،عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا،عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، علی بن عبدالعزیز البغوی، عمران بن موسیٰ بن مجاشع، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن عبدالرحمان بن عمارہ، موسیٰ بن محمد الوراق، موسیٰ بن ہارون الحافظ، یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید۔

**جرح وتعدیل**

یہ حافظ الحدیث ثقہ اور علم حدیث کے جلیل القدر ماہرین میں سے ایک ہیں۔انہوں نے علم حدیث کی طلب میں سفر کیے۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

عدویٰ،ہامہ،نوء(ستارے کی گردش سے کوئی کام ہونا)اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نوء(یعنی ستارے کی گردش کسی بھی قسم کی ہو)"۔

---

247/1ح191،الوافی بالوفیات 22/6ح104،تہذیب التہذیب 125/1ح235،تقریب التہذیب 93/1ح195(اردو41/1ح193)۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ روایت غریب ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں اسے نقل کرنے میں ابراہیم نامی یہ راوی منفرد ہے۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ شام کے حوالے سے جو بھی روایت منقول ہے میں نے وہ ان سے بیس سے لے کر تیس مرتبہ تک سنی ہوئی ہے۔ پھر میں ہی اسے روک دیتا تھا اور میں نے ابراہیم کے والد سعید جوہری کو سنا۔ وہ کہتے ہیں: جزرہ، ہشیم، عمرو بن عون کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

عبدالرحمان بن عمرو (ابوزرعہ دمشقی) کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا اس نے یحییٰ بن معین سے کہا کہ ہشیم نامی راوی کی نقل کردہ احادیث کون سے راوی کے حوالے سے نقل کی جائیں تو یحییٰ نے جواب دیا۔ ابراہیم اور سریج بن یونس کے حوالے سے۔

یعقوب بن شیبہ نے بحوالہ عبداللہ بن ہبیرہ کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ ہشیم کے شاگردوں میں سے ہم کس پر اعتبار کریں تو انہوں نے جواب دیا ابراہیم ہروی اور محمد بن صباح الدولابی، ہروی ان دونوں میں سے زیادہ سمجھدار اور زیادہ ہوش مند ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہیں۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں۔

ابراہیم حربی نے کہا کہ حافظ متقن ہیں۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

امام ابوداود فرماتے ہیں کہ ابراہیم ہروی ضعیف ہیں۔

امام نسائی نے کہا یہ قوی نہیں ہے۔

احمد بن محمد بن محرز کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے ابراہیم بن عبداللہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

صالح جزرہ کہتے ہیں کہ یہ صدوق ہے۔

دارقطنی فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہے، اس کی ایک جماعت نے توثیق کی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق حافظ ہے۔ان پر قران مجید کے سبب کلام کیا گیا ہے۔

## 191. ابراہیم بن عبداللہ بن الحارث[1] (ت)

**روی عن:** عبداللہ بن دینار، عطاء بن ابی رباح، محمد بن یحییٰ بن حبان۔

**روی عنہ:** عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، علی بن حفص المدائنی، عنبسہ بن سعید الرازی، ہاشم بن القاسم۔

**جرح وتعدیل**

بخاری نے کہا کہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے مراسیل بیان کرتا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ مجھے اس پر جرح کا علم نہیں ہے۔

انہوں نے یہ روایت حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کی ہے:

"اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ (دوسرا کلام) بکثرت نہ کیا کرو، کیونکہ بکثرت کلام کرنا جو اللہ کا ذکر نہ ہو۔ یہ دل کو سخت کر دیتا ہے"۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ روایت حسن غریب ہے۔

ابن القطان نے کہا کہ میں اس کا حال نہیں جانتا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق مراسیل روایت کرنے والا راوی ہے۔

## 192. ابراہیم بن عبداللہ بن حنین الہاشمی[2] (ع)

---

1 ۔ تاریخ الکبیر1/281ح902،الجرح والتعدیل 2/110ح321،الثقات 14/6 اور 25،تہذیب الکمال 2/123ح191،میزان الاعتدال1/161ح125(اردو1/85ح125)،الکاشف1/215ح153 ،تذہیب التہذیب1/248ح192،تہذیب التہذیب 1/125ح236،تقریب التہذیب 1/93ح196(اردو1/141ح194)۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 7/426ح1881،تاریخ الکبیر 1/299ح953،المعرفہ والتاریخ 1/415،الجرح والتعدیل 2/108ح312،الثقات6/6، مشاہیر علماء الامصار ص 158ح1013،تہذیب الکمال 2/124ح192، سیر اعلام النبلاء (جاری)

**روی عن:** عبداللہ بن حنین، علی بن ابی طالب (ان سے سماع نہیں کیا)،ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب،ابوہریرہ۔

**روی عنہ:** اسامہ بن زید اللیثی،اسحاق بن ابی بکر المدنی،اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ،حارث بن عبدالرحمان بن ابی ذباب،داود بن قیس الفراء،زید بن اسلم،شریک بن عبداللہ بن ابی نمر،ضحاک بن عثمان الحزامی،عبدالحکیم بن ابی فروہ،عبدالحمید بن جعفر الانصاری،محمد بن اسحاق بن یسار،محمد بن عجلان،محمد بن عمرو بن علقمہ،محمد بن مسلم بن شہاب الزہری،محمد بن المنکدر،نافع مولیٰ ابن عمر،ولید بن کثیر المدنی،یزید بن ابی حبیب المصری۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ قلیل الحدیث ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی نسائی نے توثیق کی ہے، علی سے اس کی ملاقات نہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 100 ھجری کے بعد ہوئی۔

**193. ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالقاری**[1] (یسی)

**روی عن:** عبداللہ بن عباس، علی بن ابی طالب (مرسل)۔

---

604/4،الکاشف 215/1ح154،تذہیب التہذیب 248/1ح193،الوافی بالوفیات 23/6ح109، تہذیب التہذیب 127/1ح237، تقریب التہذیب 93/1ح197(41/1ح195)۔

1 ۔ تاریخ الکبیر 300/1ح956، الجرح والتعدیل 108/2ح310،المراسیل ص 11ح30،الثقات 12/4، تہذیب الکمال 125/2ح193،الکاشف 215/1ح155،تذہیب التہذیب 249/1ح194، تحفۃ التحصیل ص 15، جامع التحصیل ح5، تہذیب التہذیب 127/1ح238، تقریب التہذیب 94/1ح198۔

**روی عنہ:** جعید بن عبدالرحمان، یزید بن عبداللہ بن خصیفہ۔

**جرح وتعدیل**

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ حضرت علیؓ سے اس کی روایت مرسل ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ حضرت علیؓ سے مرسل روایت کرتا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حضرت علیؓ سے مرسل روایت کرتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

### 194. ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ[1] (بخ،م،د،ت،س)

**روی عن:** جابر بن عبداللہ، زبید بن الصلت، سائب بن یزید، عبداللہ بن قارظ، معاویہ بن ابی سفیان، ابو قتادہ الانصاری، ابوہریرہ۔

**روی عنہ:** اسعد بن سہل بن حنیف، ذکوان ابو صالح السمان، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف، سعید بن خالد بن عبداللہ بن قارظ، سلمان ابو عبداللہ الاغر، عبدالکریم بن ابی المخارق، عبیداللہ بن ابی یزید، عمر بن عبدالعزیز، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسفیان مولیٰ ابن ابی احمد، ابوسلمہ بن عبدالرحمان۔

**جرح وتعدیل**

انہوں نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی زیارت کی ہے۔

ابن یونس نے ذکر کیا کہ یہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں مصر آئے تھے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 61/7ح1451، تاریخ الکبیر 312/1ح991، الجرح والتعدیل 109/2ح316، الثقات 7/4، علل دارقطنی 395/9، تہذیب الکمال 126/1ح194، الکاشف 215/1ح156، تذہیب التہذیب 249/1ح195، تہذیب التہذیب 127/1ح239، تقریب التہذیب 94/1ح199۔

دار قطنی نے کہا کہ ان کے نام میں اختلاف ہے، کچھ نے کہا کہ ابراہیم بن عبداللہ اور کچھ نے کہا عبداللہ بن ابراہیم۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا صدوق ہے۔

## 195. ابراہیم بن عبداللہ بن قریم الانصاری[1] (ت)

**روی عن:** مالک بن انس۔

**روی عنہ:** اسحاق بن موسیٰ الانصاری۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے، میں اسے نہیں جانتا۔ انہوں نے امام مالک سے حکایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا مستور راوی ہے۔

## 196. ابراہیم بن ابی موسیٰ عبداللہ بن قیس[2] (م، س، ق)

**روی عن:** عبداللہ بن قیس ابو موسیٰ الاشعری، مغیرہ بن شعبہ۔

**روی عنہ:** عامر بن شراحیل الشعبی، عمارہ بن عمیر۔

**جرح وتعدیل**

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 110/2ح323، تہذیب الکمال 127/2ح195، میزان الاعتدال 160/1ح122 (اردو 84/1ح122)، دیوان الضعفاء ص 17ح201، المغنی 34/1ح110، الکاشف 215/1ح157، تذہیب التہذیب 250/1ح196، تہذیب التہذیب 128/1ح240، تقریب التہذیب 94/1ح200۔

2 ۔ ثقات العجلی 207/1ح41، الجرح والتعدیل 108/2ح314، الثقات 20/3 اور 5/4، تہذیب الکمال 127/2ح196، الکاشف 216/1ح158، تذہیب التہذیب 250/1ح197، تہذیب التہذیب 128/1ح241، تقریب التہذیب 94/1ح201۔

صحابی رسول ﷺ،ابو موسیٰ اشعری کے بیٹے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں پیدا ہوئے،آپ ﷺ نے ان کا نام رکھا،ان کو گھٹی دی اور ان کے لئے برکت کی دعا کی۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

ابن حبان نے ان کا ذکر صحابہ کے ساتھ کیا ہے،اور کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نہیں سنا۔

ابن حجر نے کہا کہ ان کا سماع چند صحابہ کے علاوہ ثابت نہیں ہے،عجلی نے ان کی توثیق کی ہے۔

ان کی وفات 70ھ کے لگ بھگ ہوئی۔

## 197. ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان[1] (سی،ق)

**روی عن:** ابراہیم بن اسماعیل بن بشیر،ابراہیم بن الحسن التغلبی،احمد بن جواس الحنفی،احمد بن محمد بن حنبل، بکر بن عبدالرحمان القاضی،ثابت بن محمد الزاہد،ثابت بن موسیٰ الکوفی،جعفر بن عون،خالد بن مخلد القطوانی،خالد بن یزید الکاہلی،سعید بن عمرو الاشعثی،عاصم بن یوسف الیربوعی،عبدالرحمان بن شریک بن عبداللہ النخعی،عبدالرزاق بن عمر بن بزیع،عبیداللہ بن موسیٰ،عثمان بن سعید بن مرہ المری، علی بن ثابت الدہان،عمر بن حفص بن غیاث،عمرو بن محمد الناقد،فضل بن موفق،محمد بن الصباح الدولابی،محمد بن الطفیل النخعی،محمد بن ابی عبیدہ بن معن المسعودی،منجاب بن الحارث التمیمی۔

**روی عنہ:** نسائی،احمد بن محمد بن الازہر،احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ،احمد بن محمد بن المنکدری،حسین بن محمد بن عبدالرحمان بن الفہم،زکریا بن یحییٰ الساجی،زکریا بن یحییٰ السجزی،عبداللہ بن ابی داود،عبدالرحمان بن الحسن الرازی،عبدالرحمان بن ابی حاتم،عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی،علی بن العباس البجلی،محمد بن ادریس الرازی،محمد بن اسحاق الثقفی السراج،محمد بن جریر الطبری،محمد بن حامد بن

---

1 ۔ الجرح والتعدیل2/110ح322، الثقات8/87 ،تہذیب الکمال2/128ح197،سیر اعلام النبلاء 11/128،ذیل میزان الاعتدال8/13ح13 (اردو 8/24ح13)،الکاشف1/216ح159،تذہیب التہذیب1/250ح198،تہذیب التہذیب1/128ح242،تقریب التہذیب1/95ح202۔

السری، محمد بن عقیل بن الازہر البلخی، محمد بن المنذر بن سعید الہروی، یحییٰ بن محمد صاعد، یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی۔

**جرح وتعدیل**

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن المنادی نے کہا کہ موت سے پہلے اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

اس کی وفات رمضان 265 ھجری میں ہوئی۔

**198. ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس[1] (م، د، س، ق)**

**روی عن:** عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن معبد بن عباس، میمونہ بنت الحارث ام المومنین۔

**روی عنہ:** سلیمان بن سحیم، عباس بن عبداللہ بن معبد، عبدالملک ابن جریج، نافع مولیٰ ابن عمر۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا صدوق ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 473/7ح1955، تاریخ الکبیر 302/1ح958، الجرح والتعدیل 108/2ح311، الثقات 6/6، تہذیب الکمال 130/2ح198، الکاشف 216/1ح160، تذہیب التہذیب 250/1ح199، الوافی بالوفیات، تہذیب التہذیب 129/1ح243، تقریب التہذیب 95/1ح203۔

### 199. ابراہیم بن عبداللہ بن المنذر الباہلی[1] (ت)

**روی عن:** عبداللہ بن یزید ابی عبدالرحمان المقریء، عبدالرزاق بن ہمام، وکیع بن الجراح، یعلیٰ بن عبید۔

**روی عنہ:** ترمذی، محمد بن اسماعیل السلمی الترمذی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حنبل نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عجلی نے کہا کہ کوفی ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو حاتم نے کہا صالح ہے اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا مستور راوی ہے۔

### 200. ابراہیم بن عبدالاعلیٰ الجعفی[2] (م،د،س،ق)

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 304/1ح964، ثقات العجلی 202/1 ح28، الجرح والتعدیل 112/2ح334، الثقات 17/6، ثقات ابن شاہین ص 34ح56، تہذیب الکمال 131/1ح200، الکاشف 216/1ح162، تذہیب التہذیب 251/1ح201، تہذیب التہذیب 130/1ح245، تقریب التہذیب 95/1ح205۔

2 ۔ علل احمد 49/2ح1514، 283/3ح5257، تاریخ الکبیر 304/1ح964، المعرفہ والتاریخ 88/3، ثقات العجلی 202/1ح28، الجرح والتعدیل 112/2ح334، الثقات 17/6، تہذیب

(جاری)

**روی عن:** سوید بن غفلہ، طارق بن زیاد، عکرمہ بن حنبص، سوید بن حنظلہ۔

**روی عنہ:** اسرائیل بن یونس، سفیان الثوری، عمرو بن شمر الجعفی، لیث بن ابی سلیم، محمد بن طلحہ بن مصرف، یونس بن ابی اسحاق۔

**جرح وتعدیل**

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح ہے، اس کی حدیث لکھی جائے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 201. ابراہیم بن عبدالرحمان بن اسماعیل السلسکی[1] (خ، د، س)

---

الکمال 131/2ح200، الکاشف 216/1ح162، تذہیب التہذیب 251/1ح201، تہذیب التہذیب 130/1ح245، تقریب التہذیب 95/1ح205۔

1 ۔ تاریخ الکبیر 295/1ح948، الجرح والتعدیل 111/2ح331، ضعفاء النسائی ص 148ح18، سنن الکبریٰ للنسائی 477/1ح998، ضعفا الکبیر للعقیلی 57/1ح50، الثقات 13/4، الکامل ابن عدی 36/1ح، ضعفاء ابن شاہین ص 49ح16، سؤالات الحاکم ص 178ح269، تہذیب الکمال 132/2ح201، میزان الاعتدال 166/1ح135 (اردو 90/1ح135)، دیوان الضعفاء ص 17ح205، المغنی

(جاری)

**روی عن:** شقیق بن سلمہ، عبداللہ بن ابی اوفی، یزید بن ابی کبشہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ الاشعری۔

**روی عنہ:** حجاج بن ارطاۃ، عبدالرحمان بن عبداللہ المسعودی، عوام بن حوشب، مسعر بن کدام، یزید بن عبدالرحمان ابو خالد الدالانی۔

**جرح وتعدیل**

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے اس کی تضعیف کی ہے اور کہا ہے کہ اس کا کلام حسن نہیں۔

ابن حنبل نے کہا کہ ضعیف ہے۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے اس کی حدیث لکھی جائے گی، ایک جگہ کہا کہ خاص قوی نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

حاکم نے علی بن عمر دار قطنی سے پوچھا کہ مسلم نے سکسکی کی حدیث کوئی ترک کر دی تو انہوں نے کہا کہ اس پر یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی منکر المتن حدیث نہیں دیکھی، یہ صدق سے نزدیک ہے، اس کی حدیث لکھی جائے گی، یہ نسائی نے بھی کہا ہے۔

ذہبی نے کہا کہا شعبہ اور نسائی نے اس کمزور کہا ہے، مگر اسے ترک نہیں کیا، احمد نے اسے ضعیف کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے پانچویں درجہ کا صدوق ضعیف الحفظ راوی کہا ہے۔

## 202. ابراہیم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ[1] (خ، س، ق)

**روی عن:** جابر بن عبداللہ، حارث بن عبداللہ بن عیاش، عبداللہ بن ابی ربیعہ، ابو حبیش الغفاری، عائشہ ام المومنین، ام کلثوم بن ابی بکر الصدیق۔

---

1/35ح117، الکاشف 1/216ح163، تذہیب التہذیب 1/251ح202، تہذیب التہذیب 1/130ح246، تقریب التہذیب 1/95ح206۔

1 ۔ تاریخ الکبیر 1/296ح950، الجرح والتعدیل 2/111ح330، الثقات 6/6، تہذیب الکمال 2/133ح202، بیان الاوہام 4/497ح2064، الکاشف 1/216ح164، تذہیب التہذیب 1/252ح203، تہذیب التہذیب 1/131ح247، تقریب التہذیب 1/96ح207۔

**روی عنہ:** اسماعیل بن ابراہیم، سعید بن سلمہ بن ابی الحسام، سلمہ بن دینار المدنی، ضحاک بن عثمان الحزامی، فائدہ مولیٰ عبادل، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، موسیٰ بن ابراہیم۔

**جرح وتعدیل**

بخاری نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے اپنے والد سے سماع کیا ہے یا نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن القطان نے کہا کہ اس کا حال معلوم نہیں ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

### 203. ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف القرشی[1] (خ، م، د، س، ق)

**روی عن:** جبیر بن مطعم، سعد بن ابی وقاص، صہیب بن سنان الرومی، طلحہ بن عبیداللہ، عبدالرحمان بن عوف، عثمان بن عفان، عقبہ بن الحارث، علی بن ابی طالب، عمار بن یاسر، عمر بن الخطاب، عمرو بن العاص، نفیع بن الحارث الثقفی، ام کلثوم بن عقبہ بن ابی معیط۔

**روی عنہ:** سعد بن ابراہیم، صالح بن ابراہیم، عطاء بن ابی رباح، محمد بن عمرو بن علقمہ، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے واقدی کے حوالے سے لکھا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 59/7ح1448، تاریخ الکبیر 295/1ح947، ثقات العجلی 203/1ح29، المعرفہ والتاریخ 367/1، الجرح والتعدیل 111/2ح328، الثقات 4/4، مشاہیر علماء الامصار ص 88ح450، تاریخ دمشق 27/7ح441، اسد الغابہ (اردو 101/1ح13)، تہذیب الکمال 134/2ح203، سیر اعلام النبلاء 292/4، الکاشف 217/1ح165، تذہیب التہذیب 252/1ح204، الوافی بالوفیات 30/6ح126، تہذیب التہذیب 131/1ح248، تقریب التہذیب 96/1ح208، الاصابہ (اردو 214/1ح404)۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے،البتہ ہمیں علم نہیں کہ عبدالرحمان بن عوفؓ کی اولاد میں سے ان کے سوا کسی نے حضرت عمرؓ سے سماع کیا ہو۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن اثیر نے ان کے حالات پر ایک طویل بحث لکھی ہے۔ لکھتے ہیں کہ ابو نعیم اصبہانی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو دیکھنے کی دلیل یہ بات ہے کہ ابراہیم بن منذر سے منقول ہے کہ ان کی وفات 75 ھجری میں ہوئی اور اس وقت ان کی عمر 76 سال تھی،اور یہ حضرت عمرؓ سے اور اپنے والد سے روعایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک ابو نعیم کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے ابراہیم کے صحابی ہونے پر استدلال کیا ہے،ابن منذر کے اس قول سے کہ انہوں نے 75 ھجری میں وفات پائی اور ان کی عمر اس وقت 76 برس تھی۔ اس روایت کے بموجب ان کی ولادت ہجرت سے ایک برس پہلے ثابت ہوتی ہے،حالانکہ مفسرین اور سیر اور نسب اور اسمائے صحابہ کی کتب کے مصنفین نے ذکر کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ جو ان کی والدہ ہیں مکہ میں رہیں، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے کفار قریش سے سنہ 7 ھجری میں صلح کی تو اس کے بعد یہ ہجرت کر کے آئیں تو ان کے دونوں بھائی ان کی تلاش میں آئے تو اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ مسلمان عورتیں جو ہجرت کر کے آئیں ان کو پھر کافروں کو واپس نہ کریں۔ لہذا آپ ﷺ نے ان کو ان کے دونوں بھائیوں کے حوالے نہیں کیا اور ان سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا جب وہ غزوہ موتہ سنہ 8 ھجری میں شہید ہو گئے تو ام کلثوم سے حضرت زبیر کا نکاح ہوا، حضرت زبیر سے زینب پیدا ہوئیں،اس کے بعد حضرت زبیر نے ان کو طلاق دے دی اور حضرت عبدالرحمان بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا۔ان سے یہ ابراہیم اور حمید وغیرہ پیدا ہوئے۔پس اگر یہ نبی ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے تو آپ ﷺ کی آخر عمر میں پیدا ہوئے ہوں گے، کیونکہ حضرت زید 8 ھجری میں شہید ہوئے، پھر اس کے ان سے حضرت زبیر نے نکاح کیا ان سے بھی اولاد پیدا ہوئی اور دو عدتیں بھی ان پر گزریں ایک حضرت زید کی وجہ سے اور دوسری حضرت زبیر کے سبب سے ان واقعت کے بعد حضرت عبدالرحمان بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا اور ان سے ابراہیم پیدا ہوئے۔ پس یہ نبی ﷺ کے اخیر زمانہ میں پیدا ہوئے ہوں گے۔

ذہبی نے کہا کہ امام فقیہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا،اور حضرت عمرؓ سے ان کے سماع کی یعقوب بن شیبہ نے تثبیت کی ہے۔الاصابہ میں ابن حجر لکھتے ہیں کہ ابو نعیم کے ہاں جو لکھا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی ولادت ھجرت سے پہلے ہوئی،یوں وہ پہلی قسم والوں میں شمار ہوتے ہیں،لیکن یہ صحیح نہیں ہے،درست یہی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات سے پہلے یہ پیدا ہوئے۔امام مسلم نے انہیں تابعین مدینہ کے طبقہ اولیٰ میں ذکر کیا ہے۔

اس کی وفات 75 یا 76 ھجری میں ہوئی۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی سند سے ان سے روایت کی ہے کہ :

"مجھے اس بکری کی کھال یاد ہے جسے میری والدہ نے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا ج،جب حضرت عمرؓ نے ابو بکرہؓ کو (مغیرہ بن شعبہ پر تہمت لگانے کے عوض) کوڑے لگائے تھے،تو وہ شدت درد کی وجہ سے کھال کو اپنی پیٹھ پر لگا رہے تھے"۔

**204. <u>ابراہیم بن عبدالرحمان بن مہدی</u>[1] (د،ت،سی)**

**<u>روی عن:</u>** بریہ بن عمر بن سفینہ،جعفر بن سلیمان الضبعی،خالد بن مخلد القطوانی،زید بن المبارک الصنعانی،سفیان بن عیینہ،سہل بن محمود،سیار بن حاتم،صغدی بن ابی الجراء،عبدالخالق بن عبداللہ العبدی الزہرانی،عبدالرحمان بن مہدی،عبدالسلام بن حرب،مثنیٰ بن رفاعہ الکوفی،مجالد بن عبیداللہ،محمد بن سلیمان بن مسمول،محمد بن السمط المہلبی،محمد بن صالح الضبی،مروان بن معاویہ الفزاری،مضر القاری،مکی بن ابراہیم،ابو بکر بن عیاش۔

**<u>روی عنہ:</u>** ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم الہروی،احمد بن ابراہیم الدورقی،احمد بن منصور الرمادی،اسحاق بن یسار النصیبی،جعفر بن عبدالواحد الہاشمی،سعید بن نصیر،عبید الوراق،علی بن المدینی،عمر بن یزید

---

1 ۔تاریخ الکبیر 296/1ح949،الجرح والتعدیل 112/2ح333،الارشاد ص 511ح222،الثقات 67/8،الکامل ابن عدی 428/1ح99،تہذیب الکمال 136/2ح204،میزان الاعتدال 165/1ح134(اردو 90/1ح134)،دیوان الضعفاء ص 17ح206، المغنی 35/1ح116،الکاشف 217/1ح166،تذہیب التہذیب 252/1ح205،تہذیب التہذیب 132/1ح249،تقریب التہذیب 97/1ح209۔

السیاری، فضل بن سہل الاعرج، محمد بن ابراہیم بن مسلم الطرسوسی، محمد بن الحسین البرجلانی، محمد بن شجاع الثلجی، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، محمد بن معاویہ بن عبدالرحمان، محمد بن یونس الکدیمی، ہارون بن عبداللہ الحمال، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

**جرح وتعدیل**

ابن عدی نے کہا کہ ثقات سے منکر روایات بیان کرتا ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مناکیر اس سے روایت کرنے والوں نے بیان کی ہوں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

خلیلی نے الارشاد میں کہا کہ یہ جوانی میں فوت ہو گئے اور ان کی احادیث معروف نہیں سوائے دس احادیث کے جو انہوں نے ہاشمی سے روایت کی ہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس سے مناکیر ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے جس سے منکر روایات بھی ہیں۔

## 205. ابراہیم بن عبدالرحمان بن یزید بن امیہ[1] (ت)

**روی عن:** نافع مولیٰ ابن عمر۔

**روی عنہ:** سلم بن قتیبہ۔

**جرح وتعدیل**

ذہبی نے کہا کہ یہ بعض تابعین سے روایت کرتا ہے، میں اسے نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 1/297ح952، تہذیب الکمال 2/137ح205، میزان الاعتدال 1/167ح139 (اردو 1/91ح139)، المغنی 1/36ح120، الکاشف 1/217ح167، تذہیب التہذیب 1/253ح206، تہذیب التہذیب 1/132ح250، تقریب التہذیب 1/97ح210۔

## 206. ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن باباہ[1](ق)

**روی عن:** ابراہیم بن یزید الخوزی، بسام الصیرفی، عبداللہ بن میمون، عبدالعزیز بن ابی رواد، محمد بن عبدالرحمان بن ابی ذئب۔

**روی عنہ:** سلیمان بن عمر بن خالد الاقطع، عبدالرحمان بن خالد القطان، علی بن سعید بن شہریار، محمد بن عبداللہ بن سابور، مغیرہ بن عبدالرحمان الحرانی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ معروف نہیں ہے، مناکیر روایت کرتا ہے اور میرے نزدیک یہ سارق الحدیث ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ضعیف متہم ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

اس کے حوالے سے عبداللہ بن شابور نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

"بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں"۔

تاہم یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے منقول ہے۔

## 207. ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک[2](خ، ت، س)

---

1 ۔ الکامل ابن عدی 419/1ح 91، سؤالات الحاکم ص 102ح 52، تہذیب الکمال 138/2ح 206، میزان الاعتدال 167/1ح 140(اردو 91/1ح 140)، دیوان الضعفاء ص 17ح 209، المغنی 36/1ح، الکاشف 217/1ح 168، تذہیب التہذیب 253/1ح 207، مجمع الزوائد 16/1، تہذیب التہذیب 133/1ح 251، تقریب التہذیب 97/1ح 211۔

2 ۔ تاریخ الکبیر 304/1ح 966، الجرح والتعدیل 113/2ح 338، الثقات 7/6، تہذیب الکمال 138/2ح 207، ذیل میزان الاعتدال 19/1ح 31(اردو 29/8ح 31)، الکاشف 217/1ح 169، تذہیب التہذیب 253/1ح 208، تہذیب التہذیب 133/1ح 252، تقریب التہذیب 97/1ح 212۔

**روی عن:** عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ، عبدالملک بن ابی محذورہ۔

**روی عنہ:** بشر بن معاذ العقدی، عبداللہ بن الزبیر الحمیدی، عبداللہ بن عبدالوہاب الحجبی، عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد النفیلی، علی بن عمر بن ابی بکر الاسفذنی، فضل بن دکین، محمد بن ادریس الشافعی، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، یحییٰ بن الیمان، یعقوب بن حمید بن کاسب۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، اور کہا ہے کہ خطاء کرتا ہے۔

ذہبی لکھتے ہیں کہ الحافل کے مصنف نے ازدی کا یہ قول نقل کیا کہ ابراہیم بن ابی محذورہ اور اس کے بھائی حدیث ایجاد کرتے تھے، اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس سے مراد ابراہیم نامی یہی راوی ہے یا کوئی اور ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق خطاء کرنے والا راوی ہے۔

### 208. ابراہیم بن عبدالعزیز بن مروان[1] (س)

**روی عن:** حسن بن محمد بن اعین الحرانی، خضر بن محمد بن شجاع۔

**روی عنہ:** نسائی، جعفر بن محمد بن ماجد البغدادی۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ صالح ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

### 209. ابراہیم بن عبدالملک البصری[2] (ت، س)

---

1۔ المعجم المشتمل ص67ح115، تہذیب الکمال2/139ح208، الکاشف1/218ح170، تذہیب التہذیب1/254ح209، تہذیب التہذیب1/133ح253، تقریب التہذیب1/98ح213۔

2۔ سؤالات ابن ابی شیبہ ص54ح9 اور ص81ح62، ضعفاء العقیلی1/57ح51، الجرح والتعدیل2/113ح336، الثقات6/26، کشف الاستار ح257 اور ح316، ضعفاء ابو نعیم ص57ح4، تہذیب (جاری)

**روی عن:** قتادہ بن دعامہ ،یحییٰ بن ابی کثیر۔

**روی عنہ:** اسحاق بن ابی اسرائیل، حفص بن عمر الحوضی، عبد الصمد بن عبد الوارث، فضیل بن حسین الجحدری، محمد بن سلیمان لوین، یحییٰ بن درست بن زیاد۔

**جرح وتعدیل**

عثمان بن ابی شیبہ نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ ضعیف ہے، ایک جگہ کہا کہ شیخ ضعیف ہے، کوئی شے نہیں۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عقیلی نے کہا کہ حدیث میں وہم کرتا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا اور کہا کہ خطاء کرتا ہے۔

بزار نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ یہ وہم کرتا ہے، الساجی نے انہیں کسی سند کے بغیر ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق حفظ میں مسئلے والا راوی ہے۔

## 210. **ابراہیم بن ابی عبلہ**[1] (خ،م،د،س،ق)

---

الکمال 140/2ح209، میزان الاعتدال 168/1ح143(اردو 92/1ح143)، دیوان الضعفاء ص 17ح210، المغنی فی الضعفاء 37/1ح124، الکاشف 218/1ح171، تذہیب التہذیب 254/1ح210، تہذیب التہذیب 134/1ح254، تقریب التہذیب 98/1ح214۔

1 ۔تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 11/2، سؤالات ابن الجنید ص400ح533، سؤالات ابن ابی شیبہ ص155ح207، سؤالات ابی داود ص248 ح262، تاریخ الکبیر 310/2ح986، الجرح والتعدیل 105/2ح297، المراسیل ص 11 ح 29، الثقات 11/4، مشاہیر علماء الامصار ص 145ح905، ثقات ابن شاہین ص 32ح37، سؤالات حاکم ص 181ح274 ،تاریخ بغداد، تہذیب الکمال 140/2ح210، الکاشف 218/1ح172، تذہیب التہذیب 254/1ح211، تحفۃ التحصیل ص 16، المراسیل للعلائی ح7، تہذیب التہذیب 134/1ح255، تقریب التہذیب 98/1ح215۔

**روی عن:** ابان بن صالح،انس بن مالک،بلال بن ابي الدرداء،حدیر بن کریب،خالد بن معدان،رجاء بن حیوۃ،روح بن زنباع،شریک بن حباشہ،شمر بن یقظان (والد)،صدی بن عجلان،طلحہ بن عبیداللہ بن کریز،عبداللہ بن الدیلمی،عبداللہ بن عمر،عبداللہ بن محیریز،عبدالواحد بن قیس،عدی بن عدی الکندی،عطاء بن ابی رباح،عقبہ بن سیار،عقبہ بن وساج،عکرمہ مولیٰ ابن عباس،عمر بن عبدالعزیز،عنبسہ بن ابی سفیان،علاء بن زیاد بن مطر،غریف بن عیاش الدیلمی،محمد بن عجلان،محمد بن مسلم بن شہاب الزہری،ولید بن عبدالرحمان الجرشی،یحییٰ بن ابی عمرو السیبانی،ابي الانصار بن ام حرام،ابوابیض العنسی،ابو حفصہ الشامی،ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف،ابویزید الاردنی،ام درداء الصغریٰ۔

**روی عنہ:** اسماعیل بن عبداللہ السکونی،ایوب بن سوید الرملی،بطریق بن یزید بن مسلم،بقیہ بن الولید،بکر بن مضر المصری،خالد بن یزید بن صالح بن صبیح،رباح بن الولید الذماری،ردیح بن عطیہ،سعید بن عبدالعزیز،سلیمان بن وہب،شداد بن عبدالرحمان الانصاری،ضمرہ بن ربیعہ،طلحہ بن زید الرقی،عبداللہ بن سالم الحمصی،عبداللہ بن شوذب،عبداللہ بن المبارک،عبدالرحمان بن عمرو الاوزاعی،عبدالسلام بن عبدالقدوس بن حبیب،عثمان بن عبدالرحمان،عراک بن خالد بن یزید،عقبہ بن علقمہ البیروتی،عمرو بن بکر السکسکی،عمرو بن الحارث المصری،غیاث بن ابراہیم النخعی،قتادہ بن الفضیل،کثیر بن مروان،کثیر بن الولید،لیث بن سعد،مالک بن انس،مالک بن مہران الدمشقی،محمد بن اسحاق بن یسار،محمد بن حمیر السلیحی،محمد بن زیاد المقدسی،محمد بن عبداللہ بن علاثہ،محمد بن محصن العکاشی،مروان بن شجاح،مسلمہ بن علی الخشنی،معقل بن عبیداللہ الجزری،ہانی بن عبدالرحمان بن ابي عبلہ،ولید بن رباح الذماری( صحیح یہ ہے کہ یہ رباح بن الولید ہے)،یحییٰ بن ایوب المصری،یحییٰ بن حمزہ الحضرمی،یونس بن یزید الایلی۔

## جرح وتعدیل

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے،اس نے ام درداء سے سماع کیا ہے،سفیان بن عیینہ کی اس سے ملاقات نہیں ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارمی نے دحیم کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ثقات میں سے ہے۔

ابوداود نے ابن حنبل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

بخاری نے کہا کہ اس نے ابن عمر سے سنا ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے، اس نے عبادہ بن صامت کو نہیں پایا۔

نسائی نے کہاک ثقہ ہے، ایک بار کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حاکم نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے، یہ ثقات کی مخالفت نہ کرے تو ثقہ ہے اور جب اس سے ثقہ راوی روایت کرے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ اہل شام میں سے تابعی تھا، ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

علائی نے کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتا ہے، اس نے انہیں نہیں پایا اور مرسل ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 151 یا 152 ھجری میں ہوئی۔

## 211. ابراہیم بن عبید بن رفاعہ[1] (م)

**روی عن:** انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن بابیہ المکی، عبدالرحمان بن ابی لیلی، عبید بن رفاعہ، مالک بن اوس بن الحدثان، محمد بن کعب القرظی، ابو محمد صاحب ابن مسعود، عائشہ ام المومنین۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن اسحاق، حفص بن عمر بن عبداللہ بن جبیر، خالد بن الیاس، داود بن خالد بن دینار، سعید بن ابی ہلال، صفوان بن سلیم، عبدالرحمان بن اسحاق المدنی، عبدالعزیز بن مسلم مولی آل

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 7/499ح2011، تاریخ الکبیر 1/304ح965، الجرح والتعدیل 2/113ح341، الثقات 6/12، تہذیب الکمال 2/145ح211، الکاشف 1/218ح173، تذہیب التہذیب 1/255ح212، تہذیب التہذیب 1/135ح256، تقریب التہذیب 1/98ح216۔

رفاعہ، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، عیاض بن عبداللہ الفہری، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن ابی حمید المدنی، محمد بن عبدالرحمان بن ابی ذئب، نجیح بن عبدالرحمان المدنی۔

**جرح وتعدیل**

ابن ابی حاتم نے صالح بن احمد کے حوالے سے ابن حنبل کا قول نقل کیا کہ یہ مشہور نہیں ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چوتھے طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 212. ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی[1] (ت،ق)

**روی عن:** اغر بن الصباح، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، عباس بن ذریح، عبدالملک بن عمیر، ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی، ہشام بن عروہ۔

**روی عنہ:** اسماعیل بن ابان الوراق، امیہ بن خالد، بہلول ابن حسان التنوخی، جبارہ بن المغلس الحمانی، **جریر بن عبدالحمید**، جعفر بن محمد بن جعفر المدائنی، داود ابن شبیب، زید بن الحباب، سعید بن سلیمان الواسطی، شبابہ بن سوار، **شعبہ بن الحجاج**، علی ابن الجعد، عمرو بن محمد العنقزی، **عیسی** بن خالد الیمامی، قاسم

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 506/8ح3511(اردو )،تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری12/2، تاریخ دارمی ص242 ح949، علل احمد 287/1ح462، 266/2ح2207، ضعفاء الصغیر ص 17ح5، الجرح والتعدیل 115/2ح347، علل ابن ابی حاتم 107/6ح2364، جامع ترمذی ح1026، کشف الاستار ح 2564، ضعفاء النسائی ص 147ح 11، علل ترمذی الکبیر 76، ضعفاء للعقیلی 59/1ح54، ضعفاء دار قطنی ص 99ح7، تاریخ واسط، ضعفاء ابن شاہین ص 50ح 21، تاریخ بغداد 113/6، تہذیب الکمال 147/2ح212، الکاشف 218/1ح174، میزان الاعتدال 169/1ح145 (اردو 93/1ح145)، المغنی 37/1ح125، دیوان الضعفاء ص 18ح211، تذہیب التہذیب 256/1ح213، تہذیب التہذیب 136/1ح217، تقریب التہذیب 99/1ح217، معجم اسامی الرواۃ 56/1، مقالات 39/5، نثل النبال 121/1ح 81)۔

بن یحییٰ بن عطاء بن مقدم الواسطی، محمد بن جعفر المدائنی، منصور بن ابو مزاحم، نوح بن دراج، **ولید بن مسلم، یزید بن ہارون۔**

## جرح وتعدیل

شعبہ نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے، کیونکہ انہوں نے حکم کے حوالے سے ابن ابو لیلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جنگ صفین میں غزوہ بدر میں شرکت کرنے والوں میں سے ستر افراد شریک ہوئے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ یہ بات جھوٹ ہے، میں نے اس بارے میں حکم سے بحث کی تو ہمیں یہ پتہ چلا کہ جنگ صفین میں غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے صرف حضرت خزیمہؓ شامل تھے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ سبحان اللہ! کیا حضرت علیؓ اس میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ کیا حضرت عمارؓ اس میں شریک نہیں ہوئے تھے؟

ابن سعد نے کہا کہ ضعیف الحدیث تھا۔

عثمان دارمی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ محدثین نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ ضعیف الحدیث ہے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا ہے اور اس کو ترک کیا گیا ہے۔

ترمذی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

امام نسائی نے کہا ہے کہ یہ راوی متروک الحدیث ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

دولابی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

بزّار نے کہا کہ اس کی حدیث ضعیف ہے، یہ حفظ میں ردی ہے۔

صالح جزرہ نے کہا کہ ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے یہ حکم سے منکر روایت کرتا ہے۔

جوزجانی نے کہا کہ ساقط ہے۔

ابو علی نیشاپوری نے کہا کہ قوی نہیں۔

ابن شاہین نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی حدیث کو ترک کیا گیا ہے، یہ ضعیف، واہی اور ہلاک ہونے والا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا متروک الحدیث راوی ہے۔

شیخ البانی نے کہا کہ سخت ضعیف ہے۔ ایک جگہ کہا کہ متروک ہے، تبع تابعین میں سے ہے ابو اسحاق السبیعی سے روایت کرتا ہے، اس کے ضعف پر اتفاق ہے، اسے بیہقی نے بھی ضعیف کہا ہے، اور ہیثیمی نے بھی۔

حافظ زبیر علی زئی نے کہا کہ ابراہیم بن عثمان الواسطی جمہور محدثین کے نزدیک سخت مجروح ہے۔

ابوشیبہ کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے منقول ہے:

**"نبی ﷺ رمضان کے مہینے میں جماعت کے علاوہ بیس رکعات اور وتر ادا کیا کرتے تھے"۔**(سنن الکبریٰ للبیہقی، تاریخ بغداد، منتخب من عبد بن حمید فی مسند عباس ح653، نصب الرایہ 153/2)

انہوں نے حکم کے حوالے سے کئی روایات نقل کی ہیں۔

جبکہ عبدالرحمان بن معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوشیبہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ میں نے حکم سے صرف ایک حدیث سنی ہے۔ ابوشیبہ نے ادم بن علی کے حوالے سے عبداللہ بن عمرؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"ہر امت اذار میں ہلاکت کا شکار ہوئی اور قیامت میں بھی اذار میں قائم ہو گی"۔(تنزیہ الشریعہ)

یہ روایت درست نہیں۔

طبرانی نے کہا ہے کہ حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے، لیکن میرے خیال میں اس سے مراد فجر کی اذان کا وقت ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں یہ روایت "جو شخص مجھے اذار کے نکلنے کی خوشخبری دے میں اسے جنت کی خوشخبری دیتا ہوں"۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

## 213. ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ البصری[1] (د،ق)

**روی عن:** عطاء بن ابی میمونہ۔

**روی عنہ:** سعید بن سلیمان بن نشیط، سلم بن قتیبہ، سہل بن حماد الدلال، ضحاک بن مخلد، علی بن نصر الجہضمی الاکبر، یزید بن زریع، یزید بن ہارون۔

### جرح وتعدیل

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ یہ مجھے روح بن عطاء سے زیادہ پسند ہے۔

ابو داود نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق ہے۔

## 214. ابراہیم بن عقبہ بن ابی عیاش[2] (م،د،س،ق)

**روی عن:** سعید بن المسیب، عبداللہ بن ذکوان، عروہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز، کریب مولی ابن عباس، ابی حبیبہ۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 309/1ح979، الجرح والتعدیل 118/2ح360، سؤالات الآجری 111/2ح1277 ، الثقات 22/6 ، تہذیب الکمال 151/2ح213، الکاشف 219/1ح175، تذہیب التہذیب 257/1ح214، تہذیب التہذیب 137/1ح258، تقریب التہذیب 99/1ح218۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 519/7ح2067، سؤالات ابن الجنید ص ح، علل احمد 2/ح 3231 اور 3/ح4496، تاریخ الکبیر 305/1ح968، الجرح والتعدیل 117/2ح355، سنن الکبریٰ للنسائی 16/4ح3615 ، الثقات 21/6، موتلف والمختلف 3/ 1574، سؤالات حاکم للدارقطنی ص181 ح 273، ثقات ابن شاہین ص 32ح36، تہذیب الکمال 152/2ح214، الکاشف 219/1ح176، تذہیب التہذیب 257/1ح215، تہذیب التہذیب 137/1ح259، تقریب التہذیب 99/1ح219، تبصیر 899/3، ذیل میزان الاعتدال ص42ح35۔

**روی عنہ:** حارث بن عمیر، حماد بن زید، زہیر بن معاویہ الجعفی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمان بن ابی الزناد، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، عمر بن علی المقدمی، مالک بن انس، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، وہیب بن خالد۔

**جرح وتعدیل**

بخاری نے علی بن مدینی سے روایت کیا کہ اس سے دس احادیث ہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ قلیل الحدیث ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ ثقہ ہے۔

غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ یہ مجھے موسیٰ بن عقبہ سے زیادہ پسند ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل اور عبدالرحمان بن ابی حاتم نے ابن حنبل کے حوالے سے بیان کیا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

ابو داود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

حاکم نے دار قطنی کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 215. ابراہیم بن عقیل بن معقل بن منبہ[1] (د)

**روی عن:** عقیل بن معقل۔

---

1 ۔تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 12/2، علل احمد 1/563ح1348، 1347،، تاریخ الکبیر 1/309ح980، ثقات العجلی 1/203ح29، الجرح والتعدیل 2/121ح369، الثقات 6/6، تہذیب الکمال 2/154ح215، ذیل میزان الاعتدال 1/20ح39 (اردو 8/31ح39)، الکاشف 1/219ح177، تذہیب التہذیب 1/257ح216، تہذیب التہذیب 1/138ح261، تقریب التہذیب 1/99ح220۔

**روی عنہ:** احمد بن حنبل، اسماعیل بن عبد الکریم بن معقل، زید بن المبارک الصنعانی، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم ابو حذیفہ الصنعانی۔

**جرح وتعدیل**

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس کی ملاقات حضرت جابر سے نہیں ہوئی۔

امام احمد کہتے ہیں کہ یہ ایک مشکل شخص تھا، اس تک پہنچا نہیں جا سکتا تھا، میں یمن میں اس کے دروازے پر ایک یا دو دن تک کھڑا رہا، یہاں تک کہ پھر مجھے اس تک پہنچنے کا موقوع ملا، اس نے مجھے دو حدیثیں بیان کیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 216. ابراہیم بن علی بن حسن بن علی[1] (ق)

**روی عن:** ایوب بن حسن، علی بن حسن، علی بن عبد اللہ بن بعجہ، علی بن عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی، محمد بن عبد اللہ بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، محمد بن عروہ بن ہشام بن عروہ بن الزبیر۔

---

1 ۔ تاریخ دارمی ص 74ح166،تاریخ الکبیر 310/1ح985، الجرح والتعدیل 115/2ح348،المجروحین 99/1ح12،الکامل ابن عدی 417/1ح88،ضعفاء دارقطنی ص 96ح3،تاریخ بغداد 50/7ح3114،تہذیب الکمال 155/2ح216،میزان الاعتدال 173/1ح154(اردو 96/1ح154)،المغنی 39/1ح132، دیوان الضعفاء ص 18ح215،الکاشف 219/1ح187،تذہیب التہذیب 258/1ح217،تہذیب التہذیب 138/1ح262،تقریب التہذیب 99/1ح221۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن حمزہ الزبیری، ابراہیم بن المنذر الحزامی، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن محمد بن علی بن حسن الرافعی، بکر بن عبدالوہاب المدنی، محمد بن اسحاق السیبی، محمد بن الحسن بن زبالہ المخزومی، محمد بن عبدالرحمان الرافعی، محمد بن عبیداللہ المدینی، یعقوب بن حمید بن کاسب، یعقوب بن محمد الزہری۔

**جرح وتعدیل**

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

بخاری نے کہا کہ اس کی حدیث پر نظر رکھی جائے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے۔

الساجی نے کہا کہ اس کی حدیث منکر ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ خطاء کرتا ہے، حتیٰ کہ منفرد روایت بیان کرے تو احتجاج کی حدود سے نکل جاتا ہے۔

دارقطنی نے کہا ضعیف ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ یہ درمیانے درجہ کا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اسے ضعیف کہا گیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

### 217. ابراہیم بن عمر بن کیسان الیمانی[1] (د، س)

**روی عن:** ذی مغامر (حمیر کے رؤوساء میں سے ایک شخص)، صفوان ابن الکلبی، عبداللہ بن وہب بن منبہ، علی بن سلیمان، عمر بن کیسان (والد)، **عمرو بن شراحیل**، مغیرہ بن حکیم، ہب بن مابوس، **ہب بن منبہ**۔

---

1 ۔تاریخ الکبیر 307/1ح975، الجرح والتعدیل 114/2ح343، الثقات 64/8، ثقات ابن شاہین ص34ح53، تاریخ دمشق 86/7ح466، تہذیب الکمال 156/2ح217، الکاشف 220/1ح181، تذہیب التہذیب 258/1ح218، تہذیب التہذیب 139/1ح704، تقریب التہذیب 100/1ح223(اردو44/1ح220)

**روی عنہ:** جعفر بن سلیمان الضبعی، **ضحاک بن مخلد**، عبد اللہ بن ابراہیم الصنعانی(بیٹا)، **عبد الرزاق ابن ہمام**، **محمد بن عمرو بن مقسم الصنعانی**، ہشام بن یوسف قاضی صنعاء۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحیٰی بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق ہے۔

218. **ابراہیم بن عمر بن مطرف الہاشمی**[1] (خ،4)

**روی عن:** داود بن عبد الرحمان العطار، داود بن علبہ، زنفل بن عبد اللہ العرفی، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن سالم المدنی، شریک بن عبد اللہ النخعی، عبد اللہ بن جعفر المخرمی، عبد اللہ بن عبد العزیز اللیثی، عبد الرحمان بن سلیمان بن الغسیل، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، عثمان بن ابی الکنات، عمر بن عبید الطنافسی، فلیح بن سلیمان، مالک بن انس، محمد بن مسلم الطائفی، محمد بن موسیٰ الفطری، محمد بن یزید الیمامی۔

**روی عنہ:** احمد بن محمد بن یحیٰی بن سعید القطان، بکار بن قتیبہ البکراوی، زید بن اخزم الطائی، عبد اللہ بن محمد الجعفی، عبد اللہ بن الہیثم، عبید اللہ بن محمد بن یحیٰی الحارثی، علی بن المدینی، عمر بن شبہ بن عبیدہ النمیری، محمد بن بشار بندار، محمد بن ابی بکر المقدمی، محمد بن عبد اللہ بن المبارک المخرمی، محمد بن عبد الرحمان العنبری، محمد بن عثمان بن ابی صفوان الثقفی، محمد بن المثنیٰ، موسیٰ بن محمد بن حیان البصری، یزید بن سنان البصری۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 333/1ح1048، الجرح والتعدیل 114/2 ح344، الثقات 65/8، سؤالات حاکم ص 179ح270، تہذیب الکمال 157/2ح218، الکاشف 220/1ح180، تذہیب التہذیب 258/1ح219، تہذیب التہذیب 139/1ح264، تقریب التہذیب 100/1ح224۔

**جرح وتعدیل**

ترمذی نے محمد بن بشار کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے، جب ثقات سے مخالفت نہیں کرتا۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 212 ھجری میں ہوئی۔

## 219. ابراہیم بن عمر الیمانی[1] (د)

**روی عن:** نعمان بن ابی شیبہ۔

**روی عنہ:** محمد بن رافع نیشاپوری، نوح بن حبیب القومسی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا مستور راوی ہے۔

## 220. ابراہیم بن عمرو (ابن عمر الصنعانی)[2] (مد)

**روی عن:** وضین بن عطاء۔

**روی عنہ:** جعفر بن سلیمان الضبعی، محمد بن الحسن بن اتش الصنعانی۔

---

1۔ تہذیب الکمال 2/159ح219، الکاشف 1/220ح181، تذہیب التہذیب 1/259ح220، تہذیب التہذیب 1/140ح266، تقریب التہذیب 1/100ح225۔

2۔ تہذیب الکمال 2/160ح220، تذہیب التہذیب 1/259ح221، تہذیب التہذیب 1/140ح266، تقریب التہذیب 1/101ح226۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مستور راوی ہے۔

### 221. ابراہیم بن ابی عمرو الغفاری[1] (ت)

**روی عن:** ابو بکر بن المنکدر۔

**روی عنہ:** عبداللہ بن ابراہیم۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

### 222. ابراہیم بن العلاء بن الضحاک[2] (د)

**روی عن:** اسماعیل بن عیاش، بقیہ بن الولید، ثوابہ بن عون التنوخی، حارث بن الضحاک الزبیدی، شعیب بن اسحاق الدمشقی، عباد بن یوسف الکندی، عمر بن بلال القرشی، عمر بن بلال الفزاری، محمد بن حمیر السلیحی، ولید بن مسلم۔

**روی عنہ:** ابو داود، ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید الختلی، احمد بن علی بن مسلم الابار، احمد بن المعلیٰ بن یزید الاسدی، احمد بن یحییٰ بن صفوان، اسماعیل بن الفضل البلخی، بقی بن مخلد، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی، حسن بن سلیمان بن قبیطہ، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا، عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، عثمان بن خالد بن عمرو السلفی، عثمان بن سعید الدارمی، علی بن الحسین بن الجنید الرازی، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن العلاء، عمران بن بکار البراد، محمد بن ابراہیم الطرسوسی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد

---

1۔ تہذیب الکمال 160/2ح221، الکاشف 220/1ح182، تذہیب التہذیب 259/1ح222، تہذیب التہذیب 140/1ح267، تقریب التہذیب 101/1ح227۔

2۔ تاریخ الکبیر 307/1ح974، الجرح والتعدیل 121/2ح370، سؤالات الآجری 229/2ح1684، الثقات 71/8، تہذیب الکمال 161/2ح222، الکاشف 220/1ح183، تذہیب التہذیب 259/1ح223، مجمع الزوائد 262/5، تہذیب التہذیب 141/1ح268، تقریب التہذیب 101/1ح228۔

بن جعفر بن یحییٰ بن رزین العطار الحمصی، محمد بن علی بن عثمان بن حمزہ بن عبداللہ بن المنذر، محمد بن عوف بن سفیان الطائی، محمد بن الہیثم بن حماد، ہنبل بن محمد بن یحییٰ، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

**جرح وتعدیل**

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

آجری نے ابوداود سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ کوئی شے نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا مستقیم الحدیث ہے، ایک ہی حدیث والا راوی ہے۔

اس کی وفات 235 ھجری میں ہوئی۔

## 223. **ابراہیم بن عیینہ بن ابی عمران**[1] (د، س، ق)

**روی عن:** اسماعیل بن رافع المدنی، سفیان الثوری، شعبہ بن الحجاج، صالح بن حسان المدنی، طعمہ بن عمرو الجعفری، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ، عبداللہ بن عطیہ بن سعد العوفی، عبدالرحمان بن آمین، عمرو بن منصور الہمدانی، مسعر بن کدام، و قاء بن ایاس، ولید بن ثعلبہ، ابو حیان یحییٰ بن سعید بن حیان التیمی، ابو طالب القاص۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن بشار الرمادی، احمد بن بدیل الیامی، اسحاق بن اسماعیل الطالقانی، حسن بن حماد الضبی، حسن بن علی بن عفان العامری، حسن بن محمد الطنافسی، حسین بن الفضل الواسطی، حسین بن

---

1 ۔ سؤالات ابن الجنید ص 232ح235، سؤالات ابن محرز 81/1ح185، 97/1ح259، تاریخ الکبیر 310/1ح983، ثقات العجلی ص 204ح33، سؤالات الآجری 230/1ح281، ابو زرعہ رازی ص 460، الجرح والتعدیل 118/2ح362، الثقات 59/8، تہذیب الکمال 163/2ح223، سیر اعلام النبلاء 475/8، میزان الاعتدال 175/1ح164 (اردو 99/1ح164)، دیوان الضعفاء ص 18/1ح224، المغنی 41/1ح141، الکاشف 220/1ح184، تذہیب التہذیب 260/1ح224، تہذیب التہذیب 141/1ح269، تقریب التہذیب 101/1ح229۔

منصور بن جعفر السلمی، حمزہ بن حبیب الزیات، سفیان بن وکیع، عبداللہ بن سعید الاشج، عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان، عبدہ بن عبدالرحیم الرموزی، عبیداللہ بن سعید السرخسی، علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، علی بن محمد الطنافسی، عمرو بن علی الفلاس، محمد بن طریف البجلی، محمد بن عباد المکی، محمد بن عیسیٰ بن الطباع، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی، ہیثم بن محمد بن جناد، یحییٰ بن حسان التنیسی، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن موسیٰ۔

## جرح وتعدیل

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مسلمہ صدوق ہے، البتہ اصحابی الحدیث میں سے نہیں۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے عمران بن عیینہ کے حوالے سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ عمران بن عیینہ ضعیف ہے، میں نے پوچھا کہ اس کا بھائی ابراہیم تو انہوں نے کہا کہ وہ کچھ نہیں ہے، وہ ضعیف ہے۔

ایک جگہ ابن محرز نے یحییٰ بن معین کو سنا کہ ابراہیم بن عیینہ صدوق ہے۔

عجلی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے، اس سے مناکیر آتی ہیں۔

ابوداود نے کہا کہ بنی عیینہ کے سارے لوگ صالح ہیں۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے، ایک جگہ کہا کہ ضعیف ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ محدث ہے، امام خیر ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق وہم کرنے والا راوی ہے۔

اس کی وفات 199 ھجری میں ہوئی۔

## 224. ابراہیم بن الفضل المخزومی[1] (ت،ق)

**روی عن:** سعید بن ابی سعید المقبری، عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین النوفلی، عبداللہ بن محمد بن عقیل۔

**روی عنہ:** اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن ابراہیم التیمی، حارث بن عمران الجعفری، سفیان الثوری، سلیمان بن موسیٰ الزہری، عبداللہ بن نمیر، عبدالرحمان بن محمد المحاربی، عبدالملک بن عمرو الغفاری، عبیداللہ بن موسیٰ، عفان بن سیار الجرجانی، عفیف بن سالم الموصلی، فضل بن الموفق، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، محمد بن خازم، محمد بن ربیعہ الکلابی، وکیع بن الجراح۔

**جرح وتعدیل**

یہ عمر رسیدہ شخص ہے اور مدنی ہے، ضعیف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس کی حدیث کوئی شے نہیں۔

احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے، اس کی حدیث لکھی نہیں جائے گی۔

عبداللہ بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے، حدیث میں قوی نہیں ہے۔

بخاری نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ضعیف ہے، منکر الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث، منکر الحدیث ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس کی حدیث معروف و منکر ہے۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 161/3، علل احمد 1/ح2788، تاریخ الکبیر 311/1ح989، المعرفہ والتاریخ 44/3، 138/3، ضعفاء العقیلی 60/1ح56، ضعفاء النسائی ص 146ح4، الجرح والتعدیل 122/2ح376، المجروحین 101/1ح15، الکامل ابن عدی 374/1ح64، علل دار قطنی 123/4، ضعفاء دار قطنی ص 95ح1، تہذیب الکمال 165/2ح224، میزان الاعتدال 176/1ح165 (اردو 99/1ح165)، المغنی 41/1ح142، دیوان الضعفاء ص 18ح225، الکاشف 220/1ح185، تذہیب التہذیب 260/1ح225، تہذیب التہذیب 142/1ح270، تقریب التہذیب 102/1ح230۔

ترمذی نے کہا کہ اس کی حدیث کی تضعیف ہے۔

نسائی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے، ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے اس کی حدیث لکھی نہ جائے، اسی طرح ایک جگہ کہا کہ منکرالحدیث ہے۔

الساجی نے کہا کہ منکرالحدیث ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ فاحش الخطاء ہے۔

ابواحمد الحاکم نے کہا کہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔ دارقطنی نے اسے اپنی ضعفاء المتروکین میں ذکر کیا ہے۔

ابواحمد بن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث ضعف کے ساتھ لکھی جائے گی، میرے نزدیک اس سے احتجاج کا جواز نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ضعیف ہے، اس کے ضعف پر اتفاق ہے، اس ایک سے زیادہ محدثین نے ترک کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا متروک راوی ہے۔

اسرائیل کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ ہے جو حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے منقول ہے:

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نام وہ ہے، جو اس نے اپنے لیے تجویز کیے ہیں، حارث اور ہمام اور سب سے جھوٹا نام خالد اور مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام وہ ہے، جو اس پر دوسروں کا نام رکھتا ہے"۔

## 225. ابراہیم بن محمد بن الحارث، ابواسحاق الفزاری[1] (ع)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 494/9ح4817، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 13/2، تاریخ دارمی ص62ح96، سؤالات ابن محرز 145/1ح786، تاریخ ابوزرعہ دمشقی ص218ح1177، علل احمد 381/2ح2702، 452/2ح3014، سؤالات ابی داود ص186ح83، تاریخ الکبیر 321/1ح1005، ثقات العجلی 205/1ح38، المعرفہ والتاریخ 177/1، الجرح والتعدیل 128/2ح402، علل ابن ابی حاتم (فہرست 262/7)، الثقات 23/6، تاریخ دمشق 119/7ح491، تہذیب الکمال 167/2ح225، تذکرۃ الحفاظ 273/1، الکاشف 220/1ح186، سیر اعلام النبلاء 539/8، ذیل میزان (جاری)

**روی عن:** ابان بن ابو عیاش، ابراہیم بن کثیر الخولانی البیروتی، اسلم المنقری، اسماعیل بن ابو خالد، حسن بن عبید اللہ النخعی، حمید الطویل، خالد الحذاء، زائدہ بن قدامہ، سعید بن عبد العزیز، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، سلیمان بن ابو اسحاق الشیبانی، سہیل بن ابو صالح، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن ابو حمزہ، صالح بن محمد بن زائدہ، عاصم بن کلیب، عاصم ابن محمد بن زید العمری، عبد اللہ بن شوذب، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر الانصاری، عبد اللہ بن عون، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن الحارث بن عیاش بن ابوربیعہ، عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی، عبد الملک بن عمیر، عبید اللہ بن عمر، عطاء بن السائب، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، علاء بن المسیب، کلیب بن وائل، لیث بن ابو سلیم، مالک بن انس، محمد بن عجلان، مخلد بن الحسین المصیصی، مسعر بن کدام، مغیرہ بن مقسم الضبی، مفضل بن صدقہ الحنفی، موسی بن ابو عائشہ، موسی بن عقبہ، ہشام بن عروہ، یحیی این سعید الانصاری، یزید بن السمط، یونس بن ابو اسحاق السبیعی، یونس بن عبید، ابی شیبہ۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن شماس السمرقندی، بقیہ بن الولید، حسن بن الربیع البورانی، حماد بن اسامہ، ربیع بن نافع الحلبی، زکریا بن عدی، سعید بن المغیرہ المصیصی، سفیان الثوری، عاصم بن یوسف الیربوعی، عبد اللہ بن سلیمان العبدی، عبد اللہ بن عون الخراز، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی، عبد الرحیم بن مطرف الرؤاسی، عبد الملک بن حبیب المصیصی، عبدہ بن سلیمان المروزی، عبید بن ہشام الحلبی، علی بن بکار بن ہارون المصیصی، علی بن بکار البصریہ، عمر بن عبد الواحد، عمرو بن محمد الناقد، عیسی بن یون، محبوب بن موسی الفراء، محمد بن اسعد التغلبی، محمد بن سلمہ الحرانی، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن عبد الرحمن بن سہم الانطاکی، محمد بن عقبہ الشیبانی، محمد بن کثیر المصیصی، مروان بن معاویہ الفزاری، مسیب بن واضح، معاویہ بن عمرو الازدی، موسی بن ایوب النصیبی، موسی بن خالد ختن الفریابی، ولید بن مسلم۔

**جرح وتعدیل**

اوزاعی نے کہا کہ صادق ومصدوق ہیں، اللہ کی قسم یہ مجھ سے زیادہ بہتر ہے۔

---

الاعتدال 22/1ح44 (اردو 32/1ح44)، تذہیب التہذیب 260/1ح226، الوافی بالوفیات 69/6ح184، تہذیب التہذیب 143/1ح271، تقریب التہذیب 102/1ح232، الاعلام 59/1۔

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ یہ امام ہیں۔

عبدالرحمان بن مہدی نے کہا کہ ثقہ مامون امام ہیں، میری یہ خواہش ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ کی نقل کردہ جو بھی حدیث سنی ہے، وہ ابو اسحاق سے منقول ہوتی، اور عبداللہ بن مبارک نے مجلس میں حاضر ہونے میں مجھ سے سبقت کی ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ فاضل صاحب سنت ہے، غزوات میں حصہ لیتا تھا، حدیث میں کثیر الخطاء ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ تین لوگوں جیسے میں نے نہیں دیکھے، اعمش، سفیان اور ابو اسحاق الفزاری۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، صالح اور صاحب سنت ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ مامون امام ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ مامون اور آئمہ میں سے ایک ہیں۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ فقہا اور عابدوں میں سے تھے۔

ذہبی نے کہا کہ علماء میں سے تھا۔ ذہبی کہتے ہیں کہ ابن سعد نے اس کی طرف جو یہ بات منسوب کی ہے کہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کی وفات کے بارے میں جو بات بیان کیا ہے اس میں ابن سعد نے غلطی کی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ثقہ حافظ امام ہے۔

ان کا انتقال 186 ھجری میں ہوا۔

## 226. ابراہیم بن محمد بن حاطب القرشی[1](د)

**روی عن:** سعید بن المسیب، عبدالرحمان بن محیریز، محمد بن حاطب، ابو طلحہ الاسدی، عائشہ بنت قدامہ۔

**روی عنہ:** شعبہ بن الحجاج، عبدالاعلیٰ بن ابی المساور، عبدالرحمان بن ابراہیم، عثمان بن حکیم الانصاری۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 318/1ح995، الجرح والتعدیل 127/2ح391، الثقات 5/6، تہذیب الکمال 170/2ح226، الکاشف 221/1ح187، تذہیب التہذیب 262/1ح227، تہذیب التہذیب 144/1ح272، تقریب التہذیب 103/1ح233۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 227. ابراہیم بن محمد بن خازم السعدی[1](د)

**روی عن:** محمد بن خازم، یحییٰ بن عیسیٰ الرملی، ابو بکر بن عیاش۔

**روی عنہ:** ابو داود، بقی بن مخلد، حسن بن الطیب البلخی، عبید بن غنام بن حفص، علی بن الحسین بن الجنید الرازی، محمد بن الحسین الوادعی، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ۔

**جرح وتعدیل**

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، صدوق، صاحب سنت ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ ضعیف ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے، جس پر ازدی نے بلا حجت کلام کیا ہے۔

اس کی وفات 237 ھجری میں ہوئی۔

## 228. ابراہیم بن محمد بن سعد بن ابی وقاص[2](ت، سی)

---

1 ۔الجرح والتعدیل 130/2ح408، الثقات 76/8، معجم المشتمل ص67ح116، تہذیب الکمال 171/2ح227، میزان الاعتدال 193/1ح218(اردو 116/1ح218)، المغنی 48/1ح180، الکاشف 221/1ح188، تذہیب التہذیب 263/1ح228، تہذیب التہذیب 145/1ح273، تقریب التہذیب 103/1ح234۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 468/7ح1941، تاریخ الکبیر 319/1ح999، الجرح والتعدیل 129/2ح406، الثقات 4/6، تہذیب الکمال 171/2ح228، الکاشف 221/1ح189، تذہیب التہذیب 263/1ح229، تہذیب التہذیب 145/1ح274، تقریب التہذیب 103/1ح235۔

**روی عن:** محمد بن سعد بن ابی وقاص۔

**روی عنہ:** عبدالرحمان بن عبداللہ المسعودی، عیسیٰ بن عبدالرحمان السلمی، محمد بن مہاجر الکوفی، یونس بن ابی اسحاق۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، اور کہا کہ اس نے ایک بھی صحابی سے سماع نہیں کیا۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 229. ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ[1] (بخ،م،4)

**روی عن:** سعید بن زید (ان سے سماع کا ذکر نہیں)، شداد بن الہاد (کہا جاتا ہے کہ یہ بحوالہ عبداللہ بن شداد بن الہاد ہے، اس میں شبہ ہے)، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبدالرحمان بن محیریز، عمر بن الخطاب (ان کا زمانہ نہیں پایا)، عمران بن طلحہ، ابواسید الساعدی، ابوہریرہ، عائشہ ام المومنین۔

**روی عنہ:** حبیب بن ابی ثابت، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ، عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب، عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، عبدالرحمان بن حمید بن عبدالرحمان بن عوف، محمد بن زید بن المہاجر بن قنفذ، محمد بن عبدالرحمان بن عبید، مخرمہ بن سلیمان، نعیم بن ابی ہند۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ قلیل الحدیث ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 398/7ح1822، تاریخ الکبیر 315/1ح993، ثقات العجلی 205/1ح36، الجرح والتعدیل 124/2ح385، الثقات 5/4، مشاہیر علماء الامصار ص 87ح448، تاریخ دمشق 141/7ح496، تہذیب الکمال 172/2ح229، سیر اعلام النبلاء 562/4، الکاشف 221/1ح190، تذہیب 562/4، التہذیب 263/1ح230، تہذیب التہذیب 145/1ح275، تقریب التہذیب 103/1ح236۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، صالح شخص ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ نبلاء میں سے ایک ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ صالح ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 110 ھجری میں ہوئی۔

## 230. **ابراہیم بن محمد بن العباس بن عثمان**[1] (س،ق)

**روی عن:** حارث بن عمیر، حفص بن غیاث النخعی، حماد بن زید، داود بن عبد الرحمن العطار، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن رجاء المکی، عبد العزیز بن ابو حازم، عمرو بن یحیی بن سعید السعیدی، فضیل بن عیاض، محمد بن حنظلہ المخزومی، محمد بن العباس ابن عثمان بن شافع، محمد بن عبد الرحمن بن ابو بکر الملیکی زوج جبرہ بنت محمد بن سباع، محمد بن علی بن شافع، المنکدر بن محمد بن المنکدر۔

**روی عنہ:** ابن ماجہ، احمد بن سیار المروزی، احمد بن عمرو بن ابو عاصم، احمد بن محمد بن موسی بن داود بن عبد الرحمن العطار، بقی بن مخلد الاندلسی، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن محمد بن ادریس الشافعی، محمد بن محمد بن رجاء السندی، مسلم بن الحجاج (صحیح مسلم کے علاوہ)، یحیی بن محمد بن یحیی الذہلی، یعقوب ابن شیبہ السدوسی۔

**جرح وتعدیل**

---

1 ۔ سؤالات ابن محرز 1/75ح198، تاریخ الکبیر 1/323ح1010، الجرح والتعدیل 2/129ح407، الثقات 8/73، سؤالات السہمی ص169 ح181، معجم المشتمل ص 68ح117، تہذیب الکمال 2/175ح230، طبقات الشافعیہ 2/80ح16، سیر اعلام النبلاء 11/165، الکاشف 1/221ح191، تذہیب التہذیب 1/264ح231، تہذیب التہذیب 1/146ح276، تقریب التہذیب 1/104ح237۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے سنا جب اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو کہا کہ میں اسے نہیں جانتا، میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حرب الکرمانی نے کہا کہ میں نے ابن حنبل کو اس کی تعریف کرتے سنا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے، امام محدث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 237 ھجری میں ہوئی۔

## 231. ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن جحش الاسدی[1] (ق)

**روی عن:** محمد بن عبداللہ بن جحش۔

**روی عنہ:** عبداللہ بن عمر، عبید اللہ بن عمر۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 232. ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن عبید اللہ[2] (د، س)

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 124/2ح384، الثقات 7/4، تہذیب الکمال 176/2ح231، الکاشف 221/1ح192، تذہیب التہذیب 264/1ح232، تہذیب التہذیب 146/1ح277، تقریب التہذیب 104/1ح238۔

2 ۔ الجرح والتعدیل 131/2ح413، معجم المشتمل ص68ح118، تہذیب الکمال 176/2ح232، الکاشف 221/1ح193، تذہیب التہذیب 147/1ح278، تہذیب التہذیب 147/1ح278، تقریب التہذیب 104/1ح239۔

**روی عن:** احمد بن مصعب المروزی، روح بن عبادہ، سفیان بن عیینہ، صفوان بن عیسی، ضحاک بن مخلد، عبد اللہ بن داود الخریبی، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالملک بن عمرو العقدی، عثمان بن عمر بن فارس، محمد بن جہضم، محمد بن عبداللہ الانصاری، مؤمل ابن اسماعیل، یحیی بن سعید القطان۔

**روی عنہ:** ابوداود، نسائی، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن علی بن سعید المروزی، احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار، احمد بن محمد بن بکر السزانی، احمد بن محمد بن العجنسی، سہل بن ابو سہل الواسطی، عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبداللہ بن محمد بن یاسین، علی بن احمد الجرجانی، علی بن الحسن بن صالح الصائغ البغدادی، علی بن العباس البجلی المقانعی، عمر بن محمد بن بجیر، محمد بن ابراہیم بن زیاد الطیالسی، محمد بن احمد بن سلیمان الہروی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن الحارث المخزومی، محمد بن الحسن بن درید الازدی، محمد بن الحسن بن علی بن بجر، محمد بن عبدالوہاب بن احمد العجلی المکی، محمد بن ہارون الحضرمی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حنبل نے کہا کہ مجھے اس کے بارے میں اچھی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں پہنچا۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے، کبار علماء میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 250ھجری میں ہوئی۔

## 233. **ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ**[1] (م، س)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 310/9ح4235، سؤالات ابن الجنید ص288 ح63، ص 428ح645، ص 443ح706، الجرح والتعدیل 130/2ح409، الثقات 77/8، حلیۃ الاولیاء 381/10، تاریخ بغداد 75/7ح3139، تہذیب الکمال 178/2ح233، سیر اعلام النبلاء 479/11، تذکرۃ الحفاظ 435/2، میزان (جاری)

**روی عن:** ازہر بن سعد السمان،اسماعیل بن عبد الکریم ابن معقل بن منبہ، جعفر بن سلیمان الضبعی، حرمی بن عمارہ، خلیل بن احمد المزنی،ریحان بن سعید،زید بن الحباب،صدقہ بن بشیر،عباد بن لیث الکرابیسی، عبد اللہ بن داود الخریبی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرزاق بن ہمام،عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی، عبد الملک بن عبد الرحمن الذماری، عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی، عرعرہ بن البرند السامی، فضل بن دکین، قراد ابونوح، محمد بن بکر البرسانی، محمد بن جعفر غندر، محمد بن ابوعبیدہ بن معن المسعودی، معاذ بن معاذ العنبری، معاذ بن ہشام الدستوائی، معتمر بن سلیمان، معن بن عیسی، وہب بن جریر بن حازم، یحیی بن سعید القطان، یوسف بن یزید البراء، یوسف بن یعقوب السدوسی۔

**روی عنہ:** مسلم، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم ابن عبد اللہ بن الجنید الختلی، احمد بن اسحاق بن صالح الوزان، احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی، احمد بن ابوخیثمہ، احمد بن علی بن المثنی الموصلی، اسماعیل بن عبد اللہ الاصبہانی سمویہ، جعفر بن احمد بن ابوعثمان الطیالسی، صالح بن محمد البغدادی، عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیا، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عثمان بن خرزاذ الانطاکی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن خالد بن یزید الاجری، محمد بن داود القومسی، محمد بن عبدوس بن کامل السراج۔

## جرح وتعدیل

قاسم بن صفوان کہتے ہیں کہ عثمان بن خرزاذ نے اس سے کہا کہ میں نے جن لوگوں کو بھی دیکھا ہے ان میں سب سے بڑے حافظ چار لوگ ہیں، جن میں ابراہیم بن عرعرہ کا ذکر بھی کیا۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ اور حدیث میں معروف ہے، مگر اس نے اپنے آپ کو خراب کر لیا ہے کیونکہ یہ ہر چیز میں داخل ہو جاتا ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں کہ قتادہ نے اپنی سند کے ساتھ ایک غریب روایت نقل کی ہے، جسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے حوالے سے یہ منقول ہے:

"نبی ﷺ روزانہ رات خانہ کعبہ کی زیارت کیا کرتے تھے، جب تک آپ ﷺ مکہ میں مقیم رہے"۔

---

الاعتدال 181/1ح187(اردو105/1ح187)،الکاشف 222/1ح194،تذہیب التہذیب 265/1ح234، تہذیب التہذیب 147/1ح279، تقریب التہذیب 104/1ح240۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے معاذ کی کتاب سے اس روایت کو نقل کیا وہ اس وقت وہاں موجود تھے اور میں نے یہ روایت ان کی زبانی نہیں سنی تھی۔ تو معاذ نے مجھ سے کہا تم آگے آؤ میں اس کو تمہارے سامنے پڑھ کر سنا دیتا ہوں تو میں نے کہا آج آپ رہنے دیں۔

اس روات کے حوالے سے خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ تو پھر کون اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ ابن عرعرہ نے یہ روایت معاذ سے سنی ہو گی۔

محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبل کے پاس موجود تھا، ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، ابن عرعرہ حدیث بیان کرتے ہیں تو وہ بولے، افسوس ہے لوگ اس چیز کی پرواہ بھی نہیں کرتے کہ وہ کس کے حوالے سے احادیث لکھ رہے ہیں۔

اثرم کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنبل سے پوچھا کہ کیا آپ کو عبد اللہ بن عباسؓ کے حوالے سے منقول اس روایت کا علم ہے؟

"نبی ﷺ روزانہ رات کے وقت بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے تھے"۔

تو ابن حنبل نے کہا کہ محدثین نے معاذ نامی راوی کی کتاب میں سے یہ حدیث لکھی ہے، لیکن انہوں نے اسے اس راوی سے سنا نہیں ہے، تو میں نے کہا کہ ابراہیم بن محمد نام راوی تو یہ کہتا ہے کہ اس نے یہ روایت سن رکھی ہے تو احمد بن حنبل کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور غلط بیانی کی ہے۔ محدثین نے اس سے یہ روایت نہیں سنی ہے۔ احمد بن حنبل نے اس بات کو بڑا جھوٹ قرار دیا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ حافظ ہے، غرائب بیان کرتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے، جس پر احمد نے کچھ کے سماع پر کلام کیا ہے۔

اس کی وفات 231 ھجری میں ہوئی۔

- **ابراہیم بن محمد بن ابی عطاء**

یہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ ہے۔

### 234. ابراہیم بن محمد بن علی بن ابی طالب[1] (ت، عس، ق)

**روی عن:** انس بن مالک، علی بن ابو طالب (مرسل)، محمد بن الحنفیہ۔

**روی عنہ:** ایوب بن سیار، حماد بن عبدالرحمن الانصاری، عمر بن عبداللہ مولی غفرہ، محمد بن اسحاق بن یسار، یاسین العجلی۔

**جرح وتعدیل**

امام بخاری ان کے حوالے سے حدیث جو کو حضرت علیؓ کے حوالے سے مرفوع ہے کہ "مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا" کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند پر نظر رکھی جائے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ان کی حضرت علیؓ سے روایت مرسل ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

### 235. ابراہیم بن محمد بن المنتشر[2] (ع)

---

1۔ تاریخ الکبیر 317/1ح994، ثقات العجلی 204/1ح34، الجرح والتعدیل 124/2ح386، المراسیل ص 11ح4، الثقات 4/6، تہذیب الکمال 183/2ح234، الکاشف 221/1ح195، تذہیب التہذیب 266/1ح235، تہذیب التہذیب 148/1ح281، تقریب التہذیب 105/1ح241۔

2۔ طبقات ابن سعد 471/8ح3388، سؤالات ابن طہمان ص86ح269، تاریخ الکبیر 320/1ح1002، علل احمد 151/1ح55، 155/2ح1853، ثقات العجلی 205/1ح37، المعرفہ والتاریخ 98/3، 211/3، الجرح والتعدیل 124/2ح383، الثقات 14/6، مشاہیر علماء الامصار ص 195ح1299، سنن دارقطنی 317/1، تہذیب (جاری)

روی عن: انس بن مالک، حمید بن عبدالرحمن الحمیری، قیس بن مسلم، محمد بن المنتشر۔

روی عنہ: جریر بن عبدالحمید، جعفر بن زیاد الاحمر، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شعبہ ابن الحجاج، عیسی بن عمر القاری، غیلان بن جامع، قاسم بن معن المسعودی، مسعر بن کدام، نعمان بن ثابت، ہریم بن سفیان، ابو عوانہ۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے سفیان کا قول بیان کیا کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے سب سے افضل کون دیکھا ہے تو انہوں نے کہا کہ ابراہیم بن محمد بن المنتشر۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے ان کی ایک حدیث کے بعد کہا کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے اللہ پر قناعت کرنے والا تھا، نبیل ہے، آئمہ دین میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

---

الکمال 183/2ح235، سیر اعلام النبلاء 55/7، الکاشف 222/1ح196، تذہیب التہذیب 266/1ح236، الوافی بالوفیات 68/6ح181، تہذیب التہذیب 149/1ح283، تقریب التہذیب 105/1ح242۔

### 236. **ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ**[1] (ق)

**روی عن:** اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ، الحارث بن فضیل، حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس، داود بن الحصین، سعید بن عبدالرحمن بن رقیش، سلیمان بن سحیم، سہیل بن ابو صالح، شریک بن عبداللہ بن ابو نمر، صالح بن نبہان مولی التوامہ، صفوان بن سلیم، عاصم بن سوید القبائی، عباس بن عبدالرحمن، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن علی بن السائب، عبداللہ بن محمد بن عقی، عبدالرحمن ابن معاویہ الزرقی المدنی، عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن ابن عوف، **عثیم** بن کثیر بن کلیب، عمارہ بن غزیہ، علاء بن عبد الرحمن، لیث بن ابو سلیم، محمد بن عبدالرحمن بن ابو ذئب، محمد بن عمرو بن علقمہ، **محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر**، محمد بن ابو یحییٰ الاسلمی (والد)، موسی بن وردان، **یحییٰ بن سعید الانصاری**، ابو بکر بن عمر بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمر۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن طہمان، احمد بن ابو طیبہ الجرجانی، احمد بن یزید الریاحی، اسماعیل بن سعید الکسائی، اسماعیل بن موسی الفزاری، بسطام بن جعفر، بکر بن عبداللہ بن الشرود الصنعانی، حسن بن عرفہ العبدی، داود بن عبداللہ بن ابو الکرام الجعفری، سعید ابن الحکم بن ابو مریم، سعید بن سالم القداح، سفیان بن بشر الکوفی، **سفیان الثوری**، صالح بن محمد الترمذی، عباد بن منصور، عباد بن یعقوب الرواجنی، عبدالرحمن

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 603/7ح2272م، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 95/3، 166/3، سؤالات ابن ابی شیبہ ص 124ح153، علل احمد 290/2ح2291، 503/2ح3317، 70/3ح4218، سؤالات ابی داؤود ص225 ح206، تاریخ الکبیر 323/1ح1013، ضعفاء الصغیر ص 17 ح8، المعرفہ والتاریخ 55/3، سؤالات البرذعی ص 308ح8، ابو زرعہ رازی ص 454، الجرح والتعدیل 125/2ح390، ضعفاء النسائی ص 146 ح5، ضعفاء العقیلی 62/1ح59، ضعفاء دارقطنی 103/1ح14، سؤالات السلمی ص 43ح11، الکامل ابن عدی 353/1ح61، المجروحین 102/1ح16، طبقات المحدثین باصبہان 395/1ح53، ضعفاء ابو نعیم ص56 ح1، تاریخ اسماء ضعفاء والکذابین ص 47ح6، سؤالات الحاکم ص174 ح265، سنن دارقطنی 62/1، 130/1، 135/3، تہذیب الکمال 184/2ح236، ضعفاء ابن جوزی 51/1ح116، الکاشف 222/1ح197، المغنی 44/1ح157، دیوان الضعفاء ص 20 ح244، میزان الاعتدال 182/1ح188 (اردو 106/1ح188)، تذہیب التہذیب 266/1ح237، التبیین ص14 ح 1 ، تہذیب التہذیب 149/1ح284، تقریب التہذیب 105/1ح243، طبقات المدلسین ص ح129، اسماء المدلسین ص 29ح2، التدلیس الدمیینی ص 401، معجم المدلسین ابن طلعت ص72 ح7، فتح المبین ص148، معجم من رمی بالتدلیس ص134۔

بن صالح الازدی، **عبدالرزاق بن ہمام**، **عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج**، عبد اللہ بن ہشام الحلبی، عثمان بن عبدالرحمن، غانم بن الحسن السعدی، فرج بن عبید العتکی قاضی عبادان، محبوب بن محمد الوراق، **محمد بن ادریس الشافعی**، محمد بن زیاد الزیادی، محمد بن عبید المحاربی، معلی بن مہدیالموصلی، مندل بن علی، موسی بن داود الضبی، عبید بن ہشام، یحییٰ بن ادم، یحییٰ بن ایوب المصری، یحییٰ بن سلیمان بن نضلہ الخزاعی، یحییٰ بن عبداللہ الاوانی، یزید بن عبداللہ بن الہاد، ابو زید الجرجرائی۔

## جرح وتعدیل

یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے، جو اہل علم تھے، لیکن ضعیف تھے۔

ابراہیم بن عرعرہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا حدیث میں یہ ثقہ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں یہ تو اپنے دین میں بھی ثقہ نہیں ہیں۔

امام شافعی کہتے ہیں کہ یمن میں میرے ذمے کوئی کام سونپا گیا میں نے اس میں بھرپور کوشش کی۔ پھر میں وہاں سے آیا تو میری ملاقات ابن ابو یحییٰ سے ہوئی، اس نے مجھ سے کہا کہ تم لوگ ہمارے ساتھ بیٹھے رہے اور وقت ضائع کرتے رہے تو جب تم میں سے کسی کے لیے کوئی چیز مشروع ہو تو وہ اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو انہوں نے اس حوالے سے مجھے سرزنش کیا۔

پھر میری ملاقات سفیان بن عیینہ سے ہوئی تو وہ بولے ہمیں تمہارے فلاں کام کے نگران بننے کا پتہ چلا ہے جو چیز تمہارے حوالے سے پھیلی ہے وہ کتنی اچھی ہے اور تم نے اپنی ذمہ داریوں کو کتنے اچھے طریقے سے ادا کیا ہے۔ اس لیے تم دوبارہ ایسا نہ کرنا تو ابن عیینہ کا وعظ و نصیحت کرنا، ابن ابو یحییٰ کے طرز عمل سے زیادہ بلیغ تھا۔

ربیع کہتے ہیں کہ امام شافعی جب یہ کہتے کہ اس شخص نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے، جس پر میں تہمت عائد نہیں کرتا تو اس سے مراد ابراہیم بن یحییٰ ہوتے ہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ کثیر الحدیث تھا، اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا تھا۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ میں نے قطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابراہیم بن ابو یحییٰ کذاب ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس کی حدیث مت لکھو یہ جہمی رافضی ہے۔ایک جگہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ سحبل بن ابی یحییٰ،انیس بن ابی یحییٰ، محمد بن ابی یحییٰ سب ثقہ ہیں البتہ ابراہیم ثقہ نہیں،قدری اور رافضی ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی سے نہیں۔اس کی حدیث "جو بیماری میں مر جائے شہید ہے"،کوئی شے نہیں ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔

احمد بن محمد الحضرمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔

محمد بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ابراہیم بن ابو یحییٰ کذاب تھا اور یہ قدریہ عقیدے کا مالک تھا۔

ابو طالب نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے کہ محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا۔

یہ قدریہ فرقہ سے تعق رکھتا تھا اور معتزلی تھا۔

یہ ایسی احادیث روایت کرتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور جہمی تھا اس میں ہر خرابی موجود تھی لوگوں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اور دیگر حضرات نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ قدریہ کا سا عقیدہ رکھتا تھا اور جہمی تھا۔

ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ یہ کوئی شے نہیں ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ یہ کذاب،متروک الحدیث ہے،ابن مبارک نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا تھا۔

ابوداود نے کہا کہ قدری متروک الحدیث ہے۔

امام نسائی نے کہا کہ متروک ہے۔

سلمی نے دارقطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو کہا کہ ضعیف الحدیث،ضعیف الدین،رافضی قدری ہے۔

حاکم نے دار قطنی سے ابن جریج کی تدلیس کے حوالے سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نہایت سخت تدلیس ہے جو کہ مجروح راوی جیسا کہ ابراہیم بن یحییٰ اور موسیٰ بن عبیدہ سے کی جاتی ہے۔

دار قطنی نے ایک جگہ کہا کہ ضعیف ہے اور ایک جگہ کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ راوی قدریہ عقیدے کا مالک تھا۔

یحییٰ بن زکریا بن حیویہ کہتے ہیں کہ میں نے ربیع سے پوچھا کہ پھر امام شافعی نے اس کے حوالے سے روایت کیوں نقل کی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ امام شافعی نے فرمایا: آسمان سے گر جانا اس کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ تھا کہ یہ جھوٹ بولے تو حدیث میں یہ ثقہ ہیں۔

سعید بن ابو مریم کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ابو یحییٰ نے مجھ سے کہا کہ میں نے عطاء سے سات ہزار مسائل سنے ہیں۔

یزید بن زریع کہتے ہیں کہ اگر اس کے سامنے شیطان بھی ظاہر ہوتا تو یہ اس سے بھی حدیث لے لیتا۔

ابن عقدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ابو یحییٰ کی نقل کردہ احادیث کا جائزہ لیا تو یہ منکر الحدیث نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے جیسے ابن عقدہ نے کیا ہے۔ میں نے اس کی بکثرت روایات کا جائزہ لیا تو مجھے ان میں کوئی منکر روایات نہیں ملیں۔ صرف وہ روایات مشکوک ہیں جو اس نے ایسے مشائخ کے حوالے سے روایت کی ہیں جن میں احتمال پایا جاتا ہے-ابن عدی نے ابراہیم کے حالات طویل نقل کیے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے فرمایا: اس نے ابھی الموطا نامی ایک کتاب تحریر کی ہے، جو موطا امام مالک سے کئی گناہ بڑی ہے۔اور اس کے نسخے بہت زیادہ ہیں۔

اس کے حوالے سے سفیان ثوری، ابن جریج اور دیگر اکابرین نے احادیث نقل کی ہیں۔اس کے بعد ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے:

"جو شخص بیماری کی حالت میں مرتا ہے وہ شہادت کی موت مرتا ہے"۔(سنن ابن ماجہ ح1615)

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے اور ایک سند کے ساتھ اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

"وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ ہو جاتا ہے"۔

امام عبد الرزاق نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"صبح و شام اسے جنت کا رزق دیا جاتا ہے"۔

اس راوی نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت مرفوعا نقل کی ہے:

"سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا تھا"۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت وابصہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

میں نے نبی ﷺ کی قتداء میں ایک صف کے پیچھے نماز ادا کی۔جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو ارشاد فرمایا: تم اپنی نماز دہرالو"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ عباد ضعیف ہیں۔

امام شافعی اور ابن اصبہانی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ جرح مقدم شمار ہو گی۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ قدریہ کا سا عقیدہ رکھتا تھا اور جہم (جہمیہ فرقہ کا بانی) کے کلام کی طرف راغب تھا اس کے ساتھ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے جھوٹ بولتا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ جہاں تک امام شافعی کا تعلق ہے تو وہ ابتدائی عمر میں ابراہیم کی محفل میں شریک ہوئے اور بچپن میں انہوں نے ابراہیم کی نقل کردہ روایات یاد کی تھیں۔ بچپن میں یاد کی ہوئی چیز پتھر پر بنے ہوئے نقش کی مانند ہوتی ہے۔جب وہ اخری عمر میں مصر تشریف لے ائے اور وہاں انہوں نے بڑی بڑی کتابیں تصنیف کیں تو اب انہیں احادیث واثار کی ضرورت پیش ائی، لیکن ان کی کتابیں چونکہ ان کے ساتھ نہیں تھیں اس لیے انہوں نے اپنی ان تصانیف میں زیادہ تر اپنی یادداشت کی بنیاد پر روایات نقل کی ہیں۔ تو وہ بعض اوقات ابراہیم کی کنیت ذکر کر دیتے ہیں۔اس کا نام اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کرتے یہاں تک کہ انہوں نے ابراہیم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"ادمی اپنے دوست کے دین کے مطابق ہوتا ہے تم میں سے ہر ایک کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی رکھے ہوئے ہے"۔

عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔

اس میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ ہارون بن عبداللہ کہتے ہیں، ابراہیم بن سعد نے ہمیں یہ حدیث سنائی، ہ کہتے ہیں ہم ابراہیم بن ابویحییٰ کا نام لیتے تھے اور ہم خرافہ سے متعلق حدیث تلاش کر رہے تھے۔

ابوہمام کہتے ہیں: ابراہیم بن ابویحییٰ بعض اسلاف کو برا کہتا تھا۔

احمد بن علی الابار کہتے ہیں: یحییٰ اسدی نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم بن ابویحییٰ کو سنا۔ وہ ایک اجنبی شخص کو ایک روایت املاء کروا رہا تھا تو اس نے اپنی سند کے ساتھ نافع بن جبیر کے حوالے سے تیس روایات اس شخص کو املاء کروائیں تو اس نے بہترین اور عمدہ روایات املا کروائیں۔ پھر ابراہیم نے اس اجنبی شخص سے کہا میں نے تمہیں تیس روایات املاء کروائی ہیں۔ اگر تم اس گدھے کی طرف جاؤ اور وہ بھی تمہیں تیس احادیث بیان کر دے تو تمہیں اس سے خوشی ہو گی۔ اس کا اشارہ امام مالک کی طرف تھا۔

ابومحمد دارمی ہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون کو ابراہیم بن ابویحییٰ کو کذاب قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ابویحییٰ سمعان اس کا دادا تھا۔ ابراہیم نے اکابرین کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جن میں زہری، ابن منکدر اور صالح شامل ہیں۔

اس سے روایت کرنے والے اخری شخص حسن بن عرفہ ہیں۔

نعیم بن حماد کہتے ہیں: میں نے ابراہیم کی کتابوں پر پانچ دینار خرچ کیے۔ پھر اس نے ایک دن ہمارے سامنے اپنی تحریر نکالی جس میں تقدیر کے مسئلے کے بارے میں کچھ تحریر تھا اور ایک کتاب نکالی جس میں جہم کے نظریات تھے۔ میں نے جب اس کا مطالعہ کیا تو مجھے اس کی شناخت ہو گئی۔ میں نے کہا: کیا یہ تمہاری رائے ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں تو میں نے اس کے حوالے سے نقل کی ہوئی تحریریں جلا دیں اور انہیں پھینک دیا۔

ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم کے حوالے حضرت عمرؓ کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

"سب سے افضل روزہ حضرت داود کا روزہ ہے اور جو شخص ہمیشہ روزے رکھتا ہے وہ اپنے اپ کو اللہ تعالیٰ کو ہبہ کر دیتا ہے"۔

ذہبی فرماتے ہیں کہ امام ابن ماجہ نے اس کے حوالے سے صرف ایک ہی روایات نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

"جو شخص بیماری کی حات میں فوت ہو جائے، ہ شہادت کی موت مرا"۔

ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا متروک راوی کہا ہے۔

### 237. ابراہیم بن محمد بن یوسف[1] (ق)

روی عن :ابراہیم بن اعین الشیبانی،آدم بن ابوایاس ،ایوب بن سوید الرملی،حسان بن عبد اللہ المصری،رواد بن الجراح العسقلانی،زہیر بن عباد الرؤاسی،سعید بن دہثم،سلم بن میمون الخواص،سلام بن واقد المروزی،شداد بن عبد الرحمن الانصاری،ضمرہ بن ربیعہ،طلحہ بن عبد الرحمن الانصاری،عباس بن طالب،عبد اللہ بن صالح المصری،عبد اللہ بن عثمان بن عطاء الخراسانی،عبد اللہ بن یوسف التنیسی،عبد الرحیم بن عمر المازنی،عتبہ بن السکن الفزاری،عمرو بن بکر السکسکی،کثیر بن الولید،محمد بن بشر الحمصی،محمد بن خالد بن اسلم،محمد بن عبد الرحمن القشیری،محمد بن مخلد،محمد بن یوسف الفریابی،موسیٰ بن محمد بن عطاء المقدسی،مؤمل بن اسماعیل،ہیثم بن جمیل،وساج بن عقبہ،ولید بن مسلم،یزید بن خالد ابن موہب۔

روی عنہ : ابن ماجہ،احمد بن ابراہیم البسری،احمد بن سیار المروزی،احمد بن عمرو بن ابوعاصم،بقی بن مخلد ،جعفر بن محمد الفریابی،خالد بن روح الثقفی،زکریا بن یحیی بن یعقوب المقدسی،صالح بن محمد البغدادی،عبدان الاہوازی،عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی،علی بن اسحاق بن ابراہیم الاصبہانی،فضل بن محمد الواسطی البلخی،محمد بن ادریس الرازی،محمد ابن اسماعیل الترمذی،محمد بن الحسن بن قتیبہ العسقلانی،محمد بن عبید بن آدم بن ابوایاس العسقلانی،ولید بن حماد الرملی،یحیی بن الحسن بن جعفر بن عبید اللہ العلوی۔

**جرح وتعدیل**

ابوحاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 131/2ح412،الثقات 77/8،تہذیب الکمال 191/2ح237،تذکرۃ الحفاظ 246/1 ،میزان الاعتدال 186/1ح189 (اردو 110/1ح189)،دیوان الضعفاء ص 20ح250، المغنی 45/1ح165،الکاشف 224/1ح198،تذہیب التہذیب 268/1ح238،تہذیب التہذیب 152/1ح285،تقریب التہذیب 106/1ح244۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے،اس کے بارے میں ازدی کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، کیونکہ وہ جرح کرنے میں غیر محتاط تھے۔ایک جگہ ذہبی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے، جس پر الساجی نے کلام کیا ہے۔

### 238. ابراہیم بن محمد الزہری[1](ق)

روی عن: سلیمان بن داود الطیالسی، ضحاک بن مخلد، عبداللہ بن داود الخریبی، یحیی بن الحارث الشیرازی۔

روی عنہ: ابن ماجہ، احمد بن محمد بن ابراہیم الکندی، حسن بن محمد بن شعبہ الانصاری, حسین بن محمد الحرانی، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عمر بن محمد بن بجیر، محمد بن عبداللہ بن مہدی الرامہرمزی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے،اور کہا کہ خطاء کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق خطاء کار راوی ہے۔

### 239. ابراہیم بن محمد[2](ق)

**روی عن:** معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب۔

**روی عنہ:** سعد بن زیاد ابو عاصم مولی بنی ہاشم، سفیان بن عیینہ، ابو بکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ۔

**جرح وتعدیل**

انہوں نے مہینے کے نصف کی رات کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

---

1۔ الثقات 75/8، تہذیب الکمال 193/2ح238، الکاشف 224/1ح199، تذہیب التہذیب 269/1ح239، تہذیب التہذیب 152/1ح286، تقریب التہذیب 107/1ح245۔

2۔ الجرح والتعدیل 125/2ح387، الثقات 4/6، تہذیب الکمال 193/2ح239، میزان الاعتدال 186/1ح190 (اردو 110/1ح190)، الکاشف 224/1ح200، تذہیب التہذیب 269/1ح240، تہذیب التہذیب 152/1ح287، تقریب التہذیب 107/1ح246۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ ہے، میں اسے نہیں جانتا، کیا پتہ یہ ابن ابی یحییٰ ہو۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 240. ابراہیم بن المختار التمیمی[1] (بخ، ت، ق)

**روی عن:** اسحاق بن راشد الجزری، شعبہ بن الحجاج، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، عمرو بن ابو قیس الرازی، عنبسہ بن الازہر، مالک بن انس، محمد بن اسحاق بن یسار، معاویہ بن یحیی الصدفی، معروف بن سہیل، ابی بلج الفزاری۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن اسحاق الطالقانی، سعید بن محمد الجرمی، عمرو بن رافع القزوینی، فروہ بن ابو المغراء الکندی، محمد بن حمید الرازی، محمد بن سعید بن الاصبہانی، محمد بن الطفیل النخعی، محمد بن عبد اللہ بن ابو جعفر الرازی، ہشام بن عبید اللہ الرازی۔

**جرح وتعدیل**

ابن الجنید نے یحییٰ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس سے کچھ نہیں لکھا، یہ کوئی خاص نہیں ہے۔

بخاری نے کہا کہ اس کی حدیث پر نظر رکھی جائے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے، یہ مجھے سلمہ بن الفضل اور علی بن مجاہد سے زیادہ پسند ہے۔

ابو داود نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 365/4، سؤالات الجنید ص 464ح774، تاریخ الکبیر 329/1ح1037، ضعفاء العقیلی 67/1ح67، الجرح والتعدیل 138/2ح443، الثقات 60/8، الکامل ابن عدی 407/1ح81، ثقات ابن شاہین ص 34ح50، تاریخ بغداد 115/7ح3183، تہذیب الکمال 194/2ح240، میزان الاعتدال 191/1ح212 (اردو 114/1ح212)، دیوان الضعفاء ص 20ح251، المغنی 47/1ح174، الکاشف 225/1ح201، تذہیب التہذیب 269/1ح241، مجمع الزوائد 146/2، تہذیب التہذیب 152/1ح288، تقریب التہذیب 107/1ح247۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھ لی جائے، یہ ابن حمید کے علاوہ بہت کم روایت کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کو ضعیف کہا گیا ہے، اسے زُنیج نے ترک کر دیا تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق ضعیف الحفظ راوی ہے۔

## 241. ابراہیم بن مخلد الطالقانی[1] (د)

**روی عن:** رشدین بن سعد المصری، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمن بن مغراء، عبدالرزاق بن ہمام، فضل بن المختار، ابی بکر بن عیاش۔

**روی عنہ:** ابو داود، روح بن الفرج القطان، علی بن اسحاق بن ابراہیم الاصبہانی، علی بن الحسن بن اسماعیل بن صبیح، محمد بن منصور الطوسی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 242. ابراہیم بن مرزوق بن دینار[2] (خ)

**روی عن:** حبان بن ہلال، روح بن اسلم، روح بن عبادہ، سلیمان بن داود الطیالسی، عبداللہ بن خلف الطفاوی، عبداللہ بن داود الخریبی، عبداللہ بن ہارون بن ابو عیسی، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالملک ابن

---

1۔ الثقات 67/8، تہذیب الکمال 196/2ح241، الکاشف 225/1ح202، تذہیب التہذیب 270/1ح242، تہذیب التہذیب 153/1ح289، تقریب التہذیب 107/1ح248۔

2۔ الجرح والتعدیل 137/2ح439، الثقات 86/8، معجم المشتمل ص 69ح124، تہذیب الکمال 197/2ح242، سیر اعلام النبلاء 354/12، الکاشف 225/1ح203، تذہیب التہذیب 270/1ح243، تہذیب التہذیب 153/1ح290، تقریب التہذیب 107/1ح249۔

عمرو العقدی، عمر بن حبیب القاضی، عمر بن یونس الیمامی، مسلم بن ابراہیم الازدی، معاذ بن فضالہ، مکی بن ابراہیم البلخی، ہارون بن اسماعیل الخراز، وہب بن جریر بن حازم، یعقوب بن اسحاق الحضرمی۔

**روی عنہ:** نسائی، احمد بن محمد بن الحارث بن عبدالوارث، احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی، عبداللہ بن محمد بن المنہال الاستراباذی، عمر بن محمد بن بجیر، محمد بن یعقوب الاصم، وجیہ ابن الحسن بن یوسف اللکاف، یحیی بن محمد بن صاعد، یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ صالح ہے، ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ایک جگہ کہا کہ مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں۔

ابن یونس نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے، موت سے پہلے نابینا ہو گیا تھا۔

ابن ابی حاتم نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے۔

صدفی نے کہا کہ مجھ سے سعید بن عثمان نے کہا کہ یہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے، ایک جگہ کہا کہ حافظ حجت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے جو موت سے قبل نابینا ہو گیا تھا۔

اس کی وفات 270 ھجری میں ہوئی۔

## 243. ابراہیم بن مرزوق الثقفی[1] (مد، ق)

**روی عن:** مرزوق الثقفی، موسیٰ بن انس بن مالک۔

**روی عنہ:** سعید بن عون القدسی البصری، عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود، محمد بن سعید الخزاعی۔

---

1۔ تاریخ الکبیر 330/1ح1038، الجرح والتعدیل 137/2ح438، الثقات 22/6، تہذیب الکمال 199/2ح243، میزان الاعتدال 191/1ح213 (اردو 115/1ح213)، الذیل علی الکاشف ص 36ح32، تذہیب التہذیب 270/1ح244، تہذیب التہذیب 154/1ح291، تقریب التہذیب 108/1ح250۔

**جرح وتعدیل**

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے،اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

### 244. ابراہیم بن مرۃ الشامی[1] (مد،ق)

**روی عن:** ایوب بن سلیمان، صاحب ابی امامہ الباہلی، عطاء بن ابو رباح، زہری۔

**روی عنہ:** ایوب السختیانی، صدقہ بن عبداللہ السمین، عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی، محمد بن عجلان۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

### 245. ابراہیم بن مروان بن محمد بن حسان[2] (د)

**روی عن:** مروان بن محمد بن حسان۔

**روی عنہ:** ابو داود، احمد بن عمیر بن یوسف، عبد اللہ بن ابو داود، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، حمد بن ادریس الرازی، محمد ابن محمد بن سلیمان الباغندی، محمد بن ہارون بن محمد بن بک، موسی بن جمہور التنیسی۔

**جرح وتعدیل**

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 1/329ح1035،الجرح والتعدیل 2/137ح441،الثقات 6/26،تہذیب الکمال 2/200ح244، الکاشف 1/225ح204،تذہیب التہذیب 1/271ح245،تہذیب التہذیب 1/154ح292، تقریب التہذیب 1/108ح251۔

2 ۔ الجرح والتعدیل 2/454ح140،تہذیب الکمال 2/201ح245،الکاشف 1/225ح205،تذہیب التہذیب 1/271ح246،تہذیب التہذیب 1/155ح293، تقریب التہذیب 1/108ح252۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 246. ابراہیم بن مروان البصری[1] (وہم)

**روی عن:** محمد بن سواء۔

**روی عنہ:** الترمذی۔

دراصل یہ ازہر بن مروان ہے۔

## 247. ابراہیم بن المستمر الهذلی[2] (د، تم، س، ق)

**روی عن:** اسحاق بن ادریس الاسواری، بدل بن المحبر، حاتم بن عباد الجرشی، حبان بن ہلال، حر بن مالک العنبری، حسن بن عنبسہ، خلاد ابن بزیع، داود بن المحبر، سلیمان بن داود الطیالسی، شعیب بن بیان، صلت بن محمد الخارکی، ضحاک بن مخلد النبیل، عبد الاعلی بن القاسم الهمدانی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبد الوہاب بن عیسی التمار، عبیس بن مرحوم بن عبد العزیز، عثمان بن عمر بن فارس، عمرو بن عاصم البرجمی، عمرو بن عاصم الکلابی، عمرو بن محمد بن ابورزین، محمد بن بکار بن لال العاملی، محمد بن جہضم، محمد ابن الصلت التوزی، محمد بن عبد اللہ الانصاری، مستمر الناجی، موسی بن اسماعیل التبوذکی، موسی بن عمران السامی، یحیی بن راشد البصری، یحیی بن عباد بن دینار الحرشی۔

---

1۔ تہذیب الکمال2/201ح246، تذہیب التہذیب1/271ح247، تہذیب التہذیب1/155ح294، تقریب التہذیب1/108۔

2۔ الجرح والتعدیل2/140ح455، الثقات8/81، معجم المشتمل ص70ح125، تہذیب الکمال2/201ح347، الکاشف1/225ح207، تذہیب التہذیب1/271ح248، تہذیب التہذیب1/155ح295، تقریب التہذیب1/108ح253۔

**روی عنہ:** ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی (بشمول شمائل)، ابراہیم بن محمد بن اسحاق بن ابوالجہیم، ابراہیم بن محمد بن الحارث بن نائلہ، احمد بن عبد اللہ الختلی، احمد بن عمرو بن ابوعاصم النبیل، اسحاق بن داود الصواف، حرب بن اسماعیل الکرمانی، حسین بن اسحاق التستری، حسین بن عبداللہ الخرقی، زکریا بن یحیی السجزی، زکریا بن یحیی الساجی، عبداللہ بن احمد بن موسی عبدان، عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، علی بن سعید بن بشیر الرازی، عمر بن سہل بن مزید الدقاق، عمر بن محمد ابن بجیر، حمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن الحسین بن مکرم، محمد بن حفص ابن بہمرد، محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی، محمد بن الفضل بن جابر السقطی۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ صدوق ہے۔ ایک بار کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ غرائب بیان کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے، ثقات میں سے ایک ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق غرائب بیان کرنے والا راوی ہے۔

## 248. **ابراہیم بن مسلم العبدی**[1] (ق)

**روی عن:** عبداللہ بن ابواوفی، عوف ابن مالک الجشمی، ابی عیاض۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 461/8ح3356، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 13/2، تاریخ دارمی ص74 ح162، سؤالات ابن محرز 130/1ح659، تاریخ الکبیر 326/1ح1022، ضعفاء الصغیر ص 18ح10، المعرفہ والتاریخ 190/2، 191، 216، سؤالات البرذعی ص308ح9، الجرح والتعدیل 131/2ح417، آجری 272/1ح401، 293/1ح457، ضعفاء النسائی ص146ح6، ضعفاء الکبیر للعقیلی 65/1ح64، المجروحین 94/1ح7، الکامل ابن عدی 346/1ح58، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین ص 48ح11، تہذیب الکمال 203/2ح248، میزان الاعتدال 192/1ح215 (اردو 115/1ح215)، الکاشف 225/1ح206، دیوان الضعفاء ص 20ح252، المغنی 47/1ح175، تذہیب التہذیب 272/1ح249، تہذیب التہذیب 155/1ح296، تقریب التہذیب 109/1ح254۔

**روی عنہ :** ابراہیم بن طہمان،اسباط بن محمد القرشی، بکر بن خنیس، جریر بن عبدالحمید، جعفر بن عون، حارث ابن حصیرہ، حماد بن شعیب الحمانی، خالد بن عبد اللہ الواسطی، خلاد الصفار، روح بن القاسم، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سکین بن عبدالعزیز، سلام بن سلیم، سیف بن ہارون البرجمی، شریک بن عبد اللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، عباد بن العوام، عبد الحکیم بن منصور الخزاعی، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، علی بن عاصم الواسطی، علی ابن مسہر، عمرو بن مجمع الکندی، فرات بن سلمان، الفضل ابن العلاء، محمد بن خازم ابو معاویہ الضریر، محمد بن فضیل بن غزوان الضبی، یزید بن عطاء الیشکری۔

**جرح وتعدیل**

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ لوگوں نے انہیں دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا تاکہ ان سے کوئی چیز نکلوائیں۔ ویسے وہ شطرنج کھیلا کرتے تھے۔

عبدالرحمان بن بشیر سفیان کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ میں ابراہیم ہجری کے پاس آیا تو انہوں نے اپنی تحریرات مجھے دکھائیں تو مجھے اس بزرگ پر رحم آگیا اور میں نے اس کی تحریرات کی اصلاح کی۔

ابن سعد نے کہا کہ ضعیف ہے۔

حربی نے کہا کہ اس میں ضعف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

احمد بن ابی یحییٰ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

معاویہ بن صالح نہیں یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

بخاری نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عیینہ نے اس کی تضعیف کی ہے۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میں کمزور ہے اور قوی نہیں ہے۔

ترمذی نے کہا کہ اس کی تضعیف کی گئی ہے۔

ابواحمد الحاکم نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

نسائی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ خطاء کرتا ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ ان کے بکثرت روایات کرنے کی وجہ سے محدثین نے ان کا انکار کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی تضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا کمزور، موقوفات کو رفع کر دینے والا راوی ہے۔

ابن حبان نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے تو تم جہاں تک ہو سکے اس کے دستر خوان سے علم حاصل کرو"۔

انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے یہاں تک کے الفاظ ہیں:

"تم اس کی تلاوت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک حروف کے عوض میں تمہیں دس نیکیوں کا اجر عطا کرے گا"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: الف، لام، میم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

## 249. ابراہیم بن المنذر بن عبداللہ[1] (خ، ت، س، ق)

**روی عن:** ابراہیم بن علی الرافعی، ابراہیم بن المہاجر بن مسمار، اسحاق بن ابراہیم بن سعید المدنی، اسحاق بن جعفر العلوی، انس بن عیاض، بکر بن سلیم الصواف، حجاج بن عبد الرحمن بن مضرب، حسن بن علی بن الحسن بن ابوالحسن البراد، حفص بن سعید القرشی، حفص بن عمر بن ابوالعطاف، داود بن عطاء، زکریا بن منظور القرظی وسفیان بن حمزہ الاسلمی، سفیان بن عیینہ، صالح بن عبد اللہ بن صالح، صدقہ بن بشیر مولی

---

1۔ تاریخ دارمی ص 78ح183، تاریخ الکبیر 331/1ح1043، المعرفہ والتاریخ 210/1، الجرح والتعدیل 139/2ح450، الثقات 73/8، سؤالات السلمی ص 42 ح4، تاریخ بغداد 122/7ح3188، تہذیب الکمال 207/2ح249، تذکرۃ الحفاظ 470/2، سیر اعلام النبلاء 689/10، میزان الاعتدال 193/1ح221 (اردو 117/1ح221)، الکاشف 225/1ح208، تذہیب التہذیب 272/1ح250، الوافی بالوفیات 97/6ح242، تہذیب التہذیب 157/1ح299، تقریب التہذیب 109/1ح255۔

العمريين، عاصم بن عبد العزيز الاشجعی، ابی علقمہ عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابو فروہ الفروی، عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن عروہ بن الزبیر، عبد اللہ بن معاذ الصنعانی، عبد اللہ بن موسی التیمی، عبد اللہ بن نافع الصائغ، عبد اللہ بن وہب، ابی بکر عبد الحمید بن ابو اویس، ابی الجعد عبد الرحمن بن عبد اللہ الحجازی، عبد الرحمن ابن المغیرہ بن عبد الرحمن الحزامی، عبد العزیز بن ابو ثابت الزہری، عتیق بن یعقوب الزبیری، عمر بن عثمان بن عمر ابن موسی بن عبید اللہ بن معمر التیمی، عیسی بن المغیرہ بن الضحاک الحزامی، قاسم بن رشدین بن عمیر، کثیر بن جعفر بن ابو کثیر، مالک بن انس، خالہ محمد بن ابراہیم بن المطلب بن السائب بن ابو وداعہ السہمی، محمد ابن اسماعیل بن ابو فدیک، محمد بن طلحہ التیمی، محمد بن عتبہ اللہبی، محمد بن فلیح بن سلیمان، مطرف بن عبد اللہ الیساری، معن بن عیسی، مغیرہ بن عبد الرحمن المخزومی، موسی بن ابراہیم الانصاری، ولید بن مسلم، وہب بن عثمان المخزومی، یعقوب بن جعفر بن ابو کثیر، یوسف بن محمد بن صیفی۔

**روی عنہ :** بخاری، ابن ماجہ، ابراہیم بن احمد بن النعمان الازدی، احمد بن ابراہیم البسری، احمد بن زنجویہ المخرمی، احمد بن ابو خیثمہ، احمد بن زید بن ہارون القزاز المکی، احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین ابن سعد المصری، احمد بن مردک الرازی، احمد بن مطر بن ابو الشعثاء الفزاری، احمد بن یحیی ثعلب النحوی، احمد بن یحیی الحلوانی، احمد بن یوسف التغلبی، بقی بن مخلد، جعفر ابن سلیمان النوفلی، جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ، حسن بن الصباح البزار، زیاد بن ایوب الطوسی، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی، عبد اللہ بن سعید بن ماہان، عبد اللہ بن الصقر السکری، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، عبد الملک ابن حبیب الفقیہ، عبدوس بن دیزویہ، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عبید اللہ بن محمد بن عبد العزیز العمری، عثمان بن سعید الدارمی، محمد بن ابراہیم بن سعید البوشنجی، محمد بن احمد بن نصر الترمذی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن عبد الرحیم البزاز المعروف بصاعقہ، محمد بن علی بن حمزہ الانصاری، محمد بن ابو غالب القومسی، محمد بن یعقوب بن الفرجی، مسعدہ بن سعد العطار المکی، مصعب بن ابراہیم بن حمزہ الزبیری، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

**جرح وتعدیل**

یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں اور وہ انکے معاصرین میں سے ہیں۔

عبدالخالق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔
امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یہ صدوق ہے۔تاہم خلق قرآن کے حوالے سے اس کا نظریہ خلط ملط تھا۔ایک مرتبہ یہ امام احمد بن حنبل کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا تو امام احمد نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔
زکریا ساجی کہتے ہیں کہ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔
نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔
صالح بن محمد نے کہا کہ صدوق ہے۔
ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔
سلمی نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔۔
ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے، کبار علماء اور مدینہ کے محدثین میں سے ہے، امام حافظ ثقہ ہے۔
ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے، جس پر احمد نے قرآن کے مخلوق ہونے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔
اس کی وفات 236ھجری میں ہے۔

## 250. ابراہیم بن مہاجر بن جابر البجلی[1] (م،4)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد8/450ح3322،تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری14/2 ،سؤالات ابن الجنید ص 343ح290،علل احمد 2/ح1560، 75/2ح1595، 341/2ح2511، 2512، 544/2ح3581، 159/3ح4710،تاریخ الکبیر1/328ح1032، ثقات العجلی1/207ح40،المعرفہ والتاریخ 93/3، ضعفاء النسائی ص 146ح7،الجرح والتعدیل 132/2ح421،جامع ترمذی 1874،ضعفاء العقیلی 66/1ح66،المجروحین1/97ح9،سؤالات الحاکم ص180 ح272،الکامل ابن عدی1/348ح59، تہذیب الکمال 211/2ح2509، سیر اعلام النبلاء689/10،میزان الاعتدال1/194ح224(اردو1/117ح224)،دیوان الضعفاء ص 21ح256،المغنی 49/1ح189،الکاشف1/225ح209،تذہیب التہذیب1/273ح251، تہذیب التہذیب1/158ح300، تقریب التہذیب1/110ح256۔

روی عن: ابراہیم بن یزید النخعی، اسماعیل مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص، حبیب، ربعی بن حراش، زیاد بن حدیر، سلیم بن اسود المحاربی، طارق بن شہاب الاحمسی، عامر بن شراحیل الشعبی، عامر بن مصعب، عبد اللہ بن باباہ، عبد الرحمن ابن یزید النخعی، عکرمہ بن خالد المخزومی، عوف بن مالک الجشمی، قیس بن ابو حازم، کلیب بن شہاب الجرمی، مجاہد بن جبر، مسلم البطین، موسی بن طلحہ بن عبید اللہ، یوسف بن ماہک المکی، ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام، صفیہ بنت شیبہ —

روی عنہ: اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن ابراہیم ابن مہاجر، حسن بن صالح بن حی، حسن بن عمارہ، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، سعد المکتب، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، سلام بن سلیم، شریک بن عبد اللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، عمر بن شبیب المسلی، عمرو بن ابو قیس الرازی، محمد بن اسحاق بن یسار، مسعر بن کدام، مفضل بن محمد الکوفی النحوی، ابو عوانہ۔

جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ان کے حوالے سے تقریباً چالیس روایات منقول ہیں۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ یہ قوی نہیں ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے، یحییٰ بن معین نے کہا کہ سماک مجھے اس سے زیادہ پسند ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی خاص قوی نہیں ہے۔

جعفر بن ابان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

محمد بن اسحاق الصغانی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ایک جگہ کہا کہ یہ اپنے بیٹے کی نسبت حدیث میں قوی ہے۔

عجلی نے کہا کہ جائز الحدیث ہے۔

ابو داود نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔۔

الساجی نے کہا کہ صدوق ہے،اس میں اختلاف ہے۔

ترمذی نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہیں۔ایک اور جگہ نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ اس کی منفرد خبر پر احتجاج کا کوئی جواز نہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ اس سے احادیث صالحہ ہیں،البتہ بعض میں احتمال ہیں،اس کی حدیث ضعف کے ساتھ لکھی جائیں گی۔

حاکم نے دار قطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کی تضعیف کی گئی ہے،یحییٰ القطان وغیرہ نے اس پر کلام کیا ہے،یہ ایسی احادیث بیان کرتا ہے جن کی متابعت نہیں ہوتی۔

ابن حبان نے کہا کہ کثیر الخطاء ہے۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ عمرو بن ابو قیس نے ابراہیم نامی راوی سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اس کی نسل میں سے سات پشتوں تک کی کوئی حیثیت نہیں ہوئی گی"۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق کمزور حافظے والا راوی ہے۔

## 251. ابراہیم بن مہدی المصیصی[1](د)

**روی عن:** ابراہیم بن سعد،ابراہیم بن سلیمان المؤدب،اسماعیل بن علیہ،حسان بن ابراہیم الکرمانی،حسن بن عمر الرقی،حسن بن محمد البجلی،حفص بن غیاث،حماد بن زید،حماد بن یحیی الابح،ربعی بن علیہ،زکریا بن

---

1۔ تاریخ الکبیر 331/1ح1044،ضعفاء العقیلی 68/1ح68،الجرح والتعدیل 138/2ح447،سؤالات الآجری 256/2ح1766،الثقات 71/8،تاریخ بغداد 119/7ح3185،تہذیب الکمال 214/2ح251،سیر اعلام النبلاء 556/10،میزان الاعتدال 195/1ح225(اردو 118/1ح225)،دیوان الضعفاء ص 21ح258، المغنی 48/1ح185،الکاشف 226/1ح210،تذہیب التہذیب 273/1ح252،تہذیب التہذیب 159/1ح303،تقریب التہذیب 110/1ح258۔

عبداللہ بن یزید الصھبانی،سفیان بن عیینہ،شبیب بن سلیم البصری،شریک بن عبداللہ النخعی،صالح بن عمر الواسطی،عباد بن العوام،عبداللہ بن ادریس،عبداللہ بن مروان الحرانی،عبید بن یعیش ،علی ابن مسھر،عمر بن ردیح،عمر بن عبدالرحمن الابار،عنبسہ بن عبدالواحد القرشی،فرج بن فضالہ،مسیب بن شریک،معتمر بن سلیمان،مغیرہ النضر بن اسماعیل،ہشیم بن بشیر،وضاح بن عبد اللہ الیشکری،یحیی بن زکریا بن ابوزائدہ،یوسف بن یعقوب الماجشون۔

روی عنہ : ابو داود،ابراہیم بن سعید الجوہری،ابراہیم ابن عبد الرحیم بن دنوقا،ابراہیم بن الہیثم البلدی،احمد بن ابراہیم بن فیل البالسی،احمد بن ابراہیم الدورقی،احمد بن خلید الکندی الحلبی،احمد بن محمد بن حنبل،احمد بن محمد بن عبداللہ الحاطبّی،اسحاق بن سیار النصیبی،جعفر بن محمد بن بکر البالسی،حسن بن علی بن الولید الفارسی،حسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی،زہیر بن محمد بن قمیر المروزی،عباس بن احمد بن الازہر المستملی،عابس بن محمد الدوری،عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی،عبداللہ بن محمد بن ابواسامہ الحلبی،عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیا،عبداللہ بن ابومسلم،عبدالکریم بن الہیثم الدیر عاقولی،محمد بن احمد بن الولید بن برد ،محمد بن ادریس الرازی،محمد بن الحسین البرجلانی،محمد بن عبد الرحیم صاعقہ،محمد بن الفضل بن جابر السقطی،یعقوب بن ابراہیم الدورقی،یعقوب بن شیبہ السدوسی،یوسف ابن سعید بن مسلم المصیصی۔

## جرح وتعدیل

محمد بن علی نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ یہ مناکیر روایت کرتا ہے۔

عبدالخالق بن منصور نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے میں جھوٹ نہیں دیکھا۔

ابوداود نے کہا کہ ابن حنبل اس کی حدیث بیان کرتے تھے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صاحب حدیث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

اس کی وفات 225 ھجری میں ہوئی۔

امام دار قطنی نے احمد بن محمد سے اپنی سند کے ساتھ اس کے حوالے سے امام مالک کا قول نقل کیا ہے:

"اگر مجھے پتہ چلے کہ میرا دل کوڑا کرکٹ کے لائق ہے تو میں وہاں چلا جاؤں گا اور اس پر بیٹھ جاؤں گا"۔

اس واقعے کی سند تاریک ہے۔

## 252. ابراھیم بن مہدی بن عبدالرحمان[1] (تمیز)

**روی عن :** بشر بن معاذ العقدی، سہل بن محمد السجستانی، شیبان بن فروخ الابلی، عباس بن الفرج الریاشی، محمد بن جامع العطار، محمد بن عقبہ السدوسی، نصر بن علی الجہضمی، ہلال بن یحیی۔

**روی عنہ :** احمد بن عبد العزیز بن حماد البصری، احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زیاد القطان، احمد بن ہشام بن حمید الحضری، اسماعیل بن محمد الصفار، عبد اللہ بن احمد بن ربیعہ بن زبر، محمد بن احمد بن ابراہیم الحکیمی الکاتب، محمد بن عبد الملک التاریخی، محمد بن مخلد الدوری، موسی بن عبید اللہ الخاقانی۔

**جرح وتعدیل**

خطیب بغدادی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے، وضع حدیث کے لئے معروف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ہے، اس کی تکذیب کی گئی ہے۔

## 253. ابراہیم بن موسیٰ بن جمیل الاموی[2]

---

1 ۔ تاریخ بغداد 121/7ح3186، تہذیب الکمال 216/2ح252، میزان الاعتدال 196/1ح226 (اردو 118/1ح226)، دیوان الضعفاء ص 21ح259، المغنی 48/1ح182، تذہیب التہذیب 274/1ح253، تہذیب التہذیب 160/1ح304، تقریب التہذیب 111/1ح259۔

2 ۔ معجم المشتمل ص 70ح127، جذوۃ المقتبس ص 224ح279، تہذیب الکمال 218/1ح253، میزان الاعتدال 196/1ح229 (اردو 119/1ح229)، المغنی 49/1ح186، تذہیب التہذیب 274/1ح254، تہذیب التہذیب 160/1ح306، تقریب التہذیب 111/1ح260، تاریخ علمائے اندلس 47/1ح21۔

روی عن: اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی، عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیا، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری، عمر بن شبہ بن عبیدہ النمیری، محمد ابن عبد اللہ بن عبد الحکم۔

روی عنہ: نسائی، احمد بن محمد ابن سلامہ الطحاوی، سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی۔

جرح وتعدیل

ابو ولید بن فرضی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا کہ یہ بکثرت غلطی کرتے ہیں۔

نسائی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ذہبی فرماتے ہیں کہ ان کے حوالے سے امام نسائی اور امام سلیمان بن احمد طبرانی نے نقل کیا ہے اور انہوں نے ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کی ہے۔

ابن یونس کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں، میں نے ان کے حوالے سے مصر میں احادیث نوٹ کی ہیں۔

ابن حجر نے انہیں گیارہویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔ انہوں نے اندلس کے لوگوں سے بھی سماع کیا ہے جن میں قاسم بن اصبغ، محمد بن ایم، محمد بن قاسم، سعید بن جابر اور ایک جماعت شامل ہے۔

## 254. ابراہیم بن موسیٰ بن یزید[1] (ع)

روی عنہ: ابراہیم بن موسی الزیات، احمد بن بشیر الکوفی، بقیہ بن الولید، جریر بن عبد الحمید، حاتم ابن اسماعیل، حارث بن مسلم الروذی، خالد بن عبد اللہ الواسطی، سلام بن سلیم، شعیب بن اسحاق الدمشقی، عباد بن العوام، عبد الاعلی بن عبد الاعلی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد الوارث بن سعید، عبد الوہاب بن عبد المجید، عبدہ بن سلیمان، عنبسہ بن عبد الواحد، عیسی بن یونس، فرات ابن خالد الرازی، احمد بن الفرات، فضل بن موسی السینانی، قران بن تمام، مبشر بن اسماعیل الحلبی، محمد بن انس الکوفی، محمد بن بشر

---

1۔ تاریخ الکبیر 327/1ح1028، الجرح والتعدیل 137/2ح436، الثقات 70/8، الارشاد (دیکھئے فہرست صفحہ 1044ح426)، معجم المشتمل ص70 ح128، تہذیب الکمال 219/1ح254، سیر اعلام النبلاء 140/11، تذکرۃ الحفاظ 449/2، الکاشف 226/1ح211، تذہیب التہذیب 274/1ح255، تہذیب التہذیب 161/1ح307، تقریب التہذیب 111/1ح261

العبدی، محمد بن حرب الحمصی ، محمد بن ربیعہ الکلابی، نضر بن اسماعیل، ہشام بن یوسف الصنعانی،، وکیع بن الجراح، ولید بن مسلم، یحیی بن زکریا بن ابوزائدہ، یحیی بن یعلی المحاربی، یزید بن زریع۔

روی عنہ: بخاری، مسلم، ابوداود، ابراہیم بن مطرف الاستراباذی، احمد بن علی بن اسماعیل بن علی بن ابوبکر الرازی الاسفذنی، اسماعیل بن عمر، حسین بن علی بن محمد الطنافسی، خالد بن یزید الرازی، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عمرو بن منصور النسائی، حمد ابن ابراہیم بن زیاد الرازی ، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسماعیل الترمذی، محمد بن مسلم بن وارہ، محمد بن یحیی الذہلی، ہارون بن حبان، یحیی بن موسی البلخی۔

## جرح وتعدیل

احمد بن حنبل اس کے بارے میں "صغیر" کے قول کو نہیں مانتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ علم وجلالت میں "کبیر" ہے۔

ابوزرعہ نے کہا کہ ابوبکر بن ابی شیبہ کی حدیث میں متقن ہے، اُس سے اس کی روایت صحیح ہے، کتاب کے علاوہ روایت نہیں کرتا۔ صفوان بن صالح میں بھی متقن اور محفوظ ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ ان ثقہ راویوں میں سے ہے جو کہ ابی جعفر الجمال (محمد بن مہران) میں متقن ہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

خلیلی نے کہا کہ کبار حافظ علماء میں سے ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ، کبیر مجود ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ ہے۔

## 255. ابراہیم بن میسرۃ الطائفی[1] (ع)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد8/45ح2412،تاریخ دارمی ص65 ح112،111،تاریخ الکبیر 1/328ح1031،علل احمد 1/402ح826، 2/441ح2920، 2/435ح2950،ثقات العجلی 1/208ح42،المعرفہ والتاریخ 2/19،الجرح والتعدیل2/133ح423،الثقات4/14،مشاہیر علماءالامصار ص112ح639،ثقات ابن شاہین ص34ح52،تاریخ دمشق (جاری)

**روی عن:** انس بن مالک، سعید بن جبیر، سعید بن الحویرث، سعید بن المسیب، طاووس بن کیسان، عبد اللہ بن معیہ، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، عبید بن ربیعہ، عثمان بن عبد اللہ بن الاسود، عثمان بن عبد اللہ بن اوس بن حذیفہ، عطاء بن ابو رباح، عمرو بن الشرید بن سوید الثقفی، عمرو بن شعیب، مجاہد بن جبر، محمد بن ابو سوید الطائفی، وہب بن عبد اللہ بن قارب الثقفی، یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود الثقفی۔

**روی عنہ:** ایوب السختیانی، بکر بن وائل، روح بن القاسم، زکریا بن اسحاق، سفیان الثوری، سفیان ابن عیینہ، شعبہ بن الحجاج، عبد الملک بن عبد العزیز ابن جریج، عثمان بن الاسود، مثنی بن الصباح، محمد بن مسلم الطائفی، معمر بن راشد، ابو جزء نصر بن طریف الباہلی، ابو عوانہ۔

**جرح وتعدیل**

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔ میری آنکھوں نے اس کی مثل نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ فقیہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں درجہ کا ثبت حافظ راوی ہے۔

---

230/7ح526، تہذیب الکمال 221/2ح255، سیر اعلام النبلاء 123/6، الکاشف 226/1ح212، تذہیب التہذیب 275/1ح256، تہذیب التہذیب 162/1ح312، تقریب التہذیب 111/1ح262۔

## 256. ابراہیم بن میمون الصائغ[1](خت،د،س)

**روی عن:** حماد بن ابو سلیمان، عبد اللہ بن عبید بن عمیر، عطاء بن ابو رباح، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، محمد بن مسلم المکی، نافع مولی ابن عمر۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن ادہم، ایوب بن ابراہیم الثقفی، حسان بن ابراہیم الکرمانی، داود بن عبد الرحمن العطار، داود بن ابو الفرات، سلام الطویل، عبد اللہ بن سعد الدشتکی، عبس بن عقار المروزی، عثمان بن عمرو بن ساج، عون بن معمر، عیسی بن عبید الکندی، محمد بن میمون السکری۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ اس کی حدیث کی قربت نہیں ہے۔

یحیٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ابوزرعہ نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

ابو حاتم نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

نسائی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ایک اور جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں، ابو مسلم خراسانی نے انہیں 131 ھجری میں ناحق قتل کر دیا تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقے کا صدوق ہے۔

---

1۔ طبقات ابن سعد 374/9ح4459، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 14/2، تاریخ الکبیر 325/1ح1016، المعرفہ والتاریخ 350/3، الجرح والتعدیل 134/2ح425، الثقات 19/6، مشاہیر علماء الامصار ص 227ح1565، تہذیب الکمال 223/2ح256، میزان الاعتدال 197/1ح231(اردو 119/1ح231)، دیوان الضعفاء ص 21ح261، المغنی 49/1ح190، الکاشف 226/1ح213، تذہیب التہذیب 276/1ح257، تہذیب التہذیب 163/1ح313، تقریب التہذیب 111/1ح263

## 257. ابراہیم بن میمون الصنعانی[1] (ت)

**روی عن:** عبداللہ بن طاووس۔

**روی عنہ:** عبدالرزاق بن ہمام، یحییٰ بن سلیم الطائفی۔

**جرح وتعدیل**

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ابراہیم بن میمون العدنی کو عبدالرزاق نے عادل قرار دیا ہے اور ان کی بہت تعریف کی ہے اور عبدالرزاق اہل یمن کے امام ہیں، ان کا کسی کو عادل قرار دینا قابل حجت ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ اٹھویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 258. ابراہیم بن میمون کوفی[2] (سی)

**روی عن:** ابوالاحوص الجشمی۔

**روی عنہ:** شعبہ بن الحجاج، یزید بن عبدالرحمن الدالانی۔

**جرح وتعدیل**

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1۔ مصنف عبدالرزاق 202/1 (اردو 233/1)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 14/2، تاریخ الکبیر 325/1ح1017، الجرح والتعدیل 135/2ح428، الثقات 64/8، تہذیب الکمال 225/2ح257، الکاشف 226/1ح214، تذہیب التہذیب 276/1ح258، تہذیب التہذیب 164/1ح314، تقریب التہذیب 112/1ح264 (اردو 49/1ح262)

2۔ تاریخ الکبیر 324/1ح1014، الجرح والتعدیل 134/2ح424، تہذیب الکمال 225/2ح258، الذیل علی الکاشف ص36ح33، تذہیب التہذیب 276/1ح259، تہذیب التہذیب 164/1ح315، تقریب التہذیب 112/1ح265۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 259. ابراہیم بن ابی میمونہ[1](د، ت، ق)

**روی عن:** ابو صالح السمان، ام ایمن۔

**روی عنہ:** یونس بن الحارث الطائفی۔

**جرح وتعدیل**

ابن القطان الفاسی نے کہا کہ مجہول الحال ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ان سے یونس بن حارث کے علاوہ کسی نے بھی احادیث روایت نہیں کیں۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

## 260. ابراہیم بن نافع المخزومی[2](ع)

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 2/140ح456،الثقات 6/19، تہذیب الکمال 1/226ح259،میزان الاعتدال 1/197ح230(اردو 1/119ح230)،الکاشف 1/226ح215،تذہیب التہذیب 1/276ح260، تہذیب التہذیب 1/165ح317، تقریب التہذیب 1/112ح266

2 ۔ تاریخ دارمی ص69 ح132، علل احمد 3/ح5148،تاریخ الکبیر 1/332ح1047،الجرح والتعدیل 2/140ح458،سؤالات البرقانی ص 52 ح 24،الثقات 5/6،ثقات ابن شاہین ص 34ح48، تہذیب الکمال 1/227ح260،سیر اعلام النبلاء 7/22،الکاشف 1/226ح216،تذہیب التہذیب 1/277ح445،الوافی بالوفیات 6/98ح246، تہذیب التہذیب 1/165ح318، تقریب التہذیب 1/112ح267۔

**روی عن :** حسن بن مسلم بن يناق، سعد بن حسان، سليم بن عبيد الله المكی، سليمان بن عتيق، سليمان الاحول، عبد الله بن طاووس، عبد الله بن عبد الرحمن بن ابو حسين النوفلی، عبد الله بن ابو نجيح، عطاء بن ابورباح، عمروبن دينار، كثير بن كثير بن المطلب، مسلم بن يناق، وہب بن ميناس-

**روی عنہ :** بشر بن السری، خلاد بن يحيی، زيد بن الحباب، سفيان الثوری، سفيان بن عيينہ، عبد الله بن المبارک، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الصمد بن حسان، عبد الملک بن عمرو العقدی، عثمان بن عمر بن فارس، علی بن نصرا الجهضمی الكبير، عمر بن ايوب الموصلی، فرات بن خالد الرازی، فضل بن دكين، محمد بن كثير العبدی، مہران بن ابو عمر الرازی، موسیٰ بن مسعود، وكيع بن الجراح، يحيی بن ابوبكير-

**جرح وتعدیل**

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ حافظ ہے۔

عبدالرحمان بن مہدی نے کہا کہ مکہ کا ثقہ شیخ تھا۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

برقانی نے دارقطنی سے سنا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ امام محدث ہے، ثقہ ثبت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ حافظ ہے۔

**261. ابراہیم بن نشیط بن یوسف**[1] (بخ، د، س، ق)

**روی عن:** بکیر بن عبداللہ بن الاشج، تبیع الحمیری، سعید بن ابو ہلال، سلیمان بن جمیع المدنی، عبداللہ بن عبد الرحمن بن حجیرہ، عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو حسین، عبدالرحمن بن شماسہ، عبیداللہ بن ابو جعفر، قیس بن رافع، کعب بن علقمہ، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، نافع مولی ابن عمر۔

**روی عنہ:** رجاء ابو الاشیم، رشدین بن سعد، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن وہب، اللیث بن سعد۔

**جرح وتعدیل**

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے سنا کہ یہ ثقہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

برقانی نے دارقطنی سے سنا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے، فقیہ، عابد ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 163 ھجری میں ہوئی۔

---

1۔ علل احمد 2/557ح3633، تاریخ الکبیر 1/331ح1046، ثقات العجلی 1/209ح43، الجرح والتعدیل 2/141ح462، سؤالات البرقانی ص 52 ح 25، الثقات 6/26، ثقات ابن شاہین ص 32ح33، تہذیب الکمال 1/229ح261، الکاشف 1/226ح217، تذہیب التہذیب 1/277ح262، الوافی بالوفیات 6/98ح248، تہذیب التہذیب 1/166ح320، تقریب التہذیب 1/112ح268۔

## 262. ابراہیم بن ہارون البلخی[1] (تم، س)

**روی عن :** بشر بن حبیب العدوی، حاتم بن اسماعیل المدنی، خالد بن زیاد الترمذی، رواد بن الجراح العسقلانی، زکریا بن حازم الشیبانی، علی بن یونس البلخی العابد، النضر بن زرارہ الذہلی۔

**روی عنہ :** ترمذی (شمائل)، نسائی، ا علی ابن سعید بن سنان، محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی، محمد ابن علی بن طرخان البلخی، ابو عبداللہ المقرئ۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

- **ابراہیم بن ابی الوزیر**

یہ ابراہیم بن عمر بن مطرف۔

## 263. ابراہیم بن یحییٰ بن محمد بن عباد بن ہانی الشجری[2] (ت)

روی عن: یحییٰ بن محمد بن عباد بن ہانی الشجری۔

روی عنہ : ابراہیم بن ابوداود البرلسی، اسحاق بن ابراہیم بن زید (شاذان الفارسی)، اسحاق بن سوید الرملی، عباس بن الفضل الاسفاطی البصری، عبداللہ بن ابو سلیمان المکی، عبداللہ بن شبیب المدنی، محمد بن

---

1 ۔ الثقات 26/6، معجم المشتمل ص 71 ح 130، تہذیب الکمال 230/1 ح262، الکاشف 226/1 ح218، تذہیب التہذیب 277/1 ح263، تہذیب التہذیب 166/1 ح321، تقریب التہذیب 113/1 ح268

2 ۔ تاریخ الکبیر 336/1 ح1060، الجرح والتعدیل 147/2 ح482، الثقات 66/8، تہذیب الکمال 230/1 ح263، میزان الاعتدال 202/1 ح246 (124/1 ح245)، دیوان الضعفاء ص 23 ح277، المغنی 52/1 ح203، الکاشف 227/1 ح219، تذہیب التہذیب 278/1 ح264، تہذیب التہذیب 167/1 ح323، تقریب التہذیب 113/1 ح270۔

اسماعیل البخاری (صحیح بخاری کے علاوہ)، محمد بن اسماعیل الترمذی، محمد ابن ایوب بن یحیی بن الضریس، محمد بن یحیی الذہلی، محمد بن یزید الاسفاطی۔

**جرح وتعدیل**

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

محمد بن اسماعیل ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ نابینا دل کا مالک کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

حاکم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ احمد نے اس کی تضعیف کی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث میں کمزور ہے۔ دسویں طبقہ کا ہے۔

## 264. ابراہیم بن یزید بن شریک التیمی[1] (ع)

**روی عن:** انس بن مالک، حارث بن سوید، عبد الرحمن بن ابی لیلی، عمرو بن میمون، یزید بن شریک، ام المومنین عائشہ (مرسل)۔

**روی عنہ:** بیان بن بشر الاحمسی، حسن بن عبید اللہ النخعی، حکم بن عتیبہ، زبید بن الحارث الیامی، سالم بن ابو حفصہ، سعید بن المرزبان، سعید بن مسروق، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، عبد الاعلی بن عامر الثعلبی، عبد الرحمن بن ابو الشعثاء، عبد الوارث بن ابو حنیفہ، عطیہ بن الحارث الہمدانی، عمار الدہنی، عمران

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 402/8 ح 3153 (اردو 188/6)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 15/2، سؤالات ابن محرز 130/2 ح 400، تاریخ الکبیر 334/1 ح 1053، الجرح والتعدیل 145/2 ح 474، سنن دار قطنی 141/1، الثقات 7/4، مشاہیر علماء الامصار ص 127 ح 749، تہذیب الکمال 232/2 ح 264، میزان الاعتدال 203/1 ح 250 (اردو 125/1 ح 250)، المغنی 53/1 ح 210، تذکرۃ الحفاظ 73/1، سیر اعلام النبلاء 60/5، الکاشف 227/1 ح 220، تذہیب التہذیب 278/1 ح 265، تحفۃ التحصیل ص 18، جامع التحصیل ح 11، الوافی بالوفیات 107/6 ح 268، تہذیب التہذیب 167/1 ح 324، تقریب التہذیب 113/1 ح 271، تدلیس الدمیینی ص 249، معجم ابن طلعت ص 73 ح 8، الفتح المبین ص 212، معجم من رمی بالتدلیس ص 135 ح 11۔

بن مسلم القصیر، عوام بن حوشب، عیاش العامری، مسلم البطین، معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ، ہارون بن سعد العجلی، یونس بن عبید۔

## جرح وتعدیل

سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابراہیم تیمی نے فرمایا کہ میں اپنے قول و عمل میں موازنہ کرتا ہوں تو جھوٹا بننے سے خوف معلوم ہوتا ہے۔

ابن سعد لکھتے ہیں کہ حجاج ثقفی ابراہیم نخعی کا سخت دشمن تھا، ان پر قابو پانے کی کوشش میں رہا کرتا تھا، مگر وہ اس کی دسترس سے باہر تھے، ایک آدمی کو ان کی تلاش پر لگا رکھا تھا، ابراہیم تیمی کو اس دشمنی کا علم تھا۔ تلاش کرنے والے آدمی ابراہیم نخعی کو پہچانتے نہ تھے وہ لوگ ابراہیم تیمی کو ان کی جگہ پکڑ لائے، ابراہیم تیمی نے حجاج سے کہا کہ میں ہی ابراہیم نخعی ہوں، حجاج نے انہیں زنجیروں میں جکڑوا کر دیماس کے قید خانہ میں مقید کر دیا۔ حجاج نے یہ یہ قید خانہ سنگین مجرموں کے لیے خاص طور پر بنوایا تھا۔ چند دنوں میں ہی ابراہیم تیمی کا رنگ وروپ بدل گیا، حتیٰ کہ آپ کی والدہ بھی آپ کو نہ پہچان سکتی تھیں، لیکن انہوں نے ان تمام مصائب کو برداشت کیا اور قید میں ہی انتقال کر گئے۔ ان کی وفات کے بعد حجاج نے خواب میں دیکھا کہ آج شہر میں ایک جنتی شخص مر گیا ہے۔ صبح کو اس نے معلوم کروایا اور ابراہیم تیمی کی لاش کو گڑھے میں پھنکوا دیا۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ نے کہا کہ ثقیہ مرجئی ہے۔ اسے حجاج بن یوسف نے قتل کیا۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ انہوں نے عائشہؓ اور حفصہؓ سے حدیث نہیں سنی اور نہ ان کا زمانہ پایا۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ راوی ثقہ ہیں لیکن انہوں نے سیدہ عائشہؓ اور سیدہ حفصہؓ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔ اس نے ان دونوں خواتین سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں ارسال پایا جاتا ہے۔ امام فقیہ ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا ثقہ ہے البتہ ارسال وتدلیس کرتا ہے۔

ان کی وفات 92 ھجری میں ہوئی۔

## 265. ابراہیم بن یزید بن قیس[1] (ع)

**روی عن:** اسود بن یزید، خیثمہ بن عبد الرحمن، ربیع بن خثیم، سلیم بن اسود المحاربی، سہم بن منجاب، سوید بن غفلہ، شریح بن ارطاۃ، شریح بن الحارث القاضی، عابس بن ربیعہ، عبد اللہ بن سخبرہ الازدی، عبد الرحمن بن بشر بن مسعود الازرق، عبد الرحمن بن یزید، عبید بن نضیلہ، عبیدہ السلمانی، علقمہ بن قیس النخعی، عمارہ بن عمیر، مسروق بن الاجدع، نباتہ، نہیک بن سنان، ہمام بن الحارث، ہنی بن نویرہ، یزید بن اوس، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر بن عبد اللہ البجلی، ابی عبد اللہ الجدلی، ابی عبد الرحمن السلمی، ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود، ام المومنین عائشہ (ان سے سماع ثابت نہیں)۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن مہاجر البجلی، حارث بن یزید العکلی، حر بن مسکین، حسن بن عبید اللہ النخعی، حکم بن عتیبہ، حکیم بن جبیر، حماد بن ابو سلیمان، زبید الیامی، زبیر بن عدی، زیاد بن کلیب، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، شباک الضبی، شعیب بن الحبحاب، عبد اللہ بن شبرمہ، عبد اللہ بن عون، عبد الرحمن بن ابو الشعثاء المحاربی، ابو یعفور عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس، عبد الملک بن ایاس الشیبانی، عبیدہ بن معتب الضبی، عثمان بن عاصم الاسدی، عطاء بن السائب، علی بن مدرک، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، عمرو بن مرہ، عمرو بن مروان النخعی، غالب ابو الہذیل، فضیل بن عمرو الفقیمی، محمد بن خالد الضبی، محمد بن سوقہ، مغیرہ

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 388/8ح3152 (اردو 180/8)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 15/2، 18، 208، سؤالات ابن محرز 120/1ح588، علل احمد 295/1ح479، 1/ح593، تاریخ الکبیر 333/1ح1052، جامع ترمذی ح86، ثقات العجلی 209/1ح45، سؤالات الآجری 220/1ح240، المعرفہ والتاریخ 643/2، الجرح والتعدیل 144/2ح473، المراسیل ص8 ح16، 17، الثقات 8/4، مشاہیر علماء الامصار ص126 ح748، حلیۃ الاولیاء 217/4 (اردو 521/3)، تہذیب الکمال 233/2ح265، الکاشف 227/1ح221، میزان الاعتدال 125/1ح251، تذکرۃ الحفاظ 73/1، سیر اعلام النبلاء 520/4، تذہیب التہذیب 279/1ح266، الوافی بالوفیات 169/6، مجمع الزوائد 139/7، تحفۃ التحصیل ص19، جامع التحصیل ح13، المدلسین ابو زرعہ دمشقی ص34ح2، التبیین سبط ابن عجمی ص14ح2، تہذیب التہذیب 168/1ح325، تقریب التہذیب 114/1ح272، طبقات المدلسین ص ح1، اسماء المدلسین ص27ح1، تدلیس الدمیینی ص249، معجم المدلسین ابن طلعت ص73ح9، الفتح المبین ص51، الاکلیل ص11ح17، معجم من رمی بالتدلیس ص137ح12۔

ابن مقسم الضبی، منصور بن المعتمر، میمون ابو حمزہ الاعور، ہشام بن عائذ بن نصیب الاسدی، واصل ابن حیان الاحدب، یزید بن ابوزیاد۔

## جرح وتعدیل

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں اپنی مجلس میں ایک نوجوان ابراہیم کا ذکر سنا کرتا تھا، مسروق کے نزدیک وہ سب سے زیادہ عالم تھے، لیکن وہ ہم میں ایسے رہتے تھے گویا ہمارے ساتھ نہیں۔ یہی یک چشم نوجوان علقمہ کے حلقہ درس میں بیٹھا کرتا تھا، وہ لوگوں میں بالکل گمنام تھے، ان کی قوت حافظہ اتنی قوی تھی کہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کچھ نہیں لکھا۔

شعیب بن الحبحاب کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے ابراہیم النخعی کی نماز جنازہ ادا کی اور راتوں رات ہی ان کو دفن کر دیا۔ صبح میں شعبی کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابراہیم کو دفن کر دیا تو میں نے کہا ہاں تو انہوں نے کہا کہ تم نے تمام لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ کو دفن کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر حسن کیا ہیں؟ تو شعبی نے کہا کہ وہ نہ صرف حسن بلکہ پورے بصرہ، اہل کوفہ اور اہل شام، حجاز کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

عبدالملک بن ابی سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ کہتے کہ تمہارے اندر ابراہیم موجود ہیں اور تم پھر مجھ سے مسائل پوچھنے آتے ہو؟

اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے بھی ابراہیم سے جب بھی کسی حدیث کا ذکر کیا تو آپ نے اس کے متعلق میری معلومات میں اضافہ ہی کیا۔

عبدالرحمان بن ابی حاتم نے اپنی سند سے عبدالرحمان بن مہدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب اس بات کا انکار کرتے تھے کہ ابراہیم نے علقمہ سے کچھ سنا ہے۔

ابن سعد نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ ابن عون ابراہیم نخعی کی پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے مرجیہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تمہیں ان کی صحبت اور عقیدے سے بچنا چاہیئے، انہوں نے ایک نئی راہ اور نیا عقیدہ اپنی رائے سے نکالا ہے۔ عقیدہ ارجاء بدعت ہے اور ایک فتنہ ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ابراہیم کی مراسیل مجھے شعبی کی مراسیل سے زیادہ پسند ہیں، دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بھی بیان کیا کہ ابراہیم کی مرسلات صحیح ہیں سوائے بحرین کے تاجر اور نماز میں ہنسی والی روایت کے۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ ابراہیم کی مرسلات، سعید بن المسیب اور حسن کی مرسلات کی نسبت صحیح ہیں۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ابراہیم نخعی نے کسی ایک صحابی سے بھی سماع نہیں کیا، انہوں نے ابو جحیفہ، زید بن ارقم، ابن ابی اوفیٰ اور عبداللہ بن مسعود کو دیکھا ہے لیکن ان سے سماع نہیں کیا۔ علی بن مدینی نے یہ بھی کہا کہ ابراہیم نے حارث بن قیس اور عمرو بن شرحبیل سے کچھ نہیں سنا، ان سے روایت ہمام بن الحارث کے واسطے سے کی۔

عبداللہ بن حمد نے اپنے والد کے حوالے سے شعبہ کا قول بیان کیا کہ ابراہیم نے ابو عبداللہ الجدلی کو نہیں پایا۔ انہوں نے مسروق سے ابراہیم بن محمد بن المنتشر کے حوالے سے روایت کی ہے۔

بخاری نے کہا کہ ابراہیم نے ابو عبداللہ الجدلی سے خزیمہ بن ثابت والی مسح کی حدیث نہیں سنی۔

عجلی نے کہا کہ کوفہ کے مفتی تھے، انہوں نے کسی صحابی سے روایت نہیں کی، اگرچہ انہوں نے بہت سے صحابی اور حضرت عائشہؓ کو پایا۔ صالح شخص تھے۔

ابوزرعہ نے کہا کہ ابراہیم نخعی عالموں اور اہل اسلام کا علم تھے اور فقیہ تھے، ان کی روایت حضرت عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص سے مرسل ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ابراہیم نے کسی ایک صحابی سے بھی سماع نہیں کیا، حضرت عائشہؓ سے ملاقات ہوئی مگر اس وقت یہ چھوٹے تھے، انسؓ کو دیکھا مگر ان سے سماع نہیں کیا۔

ابوداود نے کہا کہ ابراہیم نے مسروق سے کچھ نہیں سنا، آجری نے ابوداؤد سے پوچھا کہ ابراہیم کی مراسیل یا ابواسحاق کی مراسیل (بہتر ہیں) تو کہا کہ ابراہیم۔

ترمذی نے کہا کہ میں ابراہیم کا عائشہؓ سے سماع نہیں جانتا۔

نسائی نے کہا کہ چار اسانید احسن ہیں اور ان میں سے ایک منصور عن ابراہیم عن علقمہ عن عبداللہ بن مسعود ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

مزی نے کہا کہ ابراہیم نخعی اشعث بن قیس بن معدی کرب کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں جب کہ انہوں نے ان سے سنا نہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ اکابر اہل علم میں سے ایک ہے، انہوں نے ایک جماعت سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے حضرت زید بن ارقمؓ اور دیگر صحابہ کی زیارت کی ہے تاہم ان کا کسی صحابی سے احادیث کا سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ ان کے بارے میں امام شعبی کہتے ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے مسروق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عربی زبان پر عبور نہیں رکھتے تھے اس لیے بعض اوقات لفظی غلطی کر جاتے تھے۔ یہ طے شدہ بات ہے کہ یہ حجت ہے اور جب وہ ابن مسعودؓ یا دیگر کے حوالے سے کوئی مرسل روایت نقل کریں تو وہ حجت نہیں ہو گی۔

ابو سعید العلائی لکھتے ہیں کہ کثیر الارسال تھے۔

ابن حجر نے انہیں پانچویں طبقہ کا ثقہ کثیر الارسال راوی کہا ہے۔

ان کی وفات 96 ھجری میں ہوئی۔

## 266. ابراہیم بن یزید بن مردانبہ[1] (س)

روی عن: اسماعیل بن ابو خالد، رقبہ بن مصقلہ، عبداللہ بن حکیم الکوفی۔

روی عنہ: سعید بن محمد الجرمی، سہل بن عثمان العسکری، عباس بن یزید البحرانی، عبداللہ بن سعید الاشج، محمد بن جنید الحجام، محمد بن العلاء، محمد بن المثنی، محمد بن موسی بن اعین، یحیی بن داود بن میمون الواسطی، یحیی بن سلیمان الجعفی۔

### جرح وتعدیل

---

1۔ تاریخ الکبیر 336/1ح1056، الجرح والتعدیل 145/2ح476، الثقات 60/8، تہذیب الکمال 241/2ح266، الکاشف 227/1ح222، میزان الاعتدال 203/1ح249(اردو 125/1ح249)، دیوان الضعفاء ص 22ح271، المغنی 52/1ح206، تذہیب التہذیب 281/1ح267، تہذیب التہذیب 169/1ح326، تقریب التہذیب 115/1ح273۔

ابن حبان نے انہیں اپنی الثقات میں ذکر کیا ہے۔

ازدی نے کہا کہ اس منکر روایات بھی ہیں۔

ذہبی لکھتے ہیں کہ انہیں ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق ہے۔

### 267. ابراہیم بن یزید القرشی الاموی[1] (ت،ق)

**روی عن:** داود بن شابور المکی، سعید بن مینا المکی، **طاووس بن کیسان**، **عطاء بن ابو رباح**، عمرو بن دینار، عمرو بن شعیب، محمد بن عباد بن جعفر المخزومی، **محمد بن مسلم بن شہاب الزہری**، **محمد بن مسلم المکی**، ولید بن عبد اللہ بن ابو مغیث۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن باباہ، اسحاق بن سلیمان الرازی، بشر بن السری، حسان بن ابراہیم الکرمانی، زید بن الحباب، سعد بن الصلت مولی جریر بن عبد اللہ البجلی، **سفیان الثوری**، سہل بن ہاشم البیروتی، عبد اللہ بن الحارث المخزومی، عبد الاعلی بن عبد الاعلی، **عبد الرزاق بن ہمام**، عبد الکریم بن محمد الجرجانی، علی بن ثابت الجزری، علی ابن ہاشم بن البرید، مروان بن معاویہ الفزاری، معتمر بن

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 57/8ح2459، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 18/2، تاریخ ابن ابی خیثمہ 264/1ح915، تاریخ الکبیر 336/1ح1058، ضعفاء الصغیر ص18 ح12، المعرفہ والتاریخ 42/3، الجرح والتعدیل 146/2ح480، سؤالات البرذعی ص 308ح11، ضعفاء النسائی ص 147ح14، ضعفاء العقیلی 70/1ح72، المجروحین 95/1ح8، الکامل ابن عدی 367/1ح62، کشف الاستار ح903 ، ح1000، ضعفاء دار قطنی ص 102ح13، علل دار قطنی 308/6، 116/5، 333/5، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین ص 48ح9، تہذیب الکمال 242/2ح267، ضعفاء ابن جوزی 60/1ح136، الکاشف 227/1ح223، دیوان الضعفاء ص 22ح273، المغنی 53/1ح208، میزان الاعتدال 204/1ح253 (اردو 126/1ح253)، تذہیب التہذیب 282/1ح268، الوافی بالوفیات 108/6ح270، تہذیب التہذیب 170/1ح327، تقریب التہذیب 115/1ح274

سلیمان، مؤمل بن اسماعیل، **وکیع بن الجراح**، یحییٰ بن المتوکل، یحییٰ بن یمان، ابو خالد بن یزید بن عبد اللہ القرشی۔

## جرح وتعدیل

علی بن مدینی نے کہا کہ ضعیف ہے اس کچھ مت لکھو۔

ابن سعد کہتے ہیں اس نے حدیث روایت کی ہیں اور یہ ضعیف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ نہیں ہے، ایک جگہ کہا کہ کوئی شے نہیں۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

لیث بن عبدہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

صالح بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

بخاری نے کہا کہ اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں یہ راوی متروک ہے۔

ابو زرعہ اور ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ محدثین نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

برقی نے کہا کہ اس پر جھوٹ کی تہمت ہے۔

فلاس کہتے ہیں کہ عبد الرحمان اور یحییٰ اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔

علی بن الجنید نے کہا کہ متروک ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ متروک ہے، اس کی ملاقات ایوب السختیانی سے نہیں، ایک جگہ کہا کہ ضعیف ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ مناکیر روایت کرتا تھا، اور غلیظ الوہم تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔

ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا متروک الحدیث راوی کہا ہے۔

ان کا انتقال 51 ھجری میں ہوا۔

## 268. ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق السعدی الجوزجانی[1] (د، ت، س)

**روی عن:** ابراہیم بن عبد اللہ بن العلاء بن زبر، احمد بن اسحاق الحضرمی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، احمد بن محمد بن حنبل، بشر بن عمر الزہرانی، جعفر بن عون، حجاج بن محمد الاعور، حجاج بن منہال، حسن بن عطیہ القرشی، حسن بن موسی الاشیب، حسین بن علی الجعفی، حفص بن عمر الحوضی، حماد بن عیسی الجہنی، داود بن مہران الدباغ، ربیع بن نافع الحلبی، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، سعید ابن الحکم بن ابو مریم، سعید بن الربیع الہروی، سعید بن سلیمان الواسطی، سعید بن شبیب الحضرمی، سعید بن عامر الضبعی، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، سہل بن حماد الدلال، سلامہ بن بشر بن بدیل، شبابہ بن سوار، صفوان ابن صالح الدمشقی، ضحاک بن مخلد، عبد اللہ بن بکر السہمی، عبد اللہ بن صالح المصری، عبد اللہ بن عثمان المروزی عبدان، عبد اللہ بن محمد بن الربیع الکرمانی، عبد اللہ بن محمد النفیلی، عبد اللہ بن یحیی الثقفی البصری، عبد اللہ بن یوسف التنیسی، عبد الرحمن بن غزوان، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الملک بن ابراہیم الجدی، عبد الوہاب بن نجدہ، عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی، عبید اللہ بن موسی، عبید بن عقیل الہلالی، عثمان بن زفر، عثمان بن عمر بن فارس، عثمان بن الہیثم الموذن، عفان بن مسلم، علی بن الحسن بن شقیق، علی بن عیاش الحمصی، علی ابن المدینی، عمر بن حفص بن غیاث، عمرو بن حماد بن طلحہ القناد، عمر بن عاصم الکلابی، علاء بن عبد الجبار، علاء بن ہلال الرقی، فضل بن دکین، قبیصہ ابن عقبہ، مالک بن اسماعیل النہدی، محمد بن اسد الخشی الاسفرایینی، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن عیسی ابن الطباع، محمد بن الفضل

---

1 ۔الجرح والتعدیل 2/148ح490، الثقات 8/81، الکامل ابن عدی 1/504 (ترجمہ اسماعیل بن ابان الوراق)، سؤالات السلمی ص 133ح445، معجم المشتمل ص 71ح131، تہذیب الکمال 2/244ح268، میزان الاعتدال 1/205ح256 (اردو 1/126ح256)، الکاشف 1/227ح2247، تذہیب التہذیب 1/282ح269، الوافی بالوفیات 6/109ح271، تہذیب التہذیب 1/172ح332، تقریب التہذیب 1/116ح275، الاعلام 1/76۔

عارم، محمد بن کثیر المصیصی، مسدد بن مسرہد، معاذ بن ہانی، مکی بن ابراہیم البلخی، موسی بن داود، نعیم بن حماد، ہارون بن اسماعیل الخزاز، ہاشم ابن القاسم، ہشام بن عبد الملک الطیالسی، ہشام بن عمار الدمشقی، وہب بن جریر بن حازم، وہب ابن زمعہ المروزی، یحیی بن حماد الشیبانی، یحیی بن صالح الوحاظی، یحیی بن عبد اللہ بن الضحاک البابلتی، یحیی بن معین، یحیی بن یعلی المحاربی، یزید بن ہارون، یعلی بن عبید الطنافسی، یونس بن محمد المؤدب۔

روی عنہ: ابو داود، ترمذی، نسائی، ابراہیم بن دحیم الدمشقی، ابراہیم بن محمد الصیدلانی، احمد بن عبد اللہ بن نصر بن ہلال السلمی، احمد بن عمیر بن جوصی، ایوب بن محمد القاضی بصور، حسن بن سفیان الشیبانی، زکریا بن یحیی السجزی، عبد الرحمن ابن عمرو الدمشقی، عبد الصمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عمرو بن دحیم الدمشقی، محمد بن احمد بن حماد الدولابی، محمد بن احمد بن المثنی، محمد بن احمد بن الولید بن ہشام القنبیطی، محمد بن ادریس الرازی، محمد ابن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن جریر الطبری، محمد ابن جعفر بن ہشام بن ملاس النمیری۔

## جرح وتعدیل

جرح وتعدیل کا ماہر تھا، اس نے ابن حنبل سے مسائل بھی سنے۔

ابو حاتم اور ابو زرعہ نے ان سے کتابت کی۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ حافظ الحدیث ہے۔

خلال نے کہا کہ نہایت جلیل تھا، احمد بن حنبل ان کا بہت احترام کرتے تھے۔

ابن عدی نے کہا کہ دمشق میں منبر پر کھڑے ہو کر حدیث سناتے تھے، اہل دمشق کے مذہب کی طرف شدت سے مائل تھے اور حضرت علیؓ کے بارے میں اچھا خیال نہیں رکھتے تھے۔

دار قطنی نے کہا کہ کچھ عرصہ مکہ میں پھر بصرہ میں اور پھر رملہ میں رہے۔ حافظ مصنف تھے اور ثقات میں سے تھے، لیکن حضرت علیؓ سے منحرف تھے، ان کے دروازے پر اصحاب حدیث اکٹھے ہوئے تو انہوں نے ان کو ایک مرغی ذبح کرنے کا کہا، تو ان لوگوں نے انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ یہاں ایک مرغی کو کوئی ذبح نہیں کرتا جبکہ علی بن ابی طالب نے کوئی بیس ہزار لوگ ذبح کر دیے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ حروری تھے لیکن بدعت والے نہیں تھے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ اور حافظ الحدیث ہیں۔ علم جرح وتعدیل کے آئمہ میں سے ایک ہیں۔ یہ اہل دمشق کے مذہب کی طرف شدت سے مائل تھے یعنی حضرت علیؓ کے حوالے سے کچھ منفی خیالات کے حامل تھے۔ ناصبی ہونا اہل دمشق کا مذہب ہوا کرتا تھا، لیکن یہ ایک مخصوص وقت کی بات تھی۔ جس طرح مخصوص وقت میں رافضیت ان کا مذہب تھی اور یہ بنو عبید کے زمانے کی بات ہے۔اس کے بعد ناصبی مذہب معدوم ہو گیا وار رافضی مذہب بھی تھوڑا سا باقی رہ گیا۔

ابن حجر نے انہیں گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ کہا ہے جن پر ناصبیت کا گمان ہے۔

269. **ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق**[1] (خ،م،د،ت،س،ق)

**روی عن:** عبدالجبار بن العباس الشامی، عمرو بن عبداللہ السبیعی، یوسف بن اسحاق بن ابو اسحاق۔

**روی عنہ :** احمد بن عبد اللہ بن ابوالسفر الہمدانی،اسحاق بن منصور السلولی)، حسین ابن عمرو بن محمد العنقزی، شریح بن مسلمہ التنوخی، عبداللہ بن محمد بن سالم المفلوج، مالک بن اسماعیل، محمد بن العلاء الہمدانی ،یحیی بن عبدالرحمن الارحبی۔

**جرح وتعدیل**

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ کوئی شے نہیں۔

عبداللہ بن احمد الدورقی کہتے ہیں کہ اس کی حدیث کوئی شے نہیں ہے۔

جوزجانی فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔

امام نسائی نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری2/18،تاریخ الکبیر 1/337ح1063،ضعفاء النسائی ص 147ح16، ضعفاء العقیلی1/71ح74 ،الجرح والتعدیل 2/148ح487،الثقات8/61،الکامل ابن عدی1/384ح69،تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین ص 48ح12 ،تہذیب الکمال2/248ح269،الکاشف1/227ح225،دیوان الضعفاء ص 22ح276،المغنی1/54ح214،میزان الاعتدال1/205ح257(اردو1/127ح257)،تذہیب التہذیب1/283ح270، تہذیب التہذیب1/173ح333، تقریب التہذیب1/116ح276۔

امام ابو داود فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی، یہ حسن الحدیث ہیں۔

فضل بن دکین (ابو نعیم) کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

دار قطنی کہتے ہیں کہ ثقہ ہے۔

ابن جارود اور عقیلی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ ان سے صالح احادیث روایت ہیں کوئی منکر نہیں۔ان کی حدیث لکھی جائے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس نے اپنے دادا کو نہیں پایا، اس میں کمزوری ہے، یہ ضعیف ہے۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ ساتویں طبقہ کا صدوق اوہام والا راوی ہے۔

## 270. ابراہیم بن یوسف بن محمد الطرسوسی[1](وہم)

**روی عن:**

**روی عنہ:** نسائی۔

**جرح وتعدیل**

صحیح یہ ہے کہ یہ ابراہیم بن یونس الطرسوسی ہے۔

نسائی نے کہا کہ صدوق ہے۔

## 271. ابراہیم بن یوسف بن میمون[2](س)

---

1 ۔ تہذیب الکمال2/251ح270،تذہیب التہذیب 1/284ح274،تہذیب التہذیب1/174ح334،تقریب التہذیب1/117۔

2 ۔ الجرح والتعدیل2/148ح488،سنن الکبریٰ للنسائی9/220ح10353 ، عمل الیوم واللیلہ ص 39ح592،الثقات8/76،المعجم المشتمل ص 71ح132،تہذیب الکمال2/251ح271،سیر اعلام (جاری)

**روی عن :** ابراہیم بن عبد الرحمن الخوارزمی، اسماعیل ابن جعفر المدنی، اسماعیل ابن علیہ، اسماعیل بن عیاش، حفص بن غیاث، حماد بن زید، خالد بن عبد اللہ الواسطی، سفیان بن عیینہ، سلام بن سلیم، عبد اللہ بن المبارک، عبداللہ بن نمیر، عبدالرحمن بن محمد المحاربی، عبدالسلام بن حرب، عبدالمجید بن عبد العزیز بن ابورواد، عقبہ بن خالد السکونی، علی بن عابس، عمر بن ہارون البلخی، فضل بن دکین، مالک بن انس (حدیث واحد)، محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک، محمد بن خازم الضریر، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن فضیل بن غزوان، محمد بن القاسم الاسدی، مسیب بن شریک، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، یحیی بن سلیم الطائفی، یعقوب بن ابراہیم القاضی، یعلی بن عبید الطنافسی، ابی بکر بن عیاش۔

**روی عنہ :** نسائی، ابراہیم بن اسحاق السمرقندی، ابراہیم بن اسماعیل العنبری، احمد بن قدامہ ابن محمد بن عبد اللہ بن فرقد، جعفر بن محمد ابن سوار نیشاپوری، حامد بن سہل البخاری، حامد بن شاذی الکسی، حسن بن الاشرف، حسن بن ابوالمطرح، حسین بن احمد بن الفضل البلخی، ربیع بن حسان الکسی، زکریا بن یحیی السجزی، طیب بن صالح، عبداللہ بن ابراہیم بن یوسف البلخی، عبداللہ بن محمد بن علی بن طرخان البلخی، عبد اللہ بن محمد السجزی، عبدالرحمن بن ابراہیم بن یوسف، علی بن الفضل بن طاہر البلخی، قاسم بن یعقوب، محمد بن جعفر الکرابیسی، محمد بن حفص البلخی، محمد بن داود الفوغی، محمد بن عباد البلخی، محمد بن عبد اللہ بن یوسف، محمد بن کرام السجستانی، محمد بن محمد بن الصدیق البلخی، محمد بن المنذر بن سعید الہروی، محمد بن نصر البلخی۔

**جرح وتعدیل**

ابوحاتم رازی نے کہا کہ اس کی نقل کردہ روایات میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، بظاہر ان کا عقیدہ ارجاء کا تھا، لیکن درحقیقت ان کا اعتقاد اہل سنت کا سا تھا۔

---

النبلاء 62/11، تذکرۃ الحفاظ 453/1، میزان الاعتدال 206/1ح258 (اردو 127/1ح258)، دیوان الضعفاء ص 23ح278، المغنی 54/1ح215، الکاشف 228/1ح226، تذہیب التذہیب 283/1ح272، الوافی بالوفیات 110/6ح275، تہذیب التہذیب 174/1ح335، تقریب التہذیب 117/1ح277۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ بلخ کا عالم اور فقیہ ہے، حنفیہ کے آئمہ میں سے تھا، ثقہ فقیہ ہے، ابو حاتم کا ان کے بارے میں کہنا اس وجہ سے ہے کہ ان پر ارجاء کا الزام تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے، جس پر ارجاء کا الزام ہے۔

اس کی وفات 239 ھجری میں ہوئی۔

## 272. ابراهیم بن یوسف الحضرمی[1] (یسی)

**روی عن:** اسماعیل بن ابراہیم التیمی، حارث ابن عمران الجعفری، حفص بن غیاث، حکم بن ظہیر، خالد بن سعید القرشی، خلف بن خلیفہ، سعید بن مسلمہ الاموی، سعیر بن الخمس، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عبدہ بن سلیمان، عبید اللہ بن عبید الرحمن الاشجعی، علی بن عابس، عمرو بن مالک الجنبی، عمران بن عیینہ، محمد بن فضیل، یحیی بن یمان، یوسف الحضرمی، ابی بکر بن عیاش۔

**روی عنہ:** نسائی (عمل الیوم واللیلہ)، احمد بن حمدان التستری، احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار الحافظ، حسن بن علی بن سلامہ الدہان، عباس بن حمدان الحنفی، عبد اللہ بن احمد بن اسید الاصبہانی، عبد اللہ بن زیدان بن برید، علی بن العباس البجلی، عمر بن محمد بن بجیر، قاسم بن زکریا المطرز، محمد بن صالح الصیمری، محمد بن علی بن الحسن بن الحسن العلوی الکوفی، محمد بن علی الحکیم الترمذی، محمد بن محمد بن سلیمان الواسطی، محمد بن یعقوب بن ابو یعقوب الاصبہانی، موسی بن اسحاق بن موسی الانصاری، یحیی بن اسماعیل بن محمد بن یحیی ابن محمد بن زیاد البجلی الکوفی، یحیی بن محمد بن صاعد۔

### جرح وتعدیل

---

1۔ سنن الکبریٰ للنسائی 220/9ح10353، عمل الیوم واللیلہ ص 39ح590، الجرح والتعدیل 148/2ح489، الثقات 75/8، معجم المشتمل ص 71ح132، تہذیب الکمال 255/2ح272، میزان الاعتدال (اردو 127/1ح259)، تذہیب التہذیب 284/1ح273، تہذیب التہذیب 175/1ح336، تقریب التہذیب 117/1ح278۔

مطین اور دیگر حضرات نے کہا ہے کہ یہ صدوق ہے۔

موسیٰ بن اسحاق نے کہا کہ ثقہ ہے۔

امام نسائی نے کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے۔

محمد بن عبداللہ الحضرمی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق کمزور راوی کہا ہے۔

## 273. ابراہیم بن یونس بن محمد البغدادی[1] (س)

**روی عن:** ضحاک بن مخلد، عبیداللہ بن موسی، عثمان بن عمر بن فارس، مالک بن اسماعیل النہدی، محمد بن الفضل عارم، یحیی بن ایوب الواسطی، یونس بن محمد المؤدب۔

**روی عنہ:** نسائی، احمد بن محمد بن ابو موسی الانطاکی، محمد بن احمد بن الولید الثقفی، محمد بن جمیع الاسوانی۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کہا ہے اور کہا ہے کہ غریب روایات کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

- **ابراہیم التیمی**

یہ ابراہیم بن یزید بن شریک ہے۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 146/2ح478، الثقات 72/8، المعجم المشتمل ص 72ح134، تہذیب الکمال 256/2ح273، الکاشف 228/1ح227، تذہیب التہذیب 284/1ح274، تہذیب التہذیب 175/1ح337، تقریب التہذیب 117/1ح279۔

- **ابراہیم الخوزی**

یہ ابراہیم بن یزید الخوزی ہے۔

- **ابراہیم السکسکی**

یہ ابراہیم بن عبد الرحمان السکسکی ہے۔

- **ابراہیم الصائغ**

یہ ابراہیم بن میمون الصائغ ہے۔

- **ابراہیم بن ابو اسحاق المخزومی**

یہ ابراہیم بن الفضل المخزومی ہے۔

- **ابراہیم النخعی**

یہ ابراہیم بن یزید بن قیس النخعی ہے۔

- **ابراہیم الہجری**

یہ ابراہیم بن مسلم الہجری ہے۔

## 274. ابراہیم[1] (نخعی نہیں)(ت)

**روی عن:** کعب بن عجرہ۔

**روی عنہ:** زبید الیامی۔

**جرح وتعدیل**

ذہبی کہتے ہیں کہ میں اسے نہیں جانتا، شاید یہ نخعی ہی ہو۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مجہول راوی ہے، یہ نخعی نہیں ہے۔

---

1 ۔ تہذیب الکمال 2/257ح274، میزان الاعتدال 1/207ح265(اردو 1/128ح265)، دیوان الضعفاء ص23ح282، المغنی 1/55ح221، تذہیب التہذیب 1/285ح275، تہذیب التہذیب 1/175ح338، تقریب التہذیب 1/118ح280۔

**275. ابراہیم[1] (سی)**

**روی عن:** یزید بن عبداللہ بن الہاد۔

**روی عنہ:**

**جرح وتعدیل**

ذہبی نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ہے، شاید یہ ابراہیم بن سعد ہو۔

**276. ابراہیم[2] (عس)**

**روی عن:** یحییٰ۔

**روی عنہ:** زہیر۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

**277. ابی بن العباس بن سہل[3] (خ، ت، س)**

---

1 ۔ تہذیب الکمال 2/257ح275، میزان الاعتدال 1/207ح264(اردو1/128ح264)، المغنی 1/55ح، تذہیب التہذیب1/285ح276، تہذیب التہذیب1/175ح239، تقریب التہذیب1/118ح281۔

2 ۔ تہذیب الکمال2/258ح276، تذہیب التہذیب1/285ح277، تہذیب التہذیب1/176ح340، تقریب التہذیب1/118ح282۔

3 ۔ طبقات ابن سعد7/599ح2260، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری2/376، تاریخ الکبیر 2/40ح1617، ضعفاء النسائی ص ح24، ضعفاء العقیلی1/16ح1 ، الجرح والتعدیل2/290ح1060، الثقات4/51، الکامل ابن عدی2/126ح236، الالزامات والتتبع ص 203ح73، سؤالات الحاکم ص186 ح284، تہذیب الکمال2/259ح277، میزان الاعتدال1/208ح272(اردو1/129ح272)، دیوان الضعفاء ص 23ح286، المغنی (جاری)

**روی عن:** عباس بن سہل، ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔

روی عنہ: زید بن الحباب، عتیق بن یعقوب بن صدیق بن موسی بن عبداللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک، محمد بن عمر الواقدی، معن بن عیسی القزاز۔

**جرح وتعدیل**

ایوب بن اسحاق بن سافری نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو کہتے سنا کہ یہ ضعیف ہے۔

دولابی نے کہا کہ قوی نہیں۔

امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

امام نسائی نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

عقیلی نے کہا کہ اس سے احادیث ہیں جن کی متابعت بالکل نہیں کی گئی۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

حاکم نے دار قطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس پر کلام کیا گیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ابی نامی یہ راوی اگرچہ مستند نہیں ہے۔ لیکن حسن الحدیث ہے اور اس کا بھائی عبد المہیمن واہی الحدیث تھے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا راوی ہے جس میں ضعف تھا۔

معن نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعدؓ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"باغ کی دیوار کے پیچھے نبی ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام "الحیف" تھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کا نام "المجیب" تھا"۔

---

56/1ح228، الکاشف 228/1ح229، تہذیب التہذیب 286/1ح278، الوافی بالوفیات 121/6ح289، تہذیب التہذیب 176/1ح348، تقریب التہذیب 119/1ح283۔

## 278. ابی بن عمارۃ[1](صحابی رسول اللہ ﷺ) (د،ق)

**روی عن:** نبی ﷺ۔

**روی عنہ:** ایوب بن قطن (وہب بن قطن)، عبادہ بن نسی۔

**حالات**

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یحییٰ بن ایوب کا قول نقل کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ یہ صحابی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ یہ صحابی ہیں، ان کی احادیث کی اسناد مضطرب ہیں۔

## 279. ابی بن کعب بن قیس[2](ع)

**روی عن:** نبی ﷺ۔

**روی عنہ:** انس بن مالک، جابر (جویبر) العبدی، جارود بن ابو سبرہ الهذلی، جندب بن عبد اللہ البجلی، حسن بن ابو الحسن البصری (ان کا زمانہ نہیں پایا)، خالد بن زید الانصاری، رفیع ابو العالیہ الریاحی، زر بن حبیش الاسدی، سعید بن المسیب، سلیمان بن صرد الخزاعی، سہل بن سعد الساعدی، سوید بن غفلہ، طفیل بن ابو بن کعب، عائذ اللہ بن عبد اللہ الخولانی، عبد اللہ بن ابو بن کعب، عبد اللہ بن ابو البصیر، عبد اللہ بن الحارث بن نوفل، عبد اللہ بن رباح الانصاری، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن فیروز الدیلمی، عبد اللہ بن قیس

---

1 ۔ تاریخ ابو زرعہ دمشقی ص324 ح 1825، المعرفہ والتاریخ 316/1، الجرح والتعدیل 290/2 ح1059، الثقات 6/3، الاستعیاب ص 72 ح8، تہذیب الکمال 260/2 ح278، اسد الغابہ ص 17 ح31 (اردو 109/1 ح31)، الکاشف 228/1 ح230، تذہیب التہذیب 286/1 ح279، الوافی بالوفیات 122/6 ح293، تہذیب التہذیب 177/1 ح349، تقریب التہذیب 119/1 ح284، الاصابہ ص 26 ح43 (اردو 222/1 ح423)۔

2 ۔ الثقات 5/3، الاستعیاب ص 65 ح6، تہذیب الکمال 262/2 ح279، اسد الغابہ ص 17 ح34 (اردو 110/1 ح33)، سیر اعلام النبلاء 389/1، الکاشف 229/1 ح231، تذہیب التہذیب 286/1 ح280، تہذیب التہذیب 177/1 ح350، تقریب التہذیب 119/1 ح285، الاصابہ ص 26 ح47۔

الاشعری، عبد اللہ بن ابوالہذیل، عبد الرحمن بن ابزی، عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث، عبد الرحمن بن ابو لیلی، عبد الرحمن بن مل ، عبید بن عمیر اللیثی، عتی بن ضمرہ، عطاء بن یسار، عطیہ الکلاعی، عمارہ بن عمرو بن حزم الانصاری، عمر بن الخطاب ، قیس بن عباد، محمد بن ابو بن کعب، مسروق بن الاجدع، مغیرہ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب ، مکحول الشامی (ان کا زمانہ نہیں پایا)، نفیع ابو رافع الصائغ، یحیی ابن الجزار، ابو الاسود الدؤلی، ابو بصیر الاعمی، ابو عثمان الانصاری (ان کا زمانہ نہیں پایا)، ابو ہریرہ، ابن الحوتکیہ (یہ وہم ہے)۔

**حالات**

آپ کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابوالمنذر جو کہ نبی ﷺ نے رکھی تھی اور دوسری ابوالطفیل جو کہ عمرؓ نے رکھی تھی۔ یہ بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک تھے، حضرت عمر فرماتے تھے کہ ابی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے آپ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں "لم یکن الذین" (قرآن میں سے) سناؤں تو آپ نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہں تو ابی مسرت سے رونے لگے۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے مہربان میر امت پر ابو بکر، دین کی بابت سب سے سخت عمر حیام میں کامل عثمان، حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل، فرائض کے سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور قرآت کے سب سے زیادہ ماہر ابی بن کعب ہیں۔

مسرق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے قضاء کی سب سے زیادہ قابلیت رکھنے والے چھے آدمی تھے ان میں ابی بن کعب بھی تھے۔

### 280. ابی اللحم الغفاری[1] (ت،س)

**روی عن:** نبی ﷺ۔

**روی عنہ:** عمیر۔

**بحث**

ذہبی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صحابی ہیں، ان کا نام خلف بتایا جاتا ہے، انہوں نے حنین کا معرکہ لڑا تھا۔

### 281. ابیض بن حمال المآربی[2] (د،ت،ق)

**روی عن:** نبی ﷺ۔

**روی عنہ:** سعید بن ابیض بن حمال، شمیر بن عبدالمدان، یحییٰ بن قیس الحمیری۔

**بحث**

ذہبی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صحابی ہیں ان سے احادیث ہیں۔

### 282. اجلح بن عبداللہ بن حجیہ[3] (خ،4)

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 290/2، تہذیب الکمال 274/2ح280، اسد الغابہ ص7ح1 (اردو 92/1ح1)، الکاشف 229/1ح232، تذہیب التہذیب 288/1ح281، تہذیب التہذیب 178/1ح351، تقریب التہذیب 73/1ح132، الاصابہ ص17ح1 (اردو 64/1ح1)۔

2 ۔ الجرح والتعدیل 311/2، تہذیب الکمال 273/2ح281، اسد الغابہ ص 15ح22 (اردو 106/1ح22)، الکاشف 229/1ح233، تذہیب التہذیب 289/1ح282، تہذیب التہذیب 178/1ح352، تقریب التہذیب 120/1ح286، الاصابہ ص28ح53 (اردو 72/1ح19)۔

3 ۔ طبقات ابن سعد 469/8ح3380، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 19/2، تاریخ دارمی ص 77ح178، تاریخ ابن ابی خیثمہ 382/2ح3497، سؤالات ابن طہمان ص 42ح52، سؤالات ابی داود ص 316ح426، ثقات العجلی 212/1ح، سؤالات الآجری 318/1ح531، 319/1ح533، 534، 15/2ح978، المعرفہ والتاریخ 17/3، 83، 104،
(جاری)

**روی عن :** حبیب بن ابوثابت، حکم بن عتیبہ،ذیال بن حرملہ،زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابوطالب، سلمہ بن کہیل،عامر الشعبی،عبد اللہ بن بریدہ،عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی،عبد اللہ بن ابوالہذیل،عدی بن عدی الکندی،عکرمہ مولی ابن عباس،عمارالدہنی،عمر بن بیان التغلبی،عمرو بن عبد اللہ السبیعی، قیس بن مسلم، محمد بن مسلم المکی،نافع مولی ابن عمر، نعیم بن ابوہند،یزید بن الاصم،ابی ادریس المرہبی،ابی بکر بن ابوموسی الاشعری۔

**روی عنہ :** جعفر بن عون، حسن بن صالح بن حی،حماد بن اسامہ،خالد بن عبد اللہ،زہیر بن معاویہ،سعد بن الصلت،سفیان الثوری، سلیمان بن حیان الاحمر،سلام الطویل،شریک بن عبد اللہ النخعی،شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبد الرحمن، عبثر بن القاسم،عبد اللہ بن الاجلح،عبد اللہ بن ادریس،عبد اللہ بن المبارک،عبد اللہ بن نمیر،عبد الرحمن بن محمد المحاربی،عبد الرحمن ابن مغراء،عبد الرحیم بن سلیمان، علی بن مسہر، عیسی بن یونس، قاسم بن مالک المزنی، قاسم بن معن المسعودی،مالک بن سعیر بن الخمس، محاضر بن المورع، محمد بن صبیح بن السماک، محمد بن عبد اللہ الازدی، محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلی، محمد بن فضیل بن غزوان، ہشیم بن بشیر،وضاح بن عبد اللہ،یحیی بن سعید القطان،یعلی بن عبید،ابو بکر بن عیاش۔

**جرح وتعدیل**

ایک قول کے مطابق اس کا نام یحییٰ ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ شدید ضعیف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے،ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

---

230،ضعفاء العقیلی 122/1ح147 ، سنن الکبریٰ للنسائی 402/2ح3396، 228/9ح10377، عمل الیوم واللیلہ ص 398ح615،الجرح والتعدیل 347/2ح1317،المجروحین 197/1ح109،الکامل ابن عدی 136/2ح238، تہذیب الکمال 275/2ح282،میزان الاعتدال 209/1ح273 (اردو 131/1ح273)، دیوان الضعفاء ص 23ح287، المغنی 56/1ح229،الکاشف 229/1ح234، مجمع الزوائد 189/1،تذہیب التہذیب 289/1ح283، تہذیب التہذیب 179/1ح353، تقریب التہذیب 120/1ح287۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ فطر سے کتنا قریب ہے، ابو طالب نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ اجلح اور مجالد متقارب ہیں، اجلح منکر روایات کے علاوہ بھی روایت کرتا ہے۔

ابو داود نے کہا کہ احمد نے اس کی حدیث بیان کی ہے۔

عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یہ قوی نہیں ہے، اس کی حدیث احتجاج کئے بغیر لکھی جائے گی۔

ابو داود نے کہا کہ ضعیف ہے۔

امام نسائی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے، اس کا نظریہ غلط تھا، تشیع میں اسراف کرتا تھا، کوئی خاص نہیں ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ اس کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا لیکن سچا تھا، میں نے اس کی کوئی منکر روایت حد سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھی، مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ یہ کوفہ کہ شیعوں میں سے ایک تھا، میرے نزدیک یہ مستقیم الحدیث صدوق ہے۔

جوزجانی فرماتے ہیں کہ یہ راوی مفتری ہے۔

اسحاق بن موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اجلح کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ جو شخص بھی حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ یا تو فقر میں مبتلا ہو جاتا ہے یا قتل ہو کر مارا جاتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ یہ شیعہ ہے، سخت ضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق شیعہ راوی ہے۔

یہ راوی جن روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے ان میں سے ایک یہ روایت ہے:

"جب دو مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

## 283. احزاب بن اسید[1] (د،س،ق)

**روی عن:** نبی ﷺ، خالد بن زید الانصاری، عرباض بن ساریہ۔

**روی عنہ:** حارث بن زیاد، خالد بن معدان، ربیعہ بن قیصر، شریح بن عبید الحضرمی، عباد بن ناشرہ المصری، عبدالرحمان بن سلامہ، مرثد بن عبداللہ الیزنی، مکحول الشامی۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے ان کا ذکر شام میں آنے والے صحابہ میں کیا ہے۔

ابن محرز نے ابن معین سے سنا کہ یہ انصاری ہے اس سے اس کا بھتیجا روایت کرتا ہے، یہ صحابی نہیں ہے۔

بخاری نے کہا کہ یہ صحابی نہیں تابعی ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شامی ہیں صحابی نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ان کی صحبت میں اختلاف ہے، ثقہ مخضرم ہیں۔

## 284. احمر بن شہاب بن جزء[2]، صحابی رسول اللہ ﷺ (د،ق)

**روی عن:** نبی ﷺ

---

1 ۔ سؤالات ابن محرز 141/1ح758، تاریخ الکبیر 64/2ح 1700، الجرح والتعدیل 348/1ح1321، الکنی للدولابی 177/1، المراسیل ابن ابی حاتم ص15ح15، تہذیب الکمال 280/2ح283، اسد الغابہ ص20ح41(اردو 115/1ح41)، الکاشف 229/1ح235، تذہیب التہذیب 289/1ح284، تحفۃ التحصیل ص 21، جامع التحصیل ح15، تہذیب التہذیب 180/1ح354، تقریب التہذیب 120/1ح288۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 46/9ح3710، الجرح والتعدیل 343/2ح1302، الثقات 19/3، مشاہیر علماء الامصار ص 53ح260، الاستعیاب ص 71ح10، اسد الغابہ ص 20ح43(اردو 116/1ح43)، تہذیب الکمال 281/2ح284، الکاشف 229/1ح236، تذہیب التہذیب 290/1ح285، تہذیب التہذیب 180/1ح355، تقریب التہذیب 121/1ح289، الاصابہ ص31ح77(اردو 80/1ح45)۔

**روی عن:** حسن البصری۔

**بحث**

صحابی ہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صحابی ہیں۔

## 285. احنف بن قیس بن معاویہ[1] (ع)

**روی عن:** اسود بن سریع، جاریہ بن قدامہ، زبیر بن العوام، سعد بن ابو وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، عباس بن عبد المطلب، عبد اللہ بن مسعود، عثمان بن عفان، علی بن ابو طالب، عمر بن الخطاب، ابی بکرہ الثقفی۔

**روی عنہ:** حسن البصری، حمید بن ہلال، خالد ابو ادریس، خلید العصری، طلق بن حبیب، عبد اللہ بن عمیرہ ،عبد اللہ بن یزید الباہلی، عمرو (عمرو بن جاوان)، مالک بن دینار، ہارون بن رئاب، یزید بن عبد اللہ بن الشخیر۔

**جرح و تعدیل**

احنف ان کا لقب ہے، کیونکہ ان کے پیر میں کجی تھی۔ ان کا نام ضحاک ہے، انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ ﷺ سے ملاقات نہیں ہو سکی اور چونکہ نبی ﷺ نے انہیں دعا دی تھی، اس وجہ سے لوگوں نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ مامون قلیل الحدیث تھے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 92/9ح3805(اردو 84/7)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 20/2، علل احمد 521/2ح3440، تاریخ الکبیر 50/2ح1649، ثقات العجلی 212/1ح49، المعرفہ والتاریخ 74/3، الجرح والتعدیل 321/2ح1226، الثقات 199/3، اسد الغابہ ص21ح51 (اردو 118/1ح51)، تاریخ دمشق 351/7ح562، تہذیب الکمال 282/2ح285، سیر اعلام النبلاء 86/4، الکاشف 239/1ح237، تذہیب التہذیب 290/1ح286، تہذیب التہذیب 180/1ح356، تقریب التہذیب 121/1ح290۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ان کی کنیت ابو بحر تھی۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا مگر ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، اپنی قوم کے سردار تھے۔

ذہبی نے کہا کہ سید نبیل تھے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ مخضرم راوی تھے۔

ان کی وفات 67 ھجری یا 72 ھجری میں ہوئی۔

احنف بیان کرتے ہیں کہ میں عہد عثمانی میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اچانک ایک لیثی نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ میں آپ کو ایک بشارت نہ سناؤں؟ میں بولا ضرور سنائیے، بولا کیا آپکو یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے آپ کی قوم بنو سعد کے پاس بھیجا تھا اور میں ان پر سلام پیچ کر رہا تھا اور انہیں سلام کا شوق دلا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم خیر ہی کی طرف بلا رہے ہو اور میں تم سے اچھی باتیں ہی سن رہا ہوں، پھر میں نے آپ ﷺ کی یہ باتیں نبی ﷺ کے سامنے بیان کیں تو آپ ﷺ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی کہ یا اللہ! احنف کو بخش دے، احنف فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ ڈھارس دلانے والی میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

## 286. احوص بن جواب الضبی[1] (م، د، ت، س)

**روی عن:** سعیر بن الخمس التمیمی، سفیان الثوری، سلیمان بن قرم الضبی، عمار بن رزیق الضبی، قیس بن الربیع، محمد بن عبدالرحمن بن ابو لیلی، یونس بن ابو اسحاق۔

---

1۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 20/2، سؤالات ابن الجنید ص 450ح725، تاریخ الکبیر 58/2ح1681، الجرح والتعدیل 328/2ح1253، الثقات 89/6، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین ص58ح68، تہذیب الکمال 288/2ح286، میزان الاعتدال 314/1ح673(اردو 238/1ح673)، المغنی 100/1ح498، الکاشف 229/1ح238، تذہیب التہذیب 292/1ح287، تہذیب التہذیب 181/1ح357، تقریب التہذیب 121/1ح291۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن سعید الجوہری، احمد بن سعید الرباطی، احمد بن محمد بن الصباح الدولابی، احمد بن یونس الضبی، اسحاق بن ابراہیم البغوی، اسحاق ابن الحصین بن وہب، حجاج بن الشاعر، حسین بن الحسن المروزی، زہیر بن حرب النسائی، عباس بن عبدالعظیم العنبری، عباس ابن محمد الدوری، عبداللہ بن الحکم بن ابوزیاد، عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ، عبیداللہ بن سعد الزہری، علی ابن المدینی، فضل بن سہل الاعرج، قاسم بن الحسن، ابو بکر محمد بن احمد بن یزید بن ابوالعوام، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن حاتم بن بزیع، محمد بن الحسین بن اشکاب، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد ابن عمرو بن عباد بن جبلہ، محمد بن غالب الرقی۔

**جرح وتعدیل**

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے، ایک بار کہا کہ یہ کوئی خاص قوی نہیں۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ متقن ہے کبھی کبھار وہم کر جاتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق ہے کبھی کبھار وہم کر جاتا ہے۔

اس کی وفات 211 ھجری میں ہوئی۔

## 287. احوص بن حکیم بن عمیر[1] (ق)

---

1 ۔تاریخ یحییٰ بن معین بروایات الدوری، سؤالات ابن الجنید، سؤالات ابن طہمان ص 47ح65، تاریخ الکبیر 58/2ح1680، ثقات العجلی 213/1ح50، ضعفاء العقیلی 120/1ح145، الجرح والتعدیل 327/2ح1252، ضعفاء النسائی ص 156ح62، المجروحین 197/1ح111، الکامل ابن عدی 113/2ح233، ضعفاء دارقطنی ص 157ح122، سؤالات البرقانی ص 54ح34، تاریخ اسماء ضعفاء والکذابین ص 58ح67، تاریخ دمشق 351/7ح564، تہذیب الکمال 289/2ح287، میزان الاعتدال 315/1ح674 (اردو 238/1ح674)، المغنی (جاری)

**روی عن :** حبیب بن صہیب، حکیم بن عمیر، خالد بن معدان، راشد بن سعد، طاووس بن کیسان الیمانی، عبداللہ بن غابر الالہانی، عبدالاعلی بن عدی البہرانی، عبدالحکیم بن جابر، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، المہاصر بن حبیب ابن صہیب، ابی اسماعیل العبدی، ابی الزاہریہ۔

**روی عنہ :** بشر بن عمارہ الخثعمی الکوفی، بقیہ بن الولید، جراح بن ملیح البہرانی، حماد بن اسامہ، خالد بن عبد الرحمن العطار، زہیر بن معاویہ، سفیان ابن عیینہ، سلمہ بن رجاء، طلحہ بن زید الرقی، عبدالرحمن بن محمد المحاربی، علی بن غراب الفزاری، عیسی بن یونس، محاضر بن المورع، محمد بن حرب الخولانی الابرش، محمد بن خازم الضریر، محمد بن فضیل بن غزوان، مروان بن سالم القرقسانی، مروان بن معاویہ الفزاری، ولید بن القاسم الہمدانی، یحیی بن سعید الاموی۔

**جرح وتعدیل**

ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں کہ احوص حدیث بیان کی تو میں نے اسے کہا کہ تم نبی ﷺ کے حوالے سے بات کرتے ہو تو اس نے کہا کہ کیا تمام احادیث نبی ﷺ کے حوالہ سے نہیں ہیں؟

عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ ابو بکر عبداللہ بن ابی مریم تو احوص بن حکیم جیسا ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔ ایک جگہ یہ بیان کیا کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ ابو بکر بن مریم ضعیف الحدیث ہے، جبکہ وہ احوص سے قوی ہے۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ نہ ہی ثقہ ہے نہ ہی مامون ہے۔

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

---

1/100ح499، دیوان الضعفاء ص 24ح288، الکاشف 1/230ح239، تذہیب التہذیب 1/292ح288، تہذیب التہذیب 1/181ح358، تقریب التہذیب 1/122ح292۔

ابن مدینی کہتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں اس کی احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔ابن مدینی کہتے ہیں کہ ابن عیینہ،احوص بن حکیم کو سفیان ثوری پر علم حدیث میں فضیلت دیتے تھے۔جہاں تک یحییٰ بن سعید کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے اور یہ احتمال رکھتا ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ابو بکر بن ابو مریم احوص نامی راوی سے زیادہ مثالی ہے۔ پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ احوص نے جو بھی منکر روایات نقل کی ہے وہ اس نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے، جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

بخاری نے کہا کہ انہوں نے انس سے سماع کیا ہے۔

عجلی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ عابد ہے مگر حدیث میں قوی نہیں ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ قوی نہیں ہے منکر الحدیث ہے۔

امام نسائی نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔

الساجی نے کہا کہ ضعیف ہے، منکر روایات کرتا ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ ثور سے روایت کرتا ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی اور دوسرے ثقات سے مقلوب راویات بیان کرتا ہے،اس سے احتجاج کا کوئی جواز نہیں۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی، یہ ثقات سے روایت کرتا ہے،اس کی کوئی روایت منکر نہیں ہوتی جب تک کہ وہ کسی ایسی سند سے ہو جس کی متابعت نہ کی گئی ہو۔

دارقطنی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

برقانی نے دارقطنی سے سنا کہ جب یہ ثقہ سے روایت کرے تو اس کی حدیث قابل اعتبار ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ بعض نے اسے ضعیف کہا ہے، یہ ضعفاء میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا ضعیف الحفظ راوی ہے، عابد تھا۔

اس نے اپنی سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"تم پر عمامہ پہننا لازم ہے، کیونکہ یہ فرشتوں کا علامتی نشان ہے، اور تم اس کا شملہ اپنی کمر پر لٹکایا کرو"۔

### 288. اخضر بن عجلان الشیبانی[1] (4)

**روی عن:** عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، غزوان بن جریر الضبی، ابی بکر الحنفی صاحب انس بن مالک۔

**روی عنہ:** روح بن عبادہ، ضحاک بن مخلد، عبد اللہ بن عثمان البصری صاحب شعبہ، عبد الواحد ابن واصل ابو عبیدہ الحداد، عبد الوہاب بن عطاء، عبید اللہ بن شمیط بن عجلان، عیسی بن یونس، محمد بن عبد اللہ الانصاری، معتمر بن سلیمان، ہارون بن مسلم بن ہرمز، ہاشم بن القاسم، یحیی بن سعید القطان۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عبد اللہ بن احمد نے ابن حنبل سے سنا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

بخاری نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

ابو داود نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چوتھے طبقہ کا صدوق ہے۔

اس سے بحوالہ حضرت انسؓ منقول ہے:

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 20/2، علل احمد 111/3ح4450، تاریخ الکبیر 66/2ح1707، المعرفہ والتاریخ 126/2، الجرح والتعدیل 340/2ح1288، سؤالات الآجری 58/2ح1118، الثقات 89/6، ثقات ابن شاہین ص 40ح90، تہذیب الکمال 294/2ح288، میزان الاعتدال 316/1ح676 (اردو 239/1ح676)، الکاشف 230/1ح240، تذہیب التہذیب 293/1ح289، تہذیب التہذیب 183/1ح359، تقریب التہذیب 122/1ح293۔

"رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالہ اور ایک ٹاٹ نیلامی کے ذریعہ بیچا تھا"۔

## 289. اخنس بن خلیفہ الضبی[1] (فق)

**روی عن:** عبداللہ بن عمرو۔

**روی عنہ:** عمارہ بن القعقاع۔

**جرح وتعدیل**

بخاری اور ابوزرعہ رازی نے کہا کہ اس نے ابن مسعود سے حدیث سنی ہے، اس کی حدیث صحیح نہیں۔

ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ اس نے عبداللہ بن مسعود سے سماع کیا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ معروف نہیں ہے، اس سے جو شے ہے وہ مقطوع اور بے مسند ہے۔

ذہبی نے کہا کہ تابعی کبیر ہے، یہ بہت کم روایات نقل کرتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مستور راوی ہے۔

## 290. ادرع السلمی[2] صحابی رسول اللہ ﷺ (ق)

**روی عن:** نبی ﷺ۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 65/2ح1701، ضعفاء الصغیر ص25 ح37، سؤالات البرذعی ص 312ح547، ضعفاء العقیلی 121/1ح146، الجرح والتعدیل 345/2ح1311، الثقات 60/4، الکامل ابن عدی 125/2ح233، تہذیب الکمال 296/2ح289، میزان الاعتدال 316/1ح677 (اردو 240/1ح677)، المغنی 100/1ح500، ذیل علی الکاشف ص37ح41، تذہیب التہذیب 293/1ح290، تہذیب التہذیب 183/1ح361، تقریب التہذیب 122/1ح294، لسان المیزان 8/2ح924۔

2 ۔ الثقات ح16، الاستعیاب ص 73ح15، اسد الغابہ ص 23ح59 (اردو 121/1ح59)، تہذیب الکمال 297/2ح290، الکاشف 230/1ح241، تذہیب التہذیب 293/1ح291، تہذیب التہذیب 184/1ح364، تقریب التہذیب 123/1ح295۔

**روی عنہ:** سعید مولیٰ ابن حزم، موسیٰ بن عبیدہ الربذی۔

**بحث**

صحابی ہیں، ان سے صرف ایک ہی حدیث روایت ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صحابہ میں سے ہیں، ان کی حدیث کی سند ضعیف ہے۔

اسد الغابہ میں ابن اثیر نے لکھا ہے کہ نبی ﷺ کی پاسبانی میں رہتے تھے۔ ان سے صرف ایک حدیث سعید بن ابی سعید مقبری نے روایت کہ ہے کہ:

"ایک شب کو میں رسول اللہ ﷺ کی پاسبانی کے لئے گیا تو کوئی شخص مر گیا تھا، لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ ذوالبجادین ہیں، مدینہ میں ان کی وفات ہوئی لوگ ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے اور ان کے جنازے کو اٹھایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نرمی کرو اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرے گا، کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔

- **ادرع ابو الجعد الضمری**

کنیت میں آئے گا۔ ان شاء اللہ

## 291. ادریس بن سنان الیمانی[1] (فق)

**روی عن:** بختری بن ہلال، سنان الیمانی، مجاہد بن جبر المکی، محمد بن علی بن الحسین، وہب بن منبہ الیمانی۔

---

1۔ تاریخ الکبیر 36/2ح1604، الجرح والتعدیل 264/2ح952، الثقات 77/6، الکامل ابن عدی 34/2ح196، ضعفاء دارقطنی ص 158ح123، ص 286ح359، تہذیب الکمال 298/2ح291، میزان الاعتدال 317/1ح680(اردو 240/1ح680)، دیوان الضعفاء ص 24ح292، المغنی 100/1ح502، ذیل علی الکاشف ص 37ح42، تذہیب التہذیب 293/1ح292، تہذیب التہذیب 184/1ح364، تقریب التہذیب 123/1ح296۔

روی عنہ : اسحاق بن بشر البخاری، حکم بن ابان العدنی، شرحبیل بن عبد الکریم الصنعانی، عباد بن کثیر الثقفی، عبد المنعم بن ادریس، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، علی بن ثابت الجزری، معافی بن عمران الموصلی، یوسف بن زیاد شیخ لاسد بن موسی، ابو بکر بن عیاش۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، اور کہا ہے کہ میں اس کی ان روایات سے تشویش میں ہوں جو اس کے بیٹے نے روایت کی ہیں۔

ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن

دار قطنی نے کہا کہ متروک ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ضعفاء میں اسے ایک ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

## 292. ادریس بن صبیح الاودی[1](ق)

روی عن: سعید بن المسیب۔

روی عنہ: حماد بن عبد الرحمان الکلبی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ غرائب بیان کرتا اور خطا کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 2/264ح949، الثقات 6/78، تہذیب الکمال 2/299ح292، میزان الاعتدال 1/317ح681(اردو 1/241ح681)، دیوان الضعفاء ص 24ح293، المغنی 1/100ح503، الکاشف 1/230ح242، تذہیب التذہیب 1/294ح294، تہذیب التذہیب 1/185ح365، تقریب التذہیب 1/123ح298۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

### 293. ادریس بن یزید بن عبد الرحمان[1] (ع)

روی عن : ابان بن تغلب، اسماعیل بن رجاء، حبیب ابن ابوثابت، حکم بن عتیبہ، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، طلحہ بن مصرف، عاصم بن بہدلہ، عبد الرحمن بن الاسود بن یزید، عثمان بن عاصم الاسدی، عدی بن ثابت، عطیہ العوفی، علقمہ بن مرثد ، عمرو بن مرہ، عون بن ابوجحیفہ، فضل بن عمیرہ، قابوس بن ابوظبیان، قیس بن مسلم، محارب بن دثار، منہال بن عمرو، یزید بن عبد الرحمن الاودی، ابواسحاق السبیعی۔

روی عنہ : ایوب بن سوید، حماد بن اسامہ، رحیل بن معاویہ الجعفی، زیاد بن الحسن بن فرات، زیاد بن عبد اللہ البکائی، سفیان الثوری، ضمرہ بن ربیعہ، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن سلمہ الافطس، عبد ربہ بن نافع ، علی بن غراب الفزاری، علی بن محمد بن زرارہ، عمرو بن ابوسلمہ، عیسی بن ابراہیم العبدی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن مسلم بن ابوالوضاح، مخلد بن شداد، منصور بن ابوالاسود، موسی بن اعین الجزری، وکیع بن الجراح، یحیی بن زکریا بن ابوالحواجب، یحیی بن زکریا بن ابوزائدہ، یعلی بن عبید الطنافسی۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ ان سے احادیث ہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

بخاری نے کہا کہ ثبت صدوق ہے۔

---

1 ۔طبقات ابن سعد 439/8ح3439، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 21/2، سؤالات ابن محرز 140/1ح746، علل احمد 227/1ح280، 331/2ح2466، 402/2ح2797، سؤالات ابی داود ص295 ح352، تاریخ الکبیر 37/2ح1605، المعرفہ والتاریخ 192/3، الجرح والتعدیل 263/2ح948، الثقات 78/6، مشاہیر علماء الامصار ص199ح1334، تہذیب الکمال 299/2ح293، الکاشف 230/1ح243، تذہیب التہذیب 294/1ح294، تہذیب التہذیب 185/1ح366، تقریب التہذیب 123/1ح298، اعیان الشعیہ 232/3ح۔

آجری نے ابوداود کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

امینی نے اعیان الشیعہ میں کہا کہ جعفر الصادق کے اصحاب میں سے ایک تھے۔

**294. آدم بن ابی ایاس**[1] (خ، خد، ت، س، ق)

**روی عن:** اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن عیاش، انس بن عیاض، ایوب بن عتبہ، بقیہ بن الولید، بکر بن خنیس، بکر بن عبد اللہ البصری، حبان بن علی العنبری، حریز بن عثمان الرحبی، حفص بن میسرہ الصنعانی، حماد بن سلمہ، الربیع بن بدر، ربیع بن صبیح، رکن بن عبد اللہ الشامی، سلیمان بن حیان الاحمر، سلیمان ابن المغیرہ، سلام بن مسکین، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن رزیق بن ابوشیبہ المقدسی، شیبان بن عبد الرحمن النحوی، عباد بن عباد الارسوفی، عبد اللہ بن المبارک، عبد الحمید بن بہرام، عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی، عبد الملک بن حسین النخعی، عون بن موسی، عیسی بن ماہان الرازی، عیسی بن میمون المدنی، قاسم بن یزید بن عوانہ، قیس بن الربیع، لیث بن سعد، مبارک بن فضالہ، محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک، محمد بن سلیم الراسبی، محمد بن عبد الرحمن بن ابوذئب، مسیب بن شریک، نجیح بن عبد الرحمن المدنی، ہشیم بن بشیر، ہیثم بن جماز، ورقاء بن عمر الیشکری۔

---

1۔ طبقات ابن سعد 9/496ح4824 (اردو 7/311)، سؤالات ابی داود ص 251ح267، ثقات العجلی 1/213ح42، المعرفہ والتاریخ 1/205، الجرح والتعدیل 2/268ح970، سؤالات آجری 2/254ح1760، تاریخ ابو زرعہ دمشقی ص 124ح550، 551، الثقات 8/134، ثقات ابن شاہین ص 41ح94، سنن دار قطنی 2/162، تہذیب الکمال 2/301ح294، الکاشف 1/230ح244، تذہیب التہذیب 1/294ح295، تہذیب التہذیب 1/186ح368، تقریب التہذیب 1/73ح133۔

**روی عنہ :** بخاری،ابراہیم بن محمد بن یوسف الفریابی،ابراہیم بن ہانئ نیشاپوری،ابراہیم بن الہیثم البلدی،احمد بن الازہر نیشاپوری،احمد بن عبداللہ اللحیانی،احمد بن محمد بن شبویہ المروزی،اسحاق بن اسماعیل الرملی،اسحاق بن سوید الرملی،اسماعیل بن عبداللہ الاصبہانیہ،بشر بن بکرالتنیسی،ثابت بن السمیدع،ثابت بن نعیم الہوجی العسقلانی،حمید بن الاصبغ،ربیع بن محمد اللاذقی،عبداللہ بن الحسین المصیصی،عبداللہ بن عبد الرحمن الدارمی،عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی،عبید بن آدم بن ابوایاس،عمرو بن منصور النسائی،محمد بن ادریس الرازی،محمد بن حماد القلانسی،محمد بن خلف العسقلانی،محمد بن عبدالوہاب العسقلانی،محمد بن ابو عتاب الاعین،محمد بن یحیی بن کثیر الحرانی،موسی بن سہل الرملی،ہاشم بن مرثد الطبرانی،یزید بن محمد ابن عبد الصمد الدمشقی،یعقوب بن سفیان الفارسی۔

## جرح وتعدیل

قاسم بن عبداللہ بن عامر نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ یہ ثقہ ہے،البتہ یہ کچھ ضعفاء سے روایت کرتا ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ شعبہ سے کتابت کرنے والوں میں سے تھا۔اور ان چھ سات لوگوں میں تھا جو شعبہ کی حدیث میں ثبت تھے۔

ابوداود نے ابن حنبل سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ شعبہ کے پاس رہائش پذیر تھا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوحاتم نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے۔ایک جگہ کہا ثقہ مامون ہے۔

ابوداود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ اور شام کا شیخ ہے۔

ابن حجر نے اسے نویں طبقہ کا ثقہ عابد کہا ہے۔

اس کی وفات 221 ھجری میں ہوئی۔

### 295. آدم بن سلیمان القرشی[1] (م، ت، س)

**روی عن:** سعید بن جبیر، عطاء بن ابورباح، نافع مولی ابن عمر۔

**روی عنہ:** اسرائیل بن یونس، سفیان الثوری، شعبہ بن الحجاج۔

**جرح وتعدیل**

سفیان ثوری اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔ جب وہ ان سے کوئی روایت کرتے جس کے بارے میں مجھے مؤمل بن اسماعیل نے خبر دی کہا کہ وہ ابویحییٰ بن آدم کوفہ کا محدث ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوحاتم نے کہا کہ صالح ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

### 296. آدم بن علی العجلی[2] (خ، س)

**روی عن:** عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن طہمان، اسرائیل بن یونس، ایوب بن جابر، سفیان الثوری، سلام بن سلیم، شعبہ بن

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 453/8ح3330 (اردو 214/6)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 5/2، تاریخ دارمی ص 75ح172، علل احمد 2/ح1840، 2/ح2769، المعرفہ والتاریخ 242/3، تاریخ الکبیر 38/2ح1610، ثقات العجلی ص 214ح52، الجرح والتعدیل 268/2ح967، الثقات 80/6، تہذیب الکمال 307/2ح295، الکاشف 230/1ح244، تذہیب التہذیب 295/1ح296، تہذیب التہذیب 187/1ح369، تقریب التہذیب 73/1ح134۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 439/8ح3260، تاریخ دارمی ص 67 ح 119، علل احمد 209/2ح2037، 494/2ح3261، تاریخ الکبیر 37/2ح1609، المعرفہ والتاریخ 96/3، الجرح والتعدیل 266/2ح962، سؤالات البرذعی ص 221ح383، الثقات 51/4، ثقات ابن شاہین ص 41ح93، تہذیب الکمال 309/2ح296، الکاشف 230/1ح246، تذہیب التہذیب 296/1ح297، تہذیب التہذیب 187/1ح370، تقریب التہذیب 74/1ح135۔

الحجاج، عبداللہ بن محمد الیمامی، عمر بن عبید الطنافسی، عمرو بن ابو قیس الرازی۔

**جرح وتعدیل**

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے پوچھا کہ جبلہ بن سحیم اور آدم بن علی میں سے ثبت کون ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جبلہ۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ رازی نے اس کی ایک حدیث سن کر کہا کہ یہ باطل ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے، قلیل الحدیث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 297. **اربدة**[1](اربد التیمی)(د)

**روی عن:** عبداللہ بن عباس۔

**روی عنہ:** ابواسحاق السبیعی۔

**جرح وتعدیل**

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مفسر ہے، اس سے ابواسحاق کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

---

1 ۔تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 21/2، سؤالات ابن الجنید ص301ح111، سؤالات ابن محرز 102/2ح279، علل احمد 157/1ح72، 17/3ح3950، 79/3ح4263، تاریخ الکبیر 63/2ح1695، المعرفہ والتاریخ 72/3، ثقات العجلی 214/1ح55، الجرح والتعدیل 345/2ح1310، الثقات 52/4، تہذیب الکمال 310/2ح297، میزان الاعتدال 318/1ح686(اردو 241/1ح686)، الکاشف 230/1ح247، تذہ/حیب التہذیب 296/1ح298، تہذیب التہذیب 187/1ح372، تقریب التہذیب 124/1ح299۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مفسر صدوق راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ قول بیان کیا ہے:

"ہم لوگ بات کیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کے ساتھ بطور خاص 70 ایسے عہد لیے تھے جو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کے علاوہ کسی اور سے نہیں لئے"۔

## 298. ارطاۃ بن المنذر بن الاسود[1] (بخ، د، س، ق)

**روی عن:** حکیم بن عمیر بن الاسود، خالد بن معدان، داود بن ابی ہند، رزیق ابی عبداللہ الالہانی، سعید بن المسیب، ضمرہ بن حبیب بن صہیب، عبداللہ بن دینار البہرانی، عبداللہ بن غابر الالہانی، عبدالرحمان بن غنم الاشعری، عطاء بن ابی رباح، علی بن ابی طلحہ الوالبی، عمیر بن الاسود، غیلان بن معشر المقرائی، کثیر بن الحارث، کثیر بن مرۃ، لیث بن ابی سلیم، مجاہد بن جبر، مہاصر بن حبیب بن صہیب، یوسف ابی الحجاج الالہانی، ابو عون الانصاری۔

**روی عنہ:** اسد بن عیسیٰ (رفغین)، اسد بن وداعہ، اسماعیل بن عیاش، اشعث بن شعبہ، بقیہ بن الولید، جراح بن ملیح البہرانی، حکم بن نافع، شریح بن یزید، عباد بن یوسف الکندی، عبداللہ بن المبارک، عبدالقاہر بن ناصح العابد، عبدالقدوس بن الحجاج الخولانی، عتبہ بن السکن الفزاری، عصام بن خالد الحضرمی، عقبہ بن علقمہ البیروتی، مبشر بن اسماعیل الحلبی، محمد بن کثیر المصیصی، مسکین بن بکیر الحرانی، معاویہ بن صالح الحضرمی، معاویہ بن یحییٰ الاطرابلسی، یحییٰ بن سعید العطار الحمصی۔

### جرح وتعدیل

---

1۔ تاریخ دارمی ص 70 ح 137، علل احمد 230/1 ح 288، 511/1 ح 1194، سؤالات ابی داود ص 262 ح 293، تاریخ الکبیر 57/2 ح 1676، المعرفہ والتاریخ 252/1، الجرح والتعدیل 326/2 ح 1249، المراسیل ص 17 ح 22، الثقات 85/6، مشاہیر علماء الامصار ص 209 ح 1412، الکامل ابن عدی 143/2 ح، تاریخ دمشق 8/8 ح 574، تہذیب الکمال 311/2 ح 298، میزان الاعتدال 319/1 ح 688 (اردو 242/1 ح 688)، دیوان الضعفاء ص 24 ح 295، المغنی 101/1 ح 508، الکاشف 230/1 ح 248، تذہیب التذہیب 296/1 ح 299، تحفۃ التحصیل ص 22، جامع التحصیل ح 20، تہذیب التہذیب 188/1 ح 373، تقریب التہذیب 124/1 ح 300، لسان المیزان۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو طالب نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس نے عبادہ بن نسی سے کچھ نہیں سنا۔

ابوزرعہ دمشقی نے عبدالرحمان بن ابراہیم الدحیم کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ثقہ، حافظ فقیہ ہے۔

ابن عدی نے ایک راویت کا ذکر کر کے کہا کہ ارطاۃ نامی اس راوی سے اس کے علاوہ دیگر روایات بھی منقول ہیں، ان میں سے بعض میں غلطی پائی جاتی ہے اور بعض ویسے ہی غلط ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ امام ہے، ثقہ فقیہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 163 ھجری میں ہوئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے، جس نے ابو بکرؓ سے زیادہ میرے ساتھ بھلائی کی ہو، اس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ میرا ساتھ دیا اور اپنی بیٹی کے ساتھ میری شادی کی"۔

## 299. ارقم بن شرحبیل الاودی[1] (ق)

**روی عن:** عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود۔

---

1۔ طبقات ابن سعد 296/8ح2924، تاریخ الکبیر 46/2ح1637، الجرح والتعدیل 310/2ح1161، الثقات 54/4، تاریخ دمشق 17/8ح587، تہذیب الکمال 314/2ح299، میزان الاعتدال 319/1ح690 (اردو 243/1ح690)، المغنی 101/1ح509، الکاشف 230/1ح249، تذہیب التہذیب 297/1ح300، تہذیب التہذیب 189/1ح374، تقریب التہذیب 124/1ح301۔

**روی عنہ:** عبداللہ بن ابی السفر الہمدانی، عبدالرحمان بن ثروان الاودی، عمرو بن عبداللہ السبیعی، ہزیل بن شرحبیل الاعمی۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ قلیل الحدیث ہے۔

بخاری نے کہا کہ ابواسحاق السبیعی نے اپنے اس سے سماع کہا ذکر نہیں کیا۔ بخاری نے اپنی ضعفاء میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عبدالبر نے کہا کہ اس کی حدیث صحیح ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

یہ بات غلط ہے کہ بخاری نے ضعفاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔

### 300. یزداد بن فساءۃ[1] (مد،ق)

**روی عن:** نبی ﷺ -

**روی عنہ:** عیسیٰ بن یزداد-

**جرح وتعدیل**

یحییٰ بن معین نے کہا کہ میں عیسیٰ (ان کے بیٹے) اور ان کے والد کو نہیں جانتا، ابوحاتم رازی نے کہا کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 310/9ح1340، الثقات 449/3، تہذیب الکمال 316/2ح300، میزان الاعتدال (ذیل) 47/8ح163(53/8ح163)، الکاشف 230/1ح250، تذہیب التہذیب 297/1ح301، تحفۃ التحصیل ص 23، مراسیل للعلائی ح20، تہذیب التہذیب 189/1ح375، تقریب التہذیب 125/1ح302۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ یہ اور ان کا بیٹا دونوں مجہول ہیں۔

ابو الحسن القطان نے کہا کہ یہ معروف نہیں ہیں۔

ابن عبد البر نے کہا کہ کچھ لوگوں نے انہیں صحابی کہا ہے اور اکثر لوگ انہیں نہیں جانتے، ان کی حدیث مرسل ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ان سے ایک حدیث ہے جو کہ صحیح نہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ مختلف الصحبت ہیں، ابو حاتم نے انہیں مجہول کہا ہے۔

انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے:

"جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو تین مرتبہ جھاڑلے"۔

یہ اس کے بیٹے عیسیٰ نے نقل کی ہے۔ابن معین کہتے ہیں کہ عیسیٰ اور اس کے باپ دونوں کی شناخت نہیں ہوئی۔ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں، بخاری نے بھی یہی کہا ہے۔

## 301. ازرق بن علی بن مسلم[1] (خد)

**روی عن:** حسان بن ابراہیم الکرمانی، عمر بن یونس الیمامی، یحیی بن ابو بکیر الکرمانی۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن احمد بن عمر الوکیعی، ابراہیم ابن فہد الساجی، ابراہیم بن ہاشم البغوی، احمد بن علی بن المثنی الموصلی، احمد بن عمرو بن ابو عاصم، احمد بن ابراہیم العطار، اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، اسماعیل بن الفضل البلخی، جعفر بن محمد بن خالد البردعی، حسن بن محمد ابن الصباح، حسین بن اسحاق التستری، حمدون بن احمد السمسار، روح بن حاتم الجذوعی، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، علی بن الحسین بن الجنید الرازی، محمد بن احمد بن ہارون العوذی، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن عبد الملک الدقیقی، محمد بن یزید الاسفاطی، معاذ بن سہل۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 2/339ح1284، الثقات 8/136، تہذیب الکمال 2/301ح317، تذہیب التہذیب 1/297ح302، تہذیب التہذیب 1/190ح376، تقریب التہذیب 1/125ح303۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے،اور کہا ہے کہ غرائب بیان کرتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق غرائب بیان کرنے والا راوی ہے۔

## 302. **ازرق بن قیس الحارثی**[1] (خ،د،س)

**روی عن:** ابان بن الحارث البصری،انس بن مالک،ذکوان مولی عائشہ،شریک بن شہاب الحارثی،عبد اللہ بن الحارث بن نوفل،عبد اللہ بن رباح الانصاری،عبد اللہ بن عمر بن الخطاب،عسعس بن سلامہ،یحیی بن یعمر،ابی بردہ بن ابو موسی الاشعری،ابی برزہ الاسلمی،ابی ریمہ—

**روی عنہ:** حبیب بن حجر العیشی البصری،حماد بن زید،حماد بن سلمہ،سلیمان التیمی،ابو زیاد سہل بن زیاد الحارثی،شعبہ بن الحجاج،المعلی بن جابر،المنہال بن خلیفہ۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ ان شاءاللہ ثقہ ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابو داود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ غرائب بیان کرتا ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد234/9ح3972،تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری22/2،تاریخ الکبیر 69/2ح1716، الجرح والتعدیل339/2ح1283، سؤالات الآجری39/2ح1045، الثقات62/4، مشاہیر علماء الامصار ص116ح668، ثقات ابن شاہین ص 44ح107 ، سؤالات الحاکم للدارقطنی ص 188ح287، تہذیب الکمال 318/2ح302، الکاشف231/1ح251، تذہیب التہذیب298/1ح303، مجمع الزوائد 229/6، تہذیب التہذیب190/1ح377، تقریب التہذیب125/1ح304۔

حاکم نے اس کے بارے میں سوال کیا تو دار قطنی نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات حجاج بن یوسف کی قید میں ہوئی۔

### 303. **ازہر بن جمیل بن جناح**[1] (خ، س)

**روی عن :** اسحاق بن عیسی ابن بنت داود بن ابو ہند، اسماعیل بن حکیم صاحب الزیادی، بزیع بن حسان الخصاف، بشر بن المفضل، حاتم بن وردان، حارث بن وجیہ، خالد بن الحارث، سفیان بن زیاد المعروف بالراس، سفیان بن عیینہ، سکن بن ابو السکن البصری، سلیمان بن ایوب صاحب البصری، سلیمان بن داود الشاذکونی، سہل بن حسان، ضحاک بن مخلد، عبد الرحمن بن عثمان البکراوی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی، عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی، عبید اللہ بن عمر القواریری، علی ابن المدینی، عمر بن شقیق الجرمی، فضل بن العلاء، قدامہ بن شہاب المازنی، محمد بن سواء، محمد بن عبد الرحمن الطفاوی، معتمر بن سلیمان، یحیی بن سعید القطان۔

روی عنہ : بخاری، نسائی، احمد بن الحسین بن اسحاق الصوفی الصغیر، احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار، احمد بن محمد بن الجہم السمری، احمد بن یحیی ابن زہیر التستری، جعفر بن احمد بن سنان القطان الواسطی، جعفر بن نصر نیشاپوری، حسین بن احمد بن بسطام الزعفرانی، حسین ابن اسحاق التستری، حسین بن محمد الحرانی، زکریا بن یحیی السجزی، سعید بن عمرو البردعی الحافظ، سلیمان بن عیسی الجوہری، صالح بن احمد بن ابو مقاتل، عبد اللہ بن ابو داود، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، عبدان الاہوازی الحافظ، علی بن العباس البجلی المقانعی، عمر بن محمد بن بجیر السمرقندی، محمد بن ہارون الحضرمی، یحیی بن محمد بن صاعد۔

---

1 ۔ تاریخ الصغیر 364/2، ثقات العجلی 215/1ح م55، الجرح والتعدیل 315/2ح 1191، الثقات 132/8، المعجم المشتمل ص 72ح 136، تہذیب الکمال 320/2ح 303، الکاشف 231/1ح 252، تذہیب التہذیب 298/1ح 304، تہذیب التہذیب 191/1ح 378، تقریب التہذیب 126/1ح 305۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں،ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق غرائب والا راوی ہے۔

اس کی وفات 251ھجری میں ہوئی۔

**304. ازہر بن راشد البصری**[1] (س)

**روی عن:** انس بن مالک، حسن البصری۔

**روی عنہ:** عوام بن حوشب۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے، ضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

**305. ازہر بن راشد الکاہلی**[2] (عس)

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 1/455ح1459،الجرح والتعدیل 2/313ح1178،الثقات 6/68، تہذیب الکمال 2/321ح305،میزان الاعتدال 1/320ح692 (اردو 1/243ح692)، المغنی 1/101ح510، دیوان الضعفاء ص 24ح297،الکاشف 1/231ح253، تذہیب التہذیب 1/299ح305، تہذیب التہذیب 1/191ح379، تقریب التہذیب 1/126ح306۔

2 ۔ تاریخ الکبیر 2/455ح1460،الجرح والتعدیل 2/313ح313، المجروحین 1/102ح116،ضعفاء والکذابین ابن شاہین ص 57ح64،تہذیب الکمال 2/322ح305، میزان الاعتدال 1/320ح693 (اردو 1/244ح693)،المغنی 1/101ح511،ذیل علی الکاشف ص 38ح45،تذہیب التہذیب 1/299ح306، تہذیب التہذیب 1/192ح380، تقریب التہذیب 1/126ح307۔

**روی عن:** خضر بن القواس، ابو عاصم التمار۔

**روی عنہ:** عطاء بن مسلم الخفاف، مروان بن معاویہ الفزاری۔

**جرح وتعدیل**

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ فاحش الوہم ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے، ابن معین نے اسے کمزور کہا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

### 306. ازہر بن راشد الہوزنی[1] (تمیز)

**روی عن:** سلیم بن عامر الخبائری، عبداللہ بن عباس (مرسل)، عصمہ بن قیس۔

**روی عنہ:** اسماعیل بن عیاش، حریز بن عثمان الرحبی۔

**جرح وتعدیل**

اس کی ذکر تمیز کے لئے کیا گیا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں، عبداللہ بن عباسؓ سے ارسال کرتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا صدوق ہے۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 456/1ح1461، الجرح والتعدیل 313/2ح1179، تہذیب الکمال 323/2ح306، میزان الاعتدال 320/1ح694(اردو 243/1ح693)، تذہیب التہذیب 299/1ح307، تہذیب التہذیب 192/1ح381، تقریب التہذیب 126/1ح308۔

**307. <u>ازہر بن سعد السمان</u>**[1] (خ،م،د،ت،س)

**<u>روی عن</u>:** سلیمان التیمی، عبداللہ بن عون، ہشام الدستوائی، یونس ابن عبید۔

**<u>روی عنہ</u>:** ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن عثمان النوفلی، احمد بن الفرات الرازی، اسحاق بن راہویہ، بشر بن آدم البصری، حسن بن علی الحلوانی، حسین بن عیسی البسطامی، زیاد بن یحیی الحسانی، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن محمد المسندی، عبدالعزیز بن معاویہ القرشی، علی ابن المدینی، عمرو بن علی، محمد بن بشار بندار، محمد بن رافع نیشاپوری، محمد بن المثنی، محمد بن یحیی الذہلی، محمد بن یونس الکدیمی، محمود بن غیلان المروزی، یحیی بن جعفر بن الزبرقان۔

**<u>جرح وتعدیل</u>**

اس کی پیدائش 111 ھجری میں ہوئی۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے، عبداللہ بن عون نے اس کے لیے وصیت کی تھی۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔ایک جگہ پوچھا کہ ازہر السمان کی حدیث کیسی ہے تو کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1 ۔طبقات ابن سعد 295/9ح4160،تاریخ دارمی ص76ح175، ص215ح802، 803، علل احمد 421/1ح922، 514/1ح1205، 1206، 426/2ح2885، 93/3ح4338، 252/3ح5115، سؤالات ابی داود ص343 ح518،تاریخ الکبیر 460/1ح1474،ضعفاء العقیلی 337/1ح164،المعرفہ والتاریخ 68/2،الجرح والتعدیل 315/2ح1187،الثقات 69/6، مشاہیر علماء الامصار ص192ح1279، تہذیب الکمال 323/2ح307،تذکرۃ الحفاظ 342/1، سیر اعلام النبلاء 441/9، میزان الاعتدال 320/1ح695(اردو 244/1ح695)، الکاشف 231/1ح254، تذہیب التہذیب 300/1ح308،الوافی بالوفیات 240/8ح1464، تہذیب التہذیب 192/1ح382، تقریب التہذیب 127/1ح309۔

ذہبی نے کہا کہ حجت ہے، حافظ ہے، نبیل ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ عقیلی نے کتاب الضعفاء میں منکر راوی ہونے کے طور پر اس کا ذکر کیا ہے اور اس نے اس کے بارے میں جو ذکر کیا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ ابن ابو عدی میرے نزدیک ازہر سمان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر عقیلی نے ان کے حوالے سے ایک راویت نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب سیدہ فاطمہؓ نے اپنے ہاتھ خراب ہونے کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے انہیں تسبیح پڑھنے کا حکیم دیا تھا۔ ازہر نامی راوی نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اس بارے میں اس سے اختلاف کیا گیا ہے، تو یہ ایسی کوئی بات نہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 203 ھجری میں ہوئی۔

## 308. <u>ازہر بن سعید الحرازی</u>[1] (بخ، د، س، ق)

روی عن: ذوالکلاع، صدی بن عجلان الباہلی، عاصم بن حمید السکونی، عبدالرحمن ابن السائب، عضیف ابن الحارث، کثیر بن مرہ، ابو کبشۃ الانماری۔

روی عنہ: عمر بن جعثم القرشی، محمد بن الولید الزبیدی، معاویہ بن صالح الحضرمی۔

**<u>جرح وتعدیل</u>**

محدثین یہ کہتے ہیں کہ یہ ازہر بن عبداللہ بن جمیع ہے۔ (رقم 310 پر آرہا ہے)۔

محمد بن سعد نے کہا کہ قلیل الحدیث ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق ہے۔

اس کی وفات 129 ھجری میں ہوئی۔

---

1۔ طبقات ابن سعد 9/464ح4710، تاریخ الکبیر 1/456ح1462، الجرح والتعدیل 2/312ح312، الثقات 4/38، تہذیب الکمال 2/325ح308، الکاشف 1/231ح255، تذہیب التہذیب 1/300ح309، تہذیب التہذیب 1/193ح383، تقریب التہذیب 1/127ح310۔

### 309. ازہر بن سنان القرشی[1] (ت)

**روی عن:** شبیب بن محمد بن واسع، علی بن زید بن جدعان۔

**روی عنہ:** حکم بن سنان، حکم بن مروان، سعید ابن سلیمان الواسطی، محمد بن جہضم، الہیثم بن جمیل، یزید بن ہارون۔

**جرح وتعدیل**

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

ابوداود نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

ابوداود نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

عقیلی نے کہا کہ اس کی حدیث میں وہم ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، المجروحین میں بھی اپنے حبان نے اس کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ قلیل الحدیث ہے، منکر روایات بھی کرتا ہے، ثقہ راوی اس کی متابعت نہیں کرتے۔

الساجی نے کہا کہ اس میں ضعف ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث صالح ہے، میں نے اس کی کوئی شدید منکر روایت نہیں دیکھی، مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ اس کو ضعیف کہا گیا ہے، اس میں کمزوری ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ معاویہ بن قرہ کے حوالے سے یہ راویت بیان کی ہے:

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 460/1ح1471، ضعفاء العقیلی 133/1ح165، الجرح والتعدیل 314/2ح1185، سؤالات الآجری 49/2ح1083، المجروحین 201/1ح115، الکامل ابن عدی 140/2ح239، ضعفاء والکذابین ابن شاہین ص 57ح65، تہذیب الکمال 326/2ح309، میزان الاعتدال 321/1ح697(اردو 244/1ح697)، دیوان الضعفاء ص 25ح299، المغنی 102/1ح513، الکاشف 231/1ح256، تذہیب التہذیب 301/1ح310، مجمع الزوائد 115/1، تہذیب التہذیب 194/1ح384، تقریب التہذیب 127/1ح311۔

"جب حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے تو میں اسلام قبول کرنے کے لئے گیا۔ میں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ میں دو یا شاید تین آدمیوں کے ساتھ اسلام میں داخل ہوں گا، تو میں اس پانی کے پاس آیا جہاں لوگ اکٹھے ہوتے تھے، میرے سامنے اس بستی کا ایک چرواہا آیا وہ بولا: کیا میں تم لوگوں کے لئے بکریاں نہ چراؤں، لوگوں نے کہا کہ وہ کیوں اس نے کہا کہ روزانہ راوت کے وقت ایک بھیڑیا آتا ہے، اور ایک بکری لے جاتا ہے اور تمہارے یہ بت کھڑے رہتے ہیں، نہ یہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں، نہ کوئی فائدہ دے سکتے ہیں تو وہ لوگ چلے گئے، مجھے امید تھی کہ یہ لوگ اسلام قبول کرلیں گے"۔ قرۃ کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح وہ چرواہا آیا اور اس نے بلند آواز میں کہا خوش خبری ہو بھیڑیے کو باندھ کر لایا گیا اور وہ رسی کے بغیر بتوں کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ قرہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ وہاں گیا تو ان لوگوں نے اس بت کو بوسہ دیا اور اس کو سجدہ کیا، لوگوں نے کہا آئندہ بھی تم ایسے ہی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "شیطان نے ان کے ساتھ کھیل کیا ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن واثق کا یہ بیان نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں بلال بن ابو بردہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا آپ کے والد نے اپنے والد کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان مجھے بتایا ہے:

"جہنم میں ایک کنواں ہے جس کا نام "ہب ہب" ہے، اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس میں ہر ظالم شخص کو رکھے، تو اے بلال! تم اس بات سے بچنا کہ کہیں تم متکبر نہ ہو جاؤ"۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جو شخص بازار میں "لا الہ الا اللہ وحدہ" پڑھتا ہے"۔۔ پھر راوی نے آگے حدیث ذکر کی ہے۔

## 310. **ازہر بن عبداللہ بن جمیع**[1] (د، ت، س)

---

1۔ تاریخ الکبیر 459/2ح، ثقات العجلی 215/1ح56، الجرح والتعدیل 312/2ح1174، الثقات 38/4، تہذیب الکمال 327/2ح310، میزان الاعتدال 322/1ح698 (اردو 245/1ح698)، دیوان الضعفاء ص 25ح300، المغنی (جاری)

**روی عن:** تمم داری (مرسل)، شریق الہوزنی، عبداللہ بن بسر المازنی، عبداللہ بن لحیی الہوزنی، مسلم بن سلیم، نعمان بن بشیر۔

**روی عنہ:** خلیل بن مرۃ، صفوان بن عمرو، عمرو بن جعثم، فرج بن فضالہ۔

**جرح وتعدیل**

بخاری نے کہا کہ ازہر بن یزید، ازہر بن سعید اور ازہر بن عبداللہ ایک ہی ہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور ازہر بن سعید اور ازہر بن عبداللہ میں فرق کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ یہ حضرت علیؓ پر زبان دراز کیا کرتا تھا۔ صدوق ہے لیکن ناصبی تھا۔ ایک جگہ کہا کہ حسن الحدیث تابعی تھا لیکن ناصبی تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق ہے جس پر ناصبیت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

## 311. ازہر بن القاسم الراسبی[1] (د، س، ق)

**روی عن:** حارث بن عبید الایادی، زکریا بن اسحاق المکی، مثنیٰ بن سعید الضبعی، محمد بن ثابت، ہشام الدستوائی۔

**روی عنہ:** احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، بکر بن خلف ختن المقریء، علی بن الحسین بن ابی عیسیٰ الہلالی، محمد بن رافع نیشاپوری، محمود بن غیلان المروزی، نوح بن حبیب القومسی۔

**جرح وتعدیل**

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

102/1ح514، الکاشف 231/1ح257، تذہیب التہذیب 301/1ح311، تہذیب التہذیب 194/1ح385، تقریب التہذیب 128/1ح312۔

1۔ علل احمد 524/1ح1229، 56/3ح4148، تاریخ الکبیر 460/1ح1473، الجرح والتعدیل 314/2ح1186، الثقات 131/8ح، ثقات ابن شاہین ص 40ح91، تہذیب الکمال 329/2ح311، میزان الاعتدال 322/1ح700 (اردو 246/1ح700)، دیوان الضعفاء ص 25ح301، المغنی 102/1ح515، الکاشف 231/1ح258، تذہیب التہذیب 302/1ح312، تہذیب التہذیب 195/1ح386، تقریب التہذیب 128/1ح313۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے، اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر قابل احتجاج نہیں ہو گی۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ خطاء کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حجت نہیں ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق ہے۔

### 312. ازہر بن مروان الرقاشی[1] (ت،ق)

**روی عن:** بشر بن منصور السلیمی، تمام بن بزیع الطفاوی، جعفر بن سلیمان الضبعی، الحارث بن نبهان، حماد بن زید، داود بن الزبرقان، سالم ابو جمیع، ابی الحتروش شملہ بن ہزال، صالح المری، ابی عاصم الضحاک بن مخلد، عبداللہ بن عرادہ الشیبانی، عبدالاعلی بن عبدالاعلی، عبدالواحد بن زیاد، عبدالوارث بن سعید، غسان بن برزین، فضیل بن عیاض، قزعہ بن سوید بن حجیر الباہلی، محمد بن دینار، محمد بن سواء، مسکین ابو فاطمہ، مسمع بن عاصم، موسی بن المغیرہ و یزید بن زریع۔

**روی عنہ:** ترمذی، ابن ماجہ، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم بن عبد السلام الوشاء، ابراہیم بن عیسی البصری، احمد بن حماد بن سفیان الکوفی، احمد بن عمرو بن ابو عاصم، حسن بن علی بن شبیب المعمری، حسین بن اسحاق التستری، عبداللہ بن محمد بن ابو الدنیا، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبدان الاہوازی، علی بن سعید بن بشیر الرازی، محمد بن احمد بن سعید بن کسا الواسطی، محمد بن عبد اللہ القرشی العبدی، موسی بن زکریا التستری، موسی بن ہارون الحمال۔

**جرح و تعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ مستقیم الحدیث ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 2/315ح1190، الثقات 8/132، تہذیب الکمال 2/330ح312، الکاشف 1/231ح259، تذہیب التہذیب 1/302ح313، تہذیب التہذیب 1/196ح387، تقریب التہذیب 1/128ح314۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق ہے۔

اس کی وفات 243 ھجری میں ہوئی۔

## 313. اسامہ بن اخدری[1](د)

**روی عن:** رسول اللہ ﷺ

**روی عنہ:** بشیر بن میمون الشقری۔

**بحث**

یہ صحابی ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حبان نے انہیں صحابہ کے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صحابی ہیں، بصرہ میں رہائش پذیر ہوئے۔

یہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ شقرہ نبی ﷺ کے پاس آیا، اس میں ایک بھاری بھر کم جسم والے صاحب تھے، جن کا نام اصرم تھا، انہوں نے ایک حبشی غلام خریدا، عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کے لئے دعا کریں، اور اس کا نام رکھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا نام ہے، انہوں نے عرض کیا: اصرم، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تُم زرعہ ہو، تم اس سے کیا چاہاتے ہو؟ انہوں نے کہا: چرواہی، آپ ﷺ نے انگلیاں بند کرکے فرمایا: یہ عاصم ہے۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 283/2ح1023، الثقات 3/3، الاستعیاب ص 78ح24، تہذیب الکمال 332/2ح313، الکاشف 232/1ح260، تذہیب التہذیب 303/1ح314، تہذیب التہذیب 196/1ح388، تقریب التہذیب 128/1ح315، الاصابہ ص43ح142(اردو 95/1ح87)۔

## 314. اسامہ بن حفص المدنی[1] (خ)

**روی عن:** عبید اللہ بن عمر، موسی بن عقبہ، ہشام ابن عروہ، یحیی بن سعید الانصاری۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن حمزہ الزبیری، محمد بن الحسن بن زبالہ المخزومی، ابوثابت محمد بن عبید اللہ المدینی، یحیی بن ابراہیم بن ابو قتیلہ۔

**جرح وتعدیل**

بخاری نے اس سے متابعت میں روایت لی ہے۔

ازدی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابوالقاسم اللالکائی نے کہا کہ مجہول ہے، بخاری نے اسے تاریخ الکبیر میں ذکر نہیں کیا۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ازدی نے اس پر بلاحجت کلام کیا ہے، بخاری نے اسے تاریخ الکبیر میں ذکر کیا ہے، یہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق ہے، ازدی نے اس پر بلاحجت کلام کیا ہے۔

## 315. اسامہ بن زید بن اسلم القرشی[2] (ق)

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 2/24ح1563، تہذیب الکمال 2/332ح314، میزان الاعتدال 1/323ح703 (اردو 1/246ح703)، دیوان الضعفاء ص 25ح303، المغنی 1/102ح518، الکاشف 1/232ح261، تذہیب التہذیب 1/303ح315، تہذیب التہذیب 1/196ح389، تقریب التہذیب 1/129ح316۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 7/591ح2238، تاریخ یحیی بن معین بروایت الدوری 2/22، تاریخ ابن ابی خیثمہ 2/280، 2/295، 2/339، تاریخ دارمی ص 68ح129، 130 سؤالات ابن طہمان ص40 ح48، سؤالات ابن الجنید ص 381ح437، ص 403ح548، سؤالات ابن ابی شیبہ ص100 ح98، علل احمد 2/473ح3102، سؤالات ابی داود ص 225ح207، تاریخ الکبیر 2/23ح1561 ، المعرفہ والتاریخ 3/42، ضعفاء النسائی ص 154ح51، ضعفاء العقیلی 1/21ح3 ، الجرح والتعدیل 2/285ح1032 ، سؤالات البرذعی ص168 ح261، سؤالات الآجری ، المجروحین 1/202ح117، الکامل ابن عدی 2/78ح213، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین ص54 ح48تا51، تہذیب الکمال 1/334ح315، میزان الاعتدال 1/323ح704 (اردو 1/247ح704)، دیوان الضعفاء ص 25ح305، المغنی 1/103ح519،

(جاری)

**روی عن**: زید بن اسلم، سالم بن عبداللہ بن عمر، صفوان بن سلیم، عطاء بن ابو مسلم الخراسانی، قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق، نافع مولی ابن عمر، نافع مولی بنی اسد بن عبد العزی۔

روی عنہ: اسحاق بن ابراہیم الحنینی، اصبغ بن الفرج المصری، زید بن الحباب العکلی، سعید بن الحکم ابن ابو مریم، عافیہ بن ایوب المصری، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب، محمد بن الحسن بن زبالہ المخزومی، محمد بن عمر الواقدی، مطرف بن عبداللہ المدنی، یحیی بن یمان۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ کثیر الحدیث ہے حجت نہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اسامہ بن زید بن سلم، عبداللہ بن زید بن اسلم، عبدالرحمان بن زید بن اسلم یہ سب بھائی ہیں اور ان سب کی حدیث کوئی شے نہیں۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اسامہ بن زید بن اسلم، عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالرحمان بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اسامہ بن زید اللیثی میں کوئی حرج نہیں، اور جو اسامہ بن زید الصغیر ہے وہ ضعیف ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ زید کی اولاد ضعیف ہے۔ایک جگہ کہا کہ یہ تینوں بھائی ہی ضعیف ہیں۔ایک جگہ کہا کہ یہ تینوں بھائی کوئی شے نہیں ہیں۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ بنو زید بن اسلم میں سے کوئی ثقہ نہیں، البتہ اسامہ بن زید باقی سے ثبت ہے۔

ابو یعلی موصلی نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ اسامہ، عبداللہ، عبدالرحمان، زید بن اسلم کے بیٹے ہیں یہ سبھی کوئی شے نہیں۔

---

الکاشف 1/232ح262، تذہیب التذہیب 1/303ح316، تہذیب التہذیب 1/197ح390، تقریب التہذیب 1/129ح317(اردو 1/56ح315)۔

احمد بن سعد بن ابي مریم نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ اسامہ بن زید، عبداللہ بن زید، عبدالرحمان بن زید ضعیف ہیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

صالح بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ منکرالحدیث، ضعیف ہے۔

ابو داود نے بیان کیا کہ ابن حنبل سے سوال کیا گیا کہ عبداللہ بن زید آپ کے نزدیک بہتر ہے یا اسامہ بن زید تو کہا کہ ان میں کوئی بھی عبداللہ سے ثبت نہیں ہے۔

بخاری نے کہا کہ علی بن مدینی نے مجھ سے کہا کہ یہ ثقہ ہے، اور اس کی تعریف کی۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ہمارے اصحاب نے ان کی تضعیف کی ہے۔

ابو داود نے کہا کہ ضعیف، قلیل الحدیث ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی الا یہ کہ معروف ہو، نہ ہی اس کی روایت قابل احتجاج ہے۔

عبدالرحمان بن ابي حاتم نے ابو زرعہ رازی سے پوچھا کہ اسامہ بن زید بن اسلم اور عبداللہ بن زید بن اسلم میں سے کون آپ کو پسند ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک جیسے ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر قابل احتجاج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ خبروں میں وہم کرتا ہے، آثار میں غلطی کرتا ہے یہاں تک کہ موقوف کو رفع، مقطوع کو موصول اور مرسل کو مسند کر دیتا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی شدید منکر روایت سند اور متن کے اعتبار سے نہیں ملی، یہ صالح ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صالح شخص تھا، ایک جگہ کہا کہ اس کی تضعیف کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا حافظہ کے لحاظ سے ضعیف راوی ہے۔

### 316. اسامہ بن زید بن حارثہ[1] (صحابی رسول اللہ ﷺ) (ع)

**روی عن:** رسول اللہ ﷺ، بلال بن رباح، زید بن حارثہ، ام سلمہ زوج النبی ﷺ۔

**روی عنہ:** ابان بن عثمان بن عفان، ابراہیم بن سعد بن ابو وقاص، حرملہ (ان کے مولیٰ)، حسن بن اسامہ بن زید، حسن البصری، حصین بن جندب، زبرقان بن عمرو بن امیہ الضمری (کہا جاتا ہے کہ اس کی ان سے ملاقات نہیں)، شقیق بن سلمہ الاسدی، عامر بن سعد بن ابو وقاص، عبد اللہ بن عباس، عروہ بن الزبیر، عطاء بن ابو رباح، عطاء بن یسار، عطاء بن یعقوب مولی ابن سباع، عمر بن السائب، عمرو بن عثمان بن عفان، عیاض بن صیری الکلبی، کریب مولی ابن عباس، کلثوم بن المصطلق، محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی، ابنہ محمد بن اسامہ بن زید، یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب، ابو سعید المقبری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن ابن عوف، ابو عثمان النہدی، ابو ہریرہ۔

**بحث**

یہ حُب رسول اللہ ﷺ ہیں، کثیر المناقب ہیں، حضرت زید بن حارثہ کے بیٹے ہیں، ان کو محبوب کا محبوب بیٹا بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ نبی ﷺ کی پرورش کرنے والی ہیں جن کا نام ام ایمنؓ ہے۔ ابن سعد نے کہا کہ اسامہ اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے، نبی ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔ نبی ﷺ نے آپ کو ایک بڑے لشکر کا امیر بنایا، لشکر کی روانگی سے پہلے نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو ابو بکرؓ نے اس لشکر کو روانہ کیا۔ حضرت عمرؓ ان کا اعزاز و کرام کرتے تھے اور حکومتی وظیفہ کی ادائگی میں انہیں اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمرؓ پر فضیلت دی۔ زمانہ فتن میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد آپ تنہا رہے اور

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 57/4ح378، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 22/2، ثقات العجلی 216/1ح60، تاریخ الکبیر 20/2ح1552، المعرفہ والتاریخ 304/1، الجرح والتعدیل 283/2ح1020، معجم الصحابہ لبغوی 222/1، الثقات 2/3، مشاہیر علماء الامصار ص 15ح24، معرفۃ الصحابہ ص 224ح84، الاستیعاب 75/1ح21، معجم الصحابہ ابن قانع 6/1، اسد الغابہ ص 28ح84 (اردو)، تاریخ دمشق 46/8ح597، تہذیب الکمال 338/2ح316، سیر اعلام النبلاء 496/2، تجرید اسماء الصحابہ ص 13ح90، الکاشف 232/1ح264، تذہیب التہذیب 303/1ح317، تہذیب التہذیب 198/1ح391، تقریب التہذیب 130/1ح318، الاصابہ ص 43ح145 (اردو 96/1ح89)، صحابہ والتابعین من عصر النبوۃ ص 173ح148۔

معاویہ کی خلافت کے آخری زمانہ میں وفات پائی۔ دمشق کے مضافات میں رہتے رہے پھر وادی القریٰ میں سکونت اختیار کر لی،اس کے بعد مدینہ قیام کر لیا، یہاں تک کہ مقام جرف میں وفات پائی۔ ابن عبدالبر نے اس بات کو صحیح قرار دیا ہے کہ آپ کی وفات 54 ھجری میں ہوئی۔

### 317. اسامہ بن زید اللیثی[1] (خت،م،4)

**روی عن :** ابان بن صالح، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، اسحاق مولی زائدہ، بعجہ بن عبد اللہ بن بدر الجہنی، جعفر بن عمرو بن جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری، حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک، زید اللیثی، دینار ابوعبد اللہ القراظ، سالم بن سرج، سعید بن ابوسعید المقبری، سعید بن المسیب، سلمہ بن دینار، سلیمان بن یسار، صالح ابن کیسان، صفوان بن سلیم، طاووس بن کیسان الیمانی، عبداللہ بن ابوامامہ بن ثعلبہ الحارثی، عبداللہ بن حنین، عبداللہ بن رافع، مولی ام سلمہ، عبداللہ بن یزید مولی الاسود بن سفیان، عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق، عبید ابن نسطاس مولی کثیر بن الصلت، عثمان بن عروہ بن الزبیر، عثیم بن نسطاس مولی کثیر بن الصلت، عطاء بن ابورباح، عمر بن السائب، عمرو بن شعیب، فضل بن الفضل المدینی، قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق، محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی، محمد بن حمزہ بن عمرو الاسلمی، محمد بن عبد الرحمن بن ابولبیبہ، محمد بن عمرو بن عطاء، محمد ابن قیس المدنی، محمد بن کعب

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 551/7ح2147، ،تاریخ ابن ابی خیثمہ 332/2ح3205، 339/2ح3255، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری22/2،تاریخ دارمی ص66 ح118، سؤالات ابن الجنید ص 402ح547 ،سؤالات ابن ابی شیبہ ص 102ح103، علل احمد 302/1ح503، 413/1ح874، 24/2ح1428، 36/2ح1473، 159/3ح4712، سؤالات ابوداود ص217ح191، ثقات العجلی 217/1ح61، المعرفہ والتاریخ 43/3، ضعفاء النسائی ص154ح51، عمل الیوم واللیلہ ص 351ح504، ضعفاء العقیلی 17/1ح2، الجرح والتعدیل 284/2ح، علل ابن ابی حاتم (فہرست 265/7)، الثقات74/6، الکامل ابن عدی76/2ح212، ثقات ابن شاہین ص38ح80، سؤالات الحاکم ص 187ح285، سؤالات ابن بکیر ص26 ح5، تہذیب الکمال 347/2ح317، سیر اعلام النبلاء 342/6، میزان الاعتدال 323/1ح705 (اردو247/1ح705)، دیوان الضعفاء ص 25ح، المغنی 103/1ح، من تکلم فیہ وہو موثق ص93 ح26، الکاشف 232/1ح263، تذہیب التہذیب 306/1ح318، تہذیب التہذیب 198/1ح392، تقریب التہذیب 130/1ح319۔

القرظی، محمد ابن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، موسی بن مسلم مولی بنت قارظ، نافع مولی ابن عمر، یعقوب بن عبداللہ بن ابو طلحہ، ابی سعید مولی عبداللہ بن عامر بن کریز۔

**روی عنہ:** انس بن عیاض اللیثی، ایوب ابن سوید الرملی، جعفر بن عون، حاتم بن اسماعیل المدنی، حماد بن اسامہ، حمید ابن الاسود، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، زین بن شعیب الاسکندرانی، سفیان الثوری، سلیمان بن حیان الاحمر، صفوان بن عیسی الزہری، عبداللہ بن سعید الاموی عبداللہ بن فروخ، عبد اللہ بن المبارک، عبداللہ بن موسی التیمی، عبداللہ بن نافع الصائغ، عبداللہ بن وہب، عبدالرحمن بن عمرو الاوزاعی، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابو سلمہ الماجشون، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، عبدالکبیر بن عبد المجید الحنفی، عبیداللہ بن موسی العبسی، عثمان بن عمر بن فارس، عمر بن ہارون البلخی، عیسی بن یونس، فرات بن خالد الرازی، فضل بن دکین، محمد بن عبداللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن عمر الواقدی، معن بن عیسی القزاز، وکیع بن الجراح، یحیی بن سعید القطان۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ کثیر الحدیث ہے، اس کی تضعیف کی گئی ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے اس کی تضعیف کی ہے۔

ابو یعلیٰ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ صالح ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ حجت ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ یحییٰ بن سعید نے اسے عطاء عن جابر والی حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا، یہ ضعیف الحدیث ہے، ایک جگہ ابن ابی خیثمہ نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ ثقہ ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے البتہ کوئی خاص نہیں ہے۔

ابن ابی شیبہ نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک ثقہ ہے۔

ابو طالب نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ اسے یحییٰ بن سعید القطان نے آخر میں ترک کر دیا تھا۔

ابو بکر الاثرم نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ نافع سے منکر روایات کرتا ہے، جب میں نے ان سے کہا کہ میرے خیال میں یہ حسن الحدیث ہے تو کہا کہ اگر تم اس کی احادیث میں غور و فکر کرو تو ان میں نکارت ملے گی۔

ابو داود نے ابن حنبل کے حوالے سے بیان کیا کہ یحییٰ نے اسے آخر عمر میں ترک کر دیا تھا۔

عبداللہ بن نمیر نے کہا کہ مدنی مشہور ہے۔

آجری نے ابو داود کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے البتہ یحییٰ بن سعید نے آخر میں اسے چھوڑ دیا تھا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر قابل احتجاج نہیں۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ اس پر یحییٰ بن سعید القطان نے کلام کیا اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا، جبکہ اہل مدینہ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ثقہ مامون ہے۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ خطاء کرتا ہے، یحییٰ القطان نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا تھا۔

ابن عدی نے کہا کہ ثوری اور ایک ثقہ راویوں کی جماعت سے روایت کرتا ہے، اس سے ابن وہب نے نسخہ سے صالح احادیث روایت کی ہیں، اور یہ اسامہ بن زید بن اسلم سے اچھا ہے۔

حاکم نے دار قطنی سے اس کا پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یحییٰ القطان نے اس سے حدیث بیان کی پھر اسے چھوڑ دیا، اور کہا کہ گواہ رہو کہ میں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔

ابن بکیر نے دار قطنی کے حوالے سے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے، اس میں کمزوری ہے، یہ وہم کرتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق وہم کرنے والا راوی ہے۔

اس کی وفات 153 ھجری میں ہوئی۔

## 318. اسامہ بن شریک الثعلبی[1] (صحابی رسول اللہ ﷺ) (4)

**روی عن:** رسول اللہ ﷺ

**روی عنہ:** زیاد بن علاقہ، علی بن الاقمر۔

**بحث**

بخاری نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حبان نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صحابی ہیں ان سے روایات ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ان سے روایت کردہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ ایسے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں ، پھر آپ ﷺ کے پاس ادھر ادھر سے اعراب آئے اور انہوں نے بے دھڑک آپ ﷺ سے مسائل دریافت کرنا شروع کئے کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں بات کے کرنے میں ہمارے اوپر کچھ گناہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو، اللہ نے تنگی اٹھادی ہے، مگر جو شخص کوئی بڑے گناہ والی بات کرے تو اسی نے تنگی پیدا کی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اپنے بھای کی آبروریزی کرے اسی نے تنگی پیدا کی اور ان لوگوں نے آپ ﷺ سے دوا کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے بندو، دوا کرو اس لئے کہ خدا نے ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی ہے، سوائے بڑھاپے کے اور آپ ﷺ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ وصف کون سا ہے جو انسان کو ملتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوش خلقی۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 150/8ح2692، تاریخ الکبیر 20/2ح1553، المعرفہ والتاریخ 304/1،الجرح والتعدیل 283/2ح1021،الثقات 2/3، مشاہیر علماء الامصار ص 59ح293،تجرید اسماء الصحابہ ص 13ح91،اسد الغابہ ص 30ح85(اردو ص 133ح85)،تہذیب الکمال 351/2ح318، الکاشف 232/1ح265، تذہیب التہذیب 307/1ح319، تہذیب التہذیب 200/1ح393، تقریب التہذیب 131/1ح320، الاصابہ ص 43ح146(اردو 97/1ح90)۔

انہوں نے ایک اور روایت کی ہے کہ میں حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے ہمراہ نکلا تو ایک قوم آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ بنی یربوع نے ہمیں مار ڈالا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے"۔

319. **اسامہ بن عمیر بن عامر**[1] (صحابی رسول اللہ ﷺ)(4)

**روی عن:** رسول اللہ ﷺ۔

**روی عنہ:** ابوالملیح بن اسامہ۔

**بحث**

بخاری فرماتے ہیں کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حبان نے انہیں صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صحابی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ صحابی ہیں۔

انہوں نے روایت کیا ہے کہ حنین کے دن بہت پانی برس رہا تھا لہذا نبی ﷺ نے منادی کروائی کہ اے لوگو اپنے فرودگاہوں میں نماز پڑھ لو۔

ابن اثیر نے ان سے ایک اور روایت ذکر کی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا کہ یکا یک ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگی، میں نے کہا کہ شیطان ہلاک ہو جائے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے اس لئے کہ وہ ایسا کہنے سے اور بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ میرے اونٹ کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا

---

1۔ طبقات ابن سعد 43/9ح3703، تاریخ الکبیر 21/2ح1554، الجرح والتعدیل 283/2ح1022، الثقات 3/3، مشاہیر علماء الامصار ص 50ح230، تجرید اسماء الصحابہ ص13ح92، اسد الغابہ ص 30ح86 (اردو 134/1ح86)، تہذیب الکمال 352/2ح319، الکاشف 232/1ح266، تذہیب التہذیب 307/1ح320، تہذیب التہذیب 200/1ح394، تقریب التہذیب 131/1ح321، الاصابہ ص 44ح149 (اردو 98/1ح92)۔

ہے کہ میری قوت کے برابر کون ہے، بلکہ بسم اللہ کہا کرو، اس سے شیطان گھٹ جاتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔

### 320. اسباط بن محمد بن عبدالرحمان[1] (ع)

**روی عن:** ابراہیم بن مسلم الھجری، اشعث بن سوار، زکریا بن ابوزائدہ، سعید بن سنان الشیبانی، سعید بن ابوعروبہ، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سلیمان بن ابواسحاق الشیبانی، ضرار بن مرہ الشیبانی، عبیداللہ بن الولید الوصافی، عطاء بن السائب، عمرو بن قیس الملائی، عمرو بن میمون بن مہران، علاء بن عبد الکریم، لیث بن ابوسلیم، محمد بن عبد الرحمن، محمد بن عجلان، محمد بن عمرو ابن علقمہ، مسعر بن کدام، مطرف بن طریف، مغیرہ بن مسلم السراج، نعیم بن حکیم المدائنی، ہشام بن حسان، ہشام بن سعد، ابی بکر الھذلی۔

**روی عنہ:** احمد بن الازہر نیشاپوری، احمد بن حرب الموصلی، احمد بن الحسن بن القاسم الکوفی، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن محمد بن یحیی بن سعید القطان، احمد بن منیع البغوی، اسحاق بن راہویہ، بشر بن عمار القہستانی، حجاج بن حمزہ الخشابی، حسن بن اسماعیل المجالدی، حسن بن علی بن عفان العامری، حسن بن محمد ابن الصباح الزعفرانی، حسین بن منصور بن جعفر نیشاپوری، سعید بن یحیی بن سعد الاموی، شجاع بن مخلد، عبداللہ بن ایوب المخرمی، عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان الکوفی، عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ، عبید بن اسباط بن محمد، علی بن حرب الطائی الموصلی، عمرو بن علی الصیرفی، قتیبہ بن سعید، محمد ابن اسماعیل بن سمرہ

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 516/8ح3551، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 23/2، تاریخ دارمی ص 75ح169، سؤالات ابن الجنید ص465 ح778، علل احمد 522/1ح1227، 302/3ح5343، تاریخ الکبیر 53/2ح1657، ثقات العجلی 217/1ح63، ضعفاء العقیلی 119/1ح144، المعرفہ والتاریخ 652/2، الجرح والتعدیل 332/2ح1263، سؤالات الآجری 303/1ح495، الثقات 85/6، مشاہیر علماء الامصار ص 204ح1378، ثقات ابن شاہین ص 43ح102، سنن دارقطنی 211/1، تاریخ بغداد 512/7ح3455، تہذیب الکمال 354/2ح320، سیر اعلام النبلاء 355/9، میزان الاعتدال 324/1ح710 (اردو 248/1ح710)، المغنی 103/1ح521، الکاشف 232/1ح268، تذہیب التہذیب 308/1ح321، تہذیب التہذیب 200/1ح395، تقریب التہذیب 132/1ح322۔

الاحمسی، محمد بن حاتم ابن میمون السمین، محمد بن طریف البجلی، محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن عبید بن محمد المحاربی، محمد ابن المثنی، محمد بن مقاتل المروزی، محمد بن الولید الفحام، ہناد بن السری، واصل بن عبد الاعلی، ابو حصین الرازی۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے، البتہ اس کی حدیث میں کہیں کہیں ضعف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ سفیان سے روایت میں خطاء کرتا ہے۔ ایک جگہ دوری نے کہا کہ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ کہا۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین سے اس کی حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عبداللہ بن شعیب نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے، کوفی اس کی تضعیف کرتے تھے۔

برقی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوفی اس کی تضعیف کرتے تھے البتہ مطرف اور شیبانی سے روایت کرنے میں میرے نزدیک ثبت ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں جائز الحدیث ہے۔

احمد بن عمار موصلی نے کہا کہ میں نے ان سے تین ہزار احادیث سنی ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح ہے۔

ابوداود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عقیلی نے کہا کہ کبھی کبھار وہم کرتا ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ اثبات میں سے ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ مشہور ہے، ایک جگہ کہا کہ صدوق ہے، ایک جگہ کہا کہ شیخ امام محدث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے، جو کہ سفیان ثوری کی حدیث میں ضعیف ہے۔

اس کی وفات 200 ھجری میں ہوئی۔

### 321. اسباط بن نصر الہمدانی[1] (بخ، م، 4)

**روی عن:** اسماعیل بن عبد الرحمن السدی، جابر بن یزید الجعفی، حکم بن عبد الملک، سماک بن حرب، منصور بن المعتمر، میسرہ الا شجعی۔

**روی عنہ:** احمد بن المفضل الحفری الکوفی، اسحاق بن منصور السلولی، حسن بن بشر البجلی، عامر بن الفرات، عبد اللہ بن صالح العجلی، عبد الرحمن ابن ابو حماد، عبد الصمد بن النعمان، علی بن ثابت الدہان، علی بن قادم، عمرو بن حماد بن طلحہ القناد، عمرو بن محمد العنقزی، عون بن سلام القرشی، مالک بن اسماعیل النہدی، مخول بن ابراہیم بن مخول، یونس بن بکیر الشیبانی۔

**جرح و تعدیل**

محمد بن مہران الجمال نے ابو نعیم سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ اس نے سدی سے تفسیر کی روایت کی ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 497/8ح3473، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 23/2، تاریخ دارمی ص 71ح143، سؤالات ابن الجنید ص 381ح438، ص 465ح777، علل احمد 95/2ح1678، 485/3ح6078، تاریخ الکبیر 53/2ح1656، تاریخ الاوسط ص ح، الجرح والتعدیل 332/2ح1261، سؤالات البرذعی ص 189ح312، 313، ابوزرعہ رازی ص 464، الثقات 58/6، ثقات ابن شاہین ص 43ح101، المؤتلف والمختلف 2209/4، تہذیب الکمال 357/2ح321، میزان الاعتدال 325/1ح711 (اردو 248/1ح711)، دیوان الضعفاء ص 25ح306، المغنی 103/1ح522، الکاشف 232/1ح268، تذہیب التہذیب 308/1ح322، الوافی بالوفیات 249/8ح1477، تہذیب التہذیب 201/1ح396، تقریب التہذیب 132/1ح323۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

حرب بن اسماعیل نے ابن حنبل سے پوچھا کہ اس کی حدیث کیسی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا، اس کو ضعیف کہا گیا ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس سے کوئی شے نہیں لکھی نہ میں اسے جانتا ہوں، وکیع اور ابو نعیم اپنے کوفی مشائخ سے روایت کرتے ہیں مگر انہوں نے اس سے کوئی روایت نہیں کی۔

عبداللہ بن احمد نے حسن بن عیسیٰ کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسباط اور محمد بن فضیل بن غزوان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے سکوت اختیار کیا، پھر کچھ دن بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ حسن، میرے دوست، میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ان دونوں سے راضی نہیں تھے۔

تاریخ الاوسط میں بخاری نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ اس کی حدیث معروف و منکر ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابو زرعہ رازی نے کہا کہ ہم سے محمد بن ادریس نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو نعیم سے سنا جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ نے اسباط بن نصر سے حدیث سنی ہے، تو انہوں نے کہا کہ اسباط بن نصر مقلوب الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ میں نے ابو نعیم کو اس کی تضعیف کرتے سنا، اور کہا کہ عام طور پر اس کی احادیث ساقط اور اسناد مقلوب ہوتی ہیں۔

الساجی نے کہا کہ سماک بن حرب سے اس کی روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق کثیر الخطاء غرائب بیان کرنے والا راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقمؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی ﷺ نے حضرت علیؓ سے سیدہ فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا: جو تم سے جنگ کرے گا میں ان سے جنگ کروں گا اور جو تم سے مصالحت کرے گا میں اس سے مصالحت کروں گا"۔

## 322. اسباط ابو الیسع البصری[1] (خ)

**روی عنہ:** شعبہ بن الحجاج، ہشام الدستوائی۔

**روی عنہ:** محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی۔

**جرح و تعدیل**

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اسباط بن عبد الواحد ہے۔

یحییٰ بن معین نے اس کی تکذیب کی ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ ثقات کی مخالفت کرتا ہے، شعبہ سے روایت کرتا ہے، مگر یہ شعبہ بن الحجاج نہیں ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے جس سے بخاری نے ایک ہی حدیث متابعت میں روایت کی ہے۔

## 323. اسباط بن الیسع بن انس[2] (تمییز)

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 2/53ح1658، الجرح والتعدیل 2/333ح1264، المجروحین 1/205ح122، تہذیب الکمال 2/359ح322، میزان الاعتدال 1/325ح712 (اردو 1/249ح712)، المغنی 1/103ح523، دیوان الضعفاء ص 25ح307، الکاشف 1/233ح269، تذہیب التہذیب 1/308ح323، تہذیب التہذیب 1/202ح397، تقریب التہذیب 1/133ح324۔

2 ۔ تہذیب الکمال 2/360ح323، تذہیب التہذیب 1/309ح324، تہذیب التہذیب 1/202ح398، تقریب التہذیب 1/133ح325۔

**روی عن:** حکیم بن داود الکشی، عبد اللہ بن المکتب البخاری، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن کوثر البخاری، ابی سعید الولید بن محمد السلمی صاحب شعبہ، یوسف بن زہیر -

روی عنہ: احمد بن علی بن زید القحدوانی، حامد بن بلال بن الحسن البخاری المؤدب، خلف بن مبشر بن الحضر الطواویسی، محمد بن عمرو بن سلیمان نیشاپوری (المعروف بابن عمرویہ)-

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا مقبول راوی کہا ہے۔

اس کی وفات 263 ھجری میں ہوئی۔

### 324. اسحاق بن ابراہیم بن حبیب[1] (مد، ت، س، ق)

**روی عن:** ابراہیم بن حبیب بن الشہید، بزیع بن عبد اللہ اللحام، بشر بن المفضل، حارث بن النعمان ابن سالم الاکفانی، حفص بن غیاث، حماد بن یحیی بن حماد، حمید بن عبد الرحمن الرؤاسی، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عبدہ بن سلیمان، عتاب بن بشیر، عمر ابن ایوب الموصلی، عمر بن عبید الطنافسی، قریش بن انس، محمد بن خازم الضریر، محمد ابن سلمہ الحرانی، محمد بن فضیل بن غزوان، معاذ بن ہشام الدستوائی، معمر بن سلیمان، یحیی بن حمید الطویل، یحیی بن یمان، ابی بکر بن عیاش-

**روی عنہ:** ابو داود (المراسیل اور اس کے علاوہ)، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم الشہیدی، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الکندی، احمد بن بطہ الاصبہانی، احمد بن حمدون الاعمشی، احمد بن محمد بن بحر العطار، احمد بن محمد بن عبد اللہ الجواربی، احمد بن منصور الرمادی، اسماعیل بن اسحاق القاضی، جعفر بن محمد الفریابی، حسن بن عبد ربہ الاہوازی، حسن بن علی بن نصر الطوسی، حسن بن محمد بن شعبہ الانصاری، حسن بن محمد بن مودود الحرانی، عباس بن حمدان الحنفی، عباس بن محمد الرخجی، عبد اللہ بن ابوداود، عبد اللہ بن

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 211/2ح719، الثقات 117/8، سؤالات السہمی ص 175ح195، سؤالات السلمی ص46 ح31، سؤالات البرقانی ص 189ح703، تاریخ بغداد 395/7ح3346، المعجم المشتمل ص73 ح138، تہذیب الکمال 361/2ح324، الکاشف 233/1ح270، تذہیب التہذیب 310/1ح325، تہذیب التہذیب 202/1ح399، تقریب التہذیب 133/1ح326۔

عروہ الہروی، علی بن حسنویہ القطان، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، قاسم بن موسی بن الحسن الاشیب، محمد بن احمد بن ابراہیم بن خالد الشلاثائی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن الحسن بن علی بن بحر، محمد بن عبداللہ بن یوسف بن ایوب الضریر، محمد ابن علی الحکیم الترمذی، محمد بن عنسان بن جبلہ، محمد بن مروان القرشی، محمد بن یحیی بن مندہ الاصبہانی، یحیی بن محمد ابن صاعد، یوسف بن حمید الکشانی۔

**جرح وتعدیل**

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ صدوق ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

حمزہ السہمی نے دار قطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

سلمی نے دار قطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ اور اس کا والد ثقہ ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ حجت ہے، متقن ثقات میں سے تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 257 ھجری میں ہوئی۔

### 325. **اسحاق بن ابراہیم بن داود**[1] (ق)

روی عن: ضحاک بن مخلد النبیل، عبدالرحمن بن مہدی، یحیی بن سعید القطان۔

روی عنہ: ابن ماجہ، عبدالرحمن بن محمد بن حماد الطہرانی، الفضل بن الحسن بن محمد الاہوازی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ مستقیم الحدیث ہے۔

---

1۔ الثقات 122/8، تہذیب الکمال 363/2ح325، الکاشف 233/1ح271، تذہیب التہذیب 310/1ح326، تہذیب التہذیب 203/1ح400، تقریب التہذیب 133/1ح327۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 326. **اسحاق بن ابراہیم بن سعید الصواف**[1](ق)

**روی عن:** صفوان بن سلیم، عبداللہ بن ماہان الازدی، عبدالرحمن بن ثابت بن الحارث، عکرمہ بن مصعب العبدری (عکرمہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن ابو قتادہ الانصاری)۔

روی عنہ: ابراہیم بن المنذر الحزامی، سعید بن یحیی بن کثیر الانصاری، یعقوب بن حمید بن کاسب۔

**جرح وتعدیل**

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے، قوی نہیں۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ لین الحدیث ہے۔

باغندی نے کہا کہ اس کے پاس منکر روایات ہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ خطاء کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس میں ضعف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا لین الحدیث راوی ہے۔

## 327. **اسحاق بن ابراہیم بن سوید البلوی**[2](د)

**روی عن:** ابراہیم بن یحیی بن محمد بن عباد الشجری، آدم بن ابوایاس العسقلانی، اسحاق بن ابراہیم بن یزید الفرادیسی، اسحاق بن محمد الفروی، اسماعیل بن ابواویس، ایوب بن سلیمان بن بلال، جعفر بن صبیح

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 379/1ح1206، الجرح والتعدیل 206/2ح699، الثقات 109/8، تہذیب الکمال 363/2ح326، میزان الاعتدال 325/1ح714 (اردو 249/1ح714)، دیوان الضعفاء ص 26ح311، المغنی 104/1ح527، الکاشف 233/1ح272، تذہیب التہذیب 310/1ح327، مجمع الزوائد 161/7، تہذیب التہذیب 203/1ح401، تقریب التہذیب 134/1ح328۔

2 ۔ المعجم المشتمل ص 76ح152، تہذیب الکمال 365/2ح327، الکاشف 233/1ح273، تذہیب التہذیب 311/1ح328، تہذیب التہذیب 204/1ح402، تقریب التہذیب 134/1ح329۔

الحمصی، حفص بن زیاد، سعید ابن الحکم بن ابو مریم، سوار بن عمارہ الرملی، عبد الملک بن عبد الحکم، علی بن عیاش الحمصی، محمد بن سماعہ الرملی، موسی بن عون بن عون بن عبداللہ بن عون المسعودی، ولید بن النضر الرملی۔

روی عنہ: ابو داود، عبداللہ بن ابو داود، عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی، عبیداللہ بن احمد بن الصنام الرملی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، محمد بن احمد بن سلیمان الہروی، محمد بن عبداللہ بن عبد السلام مکحول البیروتی، حمد بن محمد ابن سلیمان الباغندی، محمد بن المسیب الارغیانی۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو بکر بن ابو داود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 254 ھجری میں ہوئی۔

### 328. اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمان[1] (خ)

روی عن: احوص بن جواب، اسحاق بن یوسف الازرق، اسماعیل بن ابان الغنوی، اسماعیل ابن علیہ، حسین بن محمد المروذی، داود بن عبد الحمید المعنی، عبد الملک بن عبد العزیز التمار، عمرو بن الہیثم، علاء بن برد بن سنان، محمد بن ربیعہ الکلابی، معاذ بن معاذ العنبری، وکیع بن الجراح، یحیی بن عباد الضبعی۔

روی عنہ: بخاری، احمد بن عمرو البزار، احمد بن محمد بن احمد الحیری، اسحاق بن عبداللہ بن سلمہ البزاز، اسماعیل بن العباس الوراق، جعفر بن محمد الصندلی، حسن بن سعید ابن یوسف، صالح بن احمد بن ابو مقاتل، عباس بن

---

1۔ الجرح والتعدیل 111/2ح718، الثقات 122/8، سؤالات السہمی ص 177ح200، تاریخ بغداد 396/7ح3347، تہذیب الکمال 366/2ح328، الکاشف 233/1ح274، تذہیب التہذیب 311/1ح329، تہذیب التہذیب 204/1ح404، تقریب التہذیب 134/1ح330۔

العباس ابن المغیرہ، عبداللہ بن ابوداود، عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبداللہ بن محمد بن یاسین، عبدالرحمن بن ابوحاتم الرازی، علی بن الحسن بن ہارون البغدادی، قاسم ابن زکریا المطرز، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن مخلد الدوری، یعقوب بن احمد بن عبد الرحمن الجصاص، یعقوب بن محمد بن عبدالوہاب، یوسف بن اسحاق بن الحجاج۔

**جرح وتعدیل**

محمد بن اسحاق السراج نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبدالرحمان بن ابی حاتم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقات میں سے ہے۔ حزمہ السہمی نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 259 ھجری میں ہوئی۔

## 329. اسحاق بن ابراہیم بن عمیر[1] (ق)

عن: عمرو بن عبدالملک بن سلع، عمیر (دادا)، یونس بن عمران۔

روی عنہ: عمار بن نصر، محمد بن اسماعیل الصائغ، مطلب بن زیاد۔

**جرح وتعدیل**

بخاری کہتے ہیں کہ اس نے ایک ایسی مرفوع روایت نقل کی ہے جس میں اس کی متابعت کوئی نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1۔ تاریخ الکبیر 1/379ح1208، ضعفاء العقیلی 1/97ح212، الجرح والتعدیل 2/207ح706، الثقات 8/110، الکامل ابن عدی 1/544ح159، تہذیب الکمال 2/368ح329، میزان الاعتدال 1/325ح713 (اردو 1/249ح713)، المغنی 1/105ح535 اور 1/103ح524، الکاشف 1/233ح275، تذہیب التہذیب 1/311ح330، تہذیب التہذیب 1/204ح405، تقریب التہذیب 1/134ح331۔

ابن عدی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

اس نے اپنی سند سے مندرجہ ذیل روایت کی ہے جس پر بخاری نے کلام کیا ہے:

"جو شخص اپنے غلام کو آزاد کر دے، تو اس کے مال میں سے غلام کو کچھ نہیں ملے گا"۔

## 330. اسحاق بن ابراہیم بن العلاء[1] (بخ)

**روی عن:** اسماعیل بن یوسف بن صدقہ، بشر بن شعیب بن ابو حمزہ، بقیہ بن الولید، زید بن یحیی بن عبید الدمشقی، عبداللہ بن بکار، عبدالاعلی بن مسہر، عبدالقدوس بن الحجاج الخولانی، عمرو بن الحارث الحمصی۔

**روی عنہ:** بخاری (ادب المفرد)، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، حسن بن علی الخلال، عثمان بن سعید الدارمی، عمارہ بن وثیمہ بن موسی المصری، عمر بن الخطاب السجستانی، عمر بن ابو عمر العبدی البلخی، عمران بن بکار البراد الحمصی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسماعیل الترمذی، محمد بن یحیی الذہلی، یحیی بن عثمان بن صالح السہمی، یحیی بن محمد بن عمرو، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

**جرح وتعدیل**

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے اس میں کوئی حرج نہیں لیکن لوگ اس سے حسد کرتے تھے، میں نے یحییٰ بن معین کو اس کی تعریف کرتے سنا۔

ابوداود نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

نسائی نے کہا کہ جب عمرو بن الحارث سے روایت کرے تو ثقہ نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس میں اختلاف ہے، محدث حمص محمد بن عوف طائی نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق کثیر الوہم راوی ہے جس کی تکذیب محمد بن عوف نے کی ہے۔

---

1۔ تاریخ الکبیر 380/1ح1213، الجرح والتعدیل 209/2ح711، سؤالات الآجری 228/2ح1682، الثقات 113/8، تاریخ دمشق 108/8ح611، تہذیب الکمال 369/2ح330، میزان الاعتدال 331/1ح731 (اردو 255/1ح255)، دیوان الضعفاء ص 26ح317، المغنی 106/1ح540، تذہیب التہذیب 311/1ح331، تہذیب التہذیب 205/1ح406، تقریب التہذیب 135/1ح332۔

اس کی وفات 238 ھجری میں ہوئی۔

### 331. اسحاق بن ابراہیم بن محمد الصواف[1] (خ،د)

روی عن : احمد بن اسحاق الحضرمی، بدل بن المحبر، بکر بن بکار، خالد بن یحیی السدوسی، خلف بن الہیثم القصاب النہشلی، عبد اللہ بن بکر السہمی، عبد اللہ بن حمران، علاء بن محمد بن سیار جلیس،، قریش بن انس، معاذ بن معاذ العنبری القاضی، معاذ ابن ہشام الدستوائی، یحیی بن راشد البصری، یحیی بن زکریا ابن دینار الکوفی، یحیی بن کثیر العنبری، یزید بن ہارون، یعقوب بن محمد الزہری، یوسف بن یعقوب السدوسی۔

روی عنہ : بخاری، ابو داود، ابراہیم بن عبد اللہ بن الجنید الختلی، ابراہیم بن محمد بن الحسن بن متویہ الاصبہانی، احمد بن عمرو بن ابو عاصم، حسین بن اسحاق التستری، حسین بن محمد بن مودود الحرانی، زکریا بن یحیی الساجی، سعید بن عبد الرحمن التستری، صالح بن احمد بن ابو مقاتل، عبد اللہ بن ابو داود، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن ابراہیم بن ابو الرجال الصلحی، محمد بن یحیی بن مندہ الاصبہانی، یحیی ابن محمد بن صاعد، یوسف بن یعقوب نیشاپوری۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

بزار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 253 ھجری میں ہوئی۔

### 332. اسحاق بن ابراہیم بن مخلد (ابن راہویہ)[2] (خ،م،د،ت،س)

---

1 ۔ الثقات 121/8، تہذیب الکمال 371/2ح331، الکاشف 233/1ح277، تذہیب التہذیب 312/1ح332، تہذیب التہذیب 205/1ح407، تقریب التہذیب 135/1ح333۔

2 ۔ تاریخ الکبیر 379/1ح1209، الجرح والتعدیل 209/2ح714، سؤالات الآجری 286/2ح1868، الثقات 115/8، سؤالات السلمی ص49 ح47 اور ص127 ح426، حلیۃ الاولیاء 234/9، تاریخ (جاری)

**روی عن:** ابراہیم بن الحکم بن ابان العدنی،ازہر بن سعد السمان البصری،ازہر بن القاسم الراسبی،اسباط بن محمد القرشی الکوفی،اسماعیل ابن علیہ،بشر بن عمر الزہرانی،بشر بن المفضل،بقیہ ابن الولید الشامی،جریر بن عبدالحمید الرازی،جعفر بن عون الکوفی،حاتم بن اسماعیل المدنی،حاتم بن وردان البصری،حسین بن علی الجعفی،حفص بن غیاث النخعی،حماد بن اسامہ،حماد بن مسعدہ،حنظلہ ابن عمرو بن حنظلہ بن قیس الزرقی،خالد بن الحارث الہجیمی،زکریا بن عدی،سعید بن عامر،سفیان بن عیینہ،سلیمان بن حرب،سلیمان بن حیان الاحمر،سلیمان بن نافع العبدی،سوید بن عبد العزیز الدمشقی،شبابہ بن سوار المدائنی،شجاع بن الولید السکونی،شریح بن یزید الحمصی،شعیب بن اسحاق الدمشقی صالح ابن قدامہ الجمحی المدنی،صفوان بن عیسی الزہری،ضحاک بن مخلد النبیل،عائذ بن حبیب،عبداللہ بن ادریس الاودی،عبد اللہ بن الحارث المخزومی،عبداللہ بن رجاء المکی،عبداللہ بن المبارک،عبداللہ بن محمد الفروی،عبداللہ بن وہب،عبد اللہ بن یزید المقرئ،عبد الاعلی بن عبدالاعلی،عبد الرحمن بن مہدی،عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی،عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید،عبد العزیز بن عبد الصمد العمی،عبد العزیز بن محمد الدراوردی،عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی،عبد الملک بن الصباح المسمعی،عبد الملک بن عمرو العقدی،عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی،عبدہ بن سلیمان الکلابی،عبید بن سعید الاموی،عتاب بن بشیر الجزری،عثمان بن عمر بن فارس،عطاء بن مسلم الحلبی الخفاف،عفان بن مسلم،علی بن الحسین بن واقد،عمر بن سعد الحفری،عمر بن عبدالواحد الدمشقی،عمر بن عبید الطنافسی،عمر بن ہارون البلخی،عمرو بن محمد العنقزی،عیسی بن یونس،فضل بن دکین،فضل بن موسی السینانی،فضیل بن عیاض،کثیر بن ہشام،کلثوم بن محمد بن ابو سدرہ الحلبی،مبشر بن اسماعیل الحلبی،محمد بن بشر العبیدی،محمد بن بکر البرسانی،محمد بن جعفر غندر،محمد بن حرب

بغداد7/362ح3334،المعجم المشتمل ص74 ح143،تاریخ دمشق8/119ح617 ،تہذیب الکمال 2/373ح332،طبقات الشافعیہ للسبکی 2/83ح19،سیر اعلام النبلاء 11/358، میزان الاعتدال 1/333ح734(اردو1/257ح734)، تذکرۃ الحفاظ2/433،الکاشف1/233ح276، تذہیب التہذیب1/312ح333، مختلطین للعلائی ص 9ح6، الاغتباط ص 49ح8، الوافی بالوفیات8/251ح1482، تہذیب التہذیب1/206ح408، تقریب التہذیب1/135ح334، النکت علی تقریب التہذیب ص44 ح19، مرویات المختلطین فی الصحیحین ص162۔

الخولانی الحمصی، محمد بن حمیر السلیحی الحمصی، محمد بن خازم الضریر، محمد بن سلمہ الحرانی، محمد بن سواء، محمد بن شعیب بن ش ابور، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن ابو عدی، محمد بن فضیل بن غزوان ، محمد بن یزید الواسطی، مخلد بن یزید الحرانی، مرحوم بن عبد العزیز العطار، مروان بن معاویہ الفزاری، مسہر بن عبد الملک بن سلع الہمدانی، مصعب بن المقدام، معاذ بن ہشام الدستوائی، معاویہ بن ہشام القصار، معتمر بن سلیمان، مغیرہ بن سلمہ المخزومی، موسی بن طارق الزبیدی، موسی بن عیسی القاری، مؤمل بن اسماعیل، نضر بن شمیل المازنی، نضر بن محمد المروزی، ہاشم بن القاسم، ہشام ابن عبد الملک الطیالسی، ہشام بن یوسف الصنعانی، وکیع بن الجراح، ولید بن مسلم، وہب ابن جریر بن حازم، یحیی بن ادم، یحیی بن ابوالحجاج الاہتمی، یحیی بن حماد الشیبانی، یحیی بن سعید القطان، یحیی بن سلیم الطائفی، یحیی بن عبد الملک بن ابوغنیہ، یحیی بن واضح، یزید بن ابو حکیم العدنی، یزید بن ہارون، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، یعلی بن عبید الطنافسی، ابی بکر بن عیاش۔

**روی عنہ:** ابن ماجہ کے سوا تمام جماعت نے، ابراہیم ابن اسماعیل العنبری، ابراہیم بن ابوطالب، احمد بن سعید الدارمی، احمد بن سلمہ نیشاپوری، احمد بن سہل بن بحر نیشاپوری، احمد بن سہل بن مالک الاسفرایینی، احمد بن محمد بن حنبل، اسحاق بن ابراہیم بن نصر نیشاپوری، اسحاق بن ابوعمران الاسفرایینی، اسحاق بن منصور الکوسج، بقیہ بن الولید، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی القاضی، جعفر ابن محمد بن علی الحمیری النسفی، حسن بن سفیان، زکریا بن یحیی السجزی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نیشاپوری، محمد بن اسحاق بن راہویہ، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن اسماعیل بن مہران الاسماعیلی، محمد بن افلح، محمد بن الحسین البرذعی، محمد بن رافع نیشاپوری، محمد بن نصر المروزی، محمد بن یحیی الذہلی، موسی بن ہارون الحمال، یحیی بن ادم، یحیی بن معین، یعقوب بن یوسف بن معقل الوراق، یعقوب بن یوسف الشیبانی، محمد بن یعقوب الاخرم الحافظ۔

## جرح وتعدیل

آپ 161 ھجری میں پیدا ہوئے، بعض روایات میں 166 ھجری اور 163 ھجری بھی ملتا ہے۔

آپ نے 23 سال کی عمر میں 184 ھجری میں عراق کا سفر کیا۔

یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ خراسان میں علم کے دو خزانے تھے،ایک محمد بن سلام بیکندی کے پاس اور دوسرا اسحاق بن راہویہ کے پاس ہے۔

حسین بن منصور بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں،یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری اور اسحاق کے ہمراہ کسی شخص کی عیادت کرنے گیا،جب ہم لوگ اس کے گھر گئے،پاس پہنچے تو اسحاق پیچھے ہو گئے اور یحییٰ سے کہا،پہلے آپ داخل ہوں کیونکہ آپ ہم سے عمر میں بڑے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بے شک میں عمر میں بڑا ہوں لیکن علم و فضل میں آپ فائق ہیں،اس لیے آپ ہی پہلے چلیں۔

محمد بن یحییٰ ذہلی کا بیان ہے کہ ایک دن بغداد میں رصافہ کے مقام پر آئمہ محدثین،امام احمد اور یحییٰ بن معین وغیرہ جمع تھے،لیکن مجلس صدارت پر اسحاق بن راہویہ رونق افروز تھے اور وہی اس مجلس کے خطیب بھی تھے۔

محمد بن نصر فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے اور ہمارے مشائخ کے شیخ تھے۔

فضل شعرانی کہتے ہیں کہ بلاشبہ وہ خراسان کے امام تھے،میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی،وہ ہمیشہ یادداشت سے حدیثیں بیان کرتے تھے۔

وہب بن جریر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اسحاق،صدقہ اور یعمر کو ان کی اسلامی خدمات کا صلہ عطاء فرمائے ان لوگوں نے مشرق کی سرزمین میں حدیثوں کی اشاعت اور سنت نبوی کا احیاء کیا۔

قتیبہ بن سعد کہتے ہیں کہ خراسان کے نامور حفاظ میں اسحاق بن راہویہ اور ان کے بعد امام دارمی اور امام بخاری تھے۔

ابن حنبل فرماتے ہیں کہ خراسان و عراق میں ان کا کوئی ہمسر نہیں ہے،بغداد کے اس پل کو ان سے زیادہ عظیم و برتر کسی آدمی نے عبور نہیں کیا،گو بعض مسائل میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہے اور اہل علم کے درمیان اختلافات ہوا ہی کرتے ہیں۔ایک دفعہ اسحاق کے کے صاحبزادے محمد ابن حنبل کی خدمت میں حصول علم کے لیے حاضر ہوئے تو ابن حنبل نے ان سے فرمایا کہ تمہارا اپنے والد سے وابستہ رہنا زیادہ مفید اور بہتر ہے،ان سے زیادہ پر عظمت آدمی تمہاری آنکھوں نے نہ دیکھا ہو گا۔

ابن حنبل سے اسحاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے امام ہیں،ہمارے نزدیک شافعی،حمید اور اسحاق تینوں امام ہیں۔

ابن حنبل نے ایک دفعہ اسحاق سے کوئی حدیث پوچھی، جب انہوں نے اسے بیان کیا تو ایک شخص نے اعتراضاً کہا کہ وکیع نے یہی روایت اس سے مختلف طریق پر بیان کی ہے، ابن حنبل نے غضب ناک ہو کر کہا کہ خاموش! جب ابو یعقوب امیر المومنین فی الحدیث کوئی روایت بیان کریں تو اسے بلا تامل قبول کر لینا چاہیئے۔

ابو حاتم رازی نے ابو زرعہ رازی سے ان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث نہیں دیکھا گیا۔

آجری نے ابو داود کو کہتے سنا کہ اسحاق بن راہو یہ کے انتقال سے پانچ ماہ پہلے ان کے حافظے میں تغیر آ گیا تھا۔ میں نے ان سے انہی ایام کے دوران روایات سنیں، تو انہوں مشکوک قرار دیا۔

امام نسائی نے کہا کہ آئمہ مسلمیں میں سے ایک امام ہیں، ثقہ مامون ہیں۔

ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ اگر اسحاق تابعین کے عہد میں ہوتے تو وہ لوگ بھی ان کے حافظہ کے معترف ہوتے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں کو وہ حفظ و ثقاہت دونوں میں جامع تھے۔

ذہبی نے کہا کہ امام، ثقہ حجت ہیں، حافظ الکبیر، شیخ المشرق، سید الحفاظ ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ حافظ مجتہد ہیں۔

آپ کی وفات 14 یا 15 شعبان 238 ہجری کو ہوئی۔

اسحاق بن راہو یہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے سیدہ میمونہؓ سے نقل کی ہے کہ جو کہ چوہے کہ بارے میں ہے، چنانچہ سفیان کے دیگر شاگردوں کے علاوہ اسحاق نے اس میں مزید یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

"اگر وہ گھی جما ہوا نہ ہو تو تم اس کے قریب نہ جاؤ"۔

ذہبی لکھتے ہیں کہ یہاں یہ امکان ہو سکتا ہے کہ یہ غلطی اسحاق کے بعد آنے والے کسی راوی کی طرف سے ہوئی ہو۔

اسی طرح ایک روایت حضرت انسؓ کے حوالے سے منقول ہے:

"اگر نبی ﷺ سفر کر رہے ہوتے اور پڑاؤ کے دوران سورج ڈھل جاتا، تو نبی ﷺ ظہر و عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے تھے"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ایک راوی منکر ہے۔ اور امام مسلم نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

"جب نبی ﷺ سفر میں ہوتے اور دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرتے، تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے، یہاں تک کہ عصر کا وقت آجاتا اور آپ ﷺ یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے"۔

ذہبی لکھتے ہیں کہ زعفرانی نے شبابہ کے حوالے سے اس کی متابعت کی ہے۔ امام مسلم نے حضرت انسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جب نبی ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا، تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے، پھر ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسحاق لوگوں کو اپنے حافظہ سے روایات بیان کرتے تھے، لیکن ہو سکتا ہے انہیں اس حوالے سے کوئی شبہ لاحق ہو گیا ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## 333. اسحاق بن ابراہیم نصر البخاری[1] (خ)

**روی عن:** حسین بن علی الجعفی، حماد ابن اسامہ، عبد الرزاق بن ہمام، محمد بن عبید، یحیی بن ادم۔

**روی عنہ:** بخاری (بخاری نے اسے اس کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے)۔

### جرح و تعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 380/1ح1212، الثقات 115/8، تہذیب الکمال 389/2ح333، الکاشف 233/1ح278، تذہیب التہذیب 315/1ح334، تہذیب التہذیب 208/1ح409، تقریب التہذیب 136/1ح335۔

اس کی وفات 232 ھجری میں ہوئی۔

### 334. اسحاق بن ابراہیم بن یزید القرشی[1] (خ، د، س)

**روی عن:** اسماعیل بن عیاش، انس بن عیاض اللیثی، حرملہ بن عبد العزیز الجہنی، حکم بن ہشام الثقفی، خالد بن یزید بن صالح بن صبیح المری، رشدین بن سعد المصری، سبرہ بن عبد العزیز الجہنی، سعید بن عبد العزیز التنوخی، سعید بن الفضل بن ثابت البصری، سعید بن یحیی اللخمی المعروف بسعدان، شعیب بن اسحاق، صدقہ بن خالد، عبد العزیز بن ابو حازم المدنی، عطاء بن مسلم الحلبی، عمر بن المغیرہ، محمد بن شعیب ابن شابور، محمد بن المبارک الصوری، معاویہ بن یحیی الاطرابلسی، یحیی بن حمزہ الحضرمی۔

روی عنہ : بخاری، ابو داود، احمد بن ابراہیم بن فیل، احمد بن ابراہیم البسری، احمد بن محمد بن یحیی بن حمزہ الحضرمی، احمد بن منصور الرمادی، اسحاق بن سوید الرملی، حسن بن علی الحلوانی، خالد بن روح الثقفی، صالح بن عثمان بن عامر المری، عبد الحمید بن محمود بن خالد السلمی، عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی (ابو زرعہ)، عبد الصمد بن عبد الوہاب الحمصی، عثمان بن خرزاذ الانطاکی، فہد بن سلیمان النحاس، محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی، محمد بن عبد اللہ بن ابو مسہر الغسانی، محمد بن عبد الرحمن بن الاشعث الدمشقی، محمد بن عوف الطائی، محمد بن یعقوب الدمشقی، موسی بن سہل الرملی، یزید بن احمد السلمی، یزید بن عبد الصمد۔

**جرح وتعدیل**

اس کی پیدائش 141 ھجری میں ہوئی۔

یہ عمر بن عبد العزیز کے غلام ہیں اور فرادیسی کے نام سے معروف ہیں۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 379/1ح1205، الکنی للمسلم ص 842ح3413، المعرفہ والتاریخ 208/1، الجرح والتعدیل 208/2ح710، سؤالات الآجری 225/2ح1675، تاریخ ابو زرعہ دمشقی ص ح1115، الثقات 111/8، الکامل ابن عدی 551/1ح166، سؤالات البرقانی ص 53 ح29، المؤتلف والمختلف 2225/4، المعجم المشتمل ص 74ح145، تاریخ دمشق 170/8ح621، تہذیب الکمال 389/2ح334، میزان الاعتدال 328/1ح723 (اردو 253/1ح723)، المغنی 105/1ح532، دیوان الضعفاء ص 26ح318، من تکلم فیہ وہو موثق ص 97ح28، الکاشف 233/1ح279، تذہیب التہذیب 315/1ح335، تہذیب التہذیب 208/1ح410، تقریب التہذیب 137/1ح336۔

ابوزرعہ دمشقی نے کہا کہ ثقات میں سے تھا۔اس کی توثیق ابومسہر نے کی ہے۔

اسحاق بن سیار النصیبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے مگر اس سے لکھا نہیں ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے کہا کہ میں نے دمشق میں اس سے زیادہ رونے والا نہیں دیکھا، میں نے اس سے لکھا ہے۔

ابوزرعہ دمشقی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا اور کہا کہ خطاء کرتا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس سے احادیث صالحہ ہیں۔

برقانی نے دارقطنی سے سنا کہ یہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے،ایک جگہ ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے اس سے منکر روایات بھی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے، جس کی غیر مستند تضعیف کی گئی ہے۔

اس کی وفات 227ھجری میں ہوئی۔

اس نے اپنی سند سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہو گا"۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ یہ روایت ہشام سے منقول ہونے کے حوالے سے محفوظ نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان کے حوالے سے بیس روایات نقل کی ہیں، لیکن سب کی سب غیر محفوظ ہیں اور اس سے کچھ صالح روایات بھی منقول ہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس کا استاد یزید "ساقط الاعتبار" ہے لہذا الزام اس پر آئے گا۔

## 335. اسحاق بن ابراہیم بن یونس[1]

**روی عن:** ابراہیم بن داود البرلسی، ابراہیم بن زیاد الکوفی، احمد بن منیع البغوی، اسد بن عمار التمیمی، اسماعیل بن ابراہیم الترجمانی، اسماعیل بن ابوخالد المقدسی، بشر بن ہلال الصواف، حمید بن مسعدہ، داود ابن رشد، سفیان بن وکیع بن الجراح، سہل بن صالح الانطاکی، سوار بن عبداللہ العنبری، سوید بن سعید، صالح بن حکیم التمار البصری، صالح بن شعیب بن ابان، صلت بن مسعود الجحدری، عباس بن الولید بن مزید البیروتی، عبداللہ بن ابورومان الاسکندرانی، عبداللہ بن عمر بن ابان، عبداللہ بن مطیع البکری، عبدالاعلی بن حماد النرسی، عقبہ بن مکرم العمی، علی بن معبد بن نوح البصری، عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی، عیسی بن محمد بن النحاس الرملی، عیسی بن یونس الفاخوری الرملی، قاسم بن محمد المؤدب، کثیر بن عبید المذحجی، محمد بن اسماعیل البخاری، محمد بن بکار بن الریان، محمد بن سلیمان الصوفی البغدادی، محمد بن عبد الاعلی الصنعانی، محمد بن عبد الملک بن ابوالشوارب، محمد بن عبید بن حساب، محمد بن عقبہ بن علقمہ البیروتی، محمد بن علی بن داود، محمد بن العلاء الہمدانی، محمد بن قدامہ الجوہری، محمد بن یحیی بن ابوعمر العدنی، محمد بن یزید بن رفاعہ الرفاعی، محمد بن یزید المستملی، موسی بن عبدالرحمن الانطاکی، موہب بن یزید بن خالد بن موہب الرملی، نصر بن علی الجہضم، وہارون بن محمد الرملی، ہشام بن عبد الملک الیزنی، ہناد بن السری التمیمی الکوفی، یحیی بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، یوسف بن حماد المعنی، یوسف بن موسی القطان۔

**روی عنہ:** نسائی، احمد بن محمد بن اسحاق ابن السنی، احمد بن محمد بن سلمہ الخیاش، جعفر بن محمد بن نصیر الخواص الخلدی، حسن بن الخضر الاسیوطی، حسن بن رشیق العسکری، حسن بن سفیان الشیبانی، حسین بن محمد بن سلم المصری، سلیمان بن احمد الطبرانی، سلیمان بن احمد المطلی المصری، عبد اللہ بن عدی الجرجانی

---

1 ۔ سؤالات السہمی ص219 (فی ترجمہ 293)، تاریخ بغداد 419/7ح3377، المعجم المشتمل ص 75ح146، تاریخ دمشق 175/8ح622، تہذیب الکمال 392/2ح335، سیر اعلام النبلاء 141/14، الکاشف 234/1ح280، تذہیب التہذیب 316/1ح336، تہذیب التہذیب 209/1ح411، تقریب التہذیب 137/1ح337۔

الحافظ، عبدالرحمن بن احمد بن یونس المصری، علی بن محمد بن احمد بن اسماعیل، محمد ابن علی بن الحسن النقاش التنیسی، محمد بن المنذر الہروی شکر۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن یونس نے کہا کہ صالح شخص تھا، صدوق تھا۔

ابن عدی نے کہا کہ شیخ صالح تھا، مسلمانوں کے ثقہ لوگوں میں سے تھا۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خطب بغدادی نے کہا کہ صالح اور زاہد تھا۔

ذہبی نے کہا کہ امام، محدث، ثقہ معمر اور بغداد کا حافظ تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ بارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی تھا۔

اس کی وفات 304 ھجری میں ہوئی۔

## 336. اسحاق بن ابراہیم الثقفی[1] (د، ت، ق)

**روی عن:** خالد بن ابو مالک، عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق، عبدالملک بن عمیر، عمرو بن عبداللہ السبیعی، محمد بن المنکدر، یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم الثقفی۔

**روی عنہ:** زید بن الحباب، سعید بن سلیمان الواسطی، طلق بن غنام النخعی، عبید اللہ بن موسی، عمار ابن ہارون المستملی، فضل بن دکین، یحیی بن زکریا بن ابوزائدہ۔

**جرح وتعدیل**

عقیلی نے کہا کہ اس کی حدیث پر نظر رکھی جائے گی، مالک سے وہ روایات کرتا ہے جن کی اصل نہیں۔

---

1۔ تاریخ الکبیر 378/1ح1200، الجرح والتعدیل 207/2ح703، الثقات 106/8، الکامل ابن عدی 553/1ح169، تہذیب الکمال 395/2ح337، میزان الاعتدال 326/1ح715 (اردو 250/1ح715)، دیوان الضعفاء ص 26ح312، المغنی 104/1ح528، الکاشف 234/1ح281، تذہیب التہذیب 317/1ح337، تہذیب التہذیب 210/1ح412، تقریب التہذیب 138/1ح338۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ یہ ثقات سے وہ روایات کرتا ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

ذہبی نے کہا کہ اس کو ضعیف کہا گیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ہے جس کی ابن حبان نے توثیق کی ہے، اس میں ضعف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی ﷺ نے حضرت عثمان کو پیغام بھیجا تاکہ جنگ میں ان سے کچھ مدد حاصل کریں، تو حضرت عثمان نے آپ ﷺ کی خدمت میں پانچ سو ہزار دینار بھجوائے جو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیے گئے"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ روایت منکر ہے کیونکہ حضرت عثمان ایک ہزار دینار لے کر آئے تھے۔

## 337. اسحاق بن ابراہیم الحنینی[1] (د،ق)

**روی عن:** اسامہ بن زید بن اسلم، ثابت بن قیس المدنی، سفیان الثوری، شریک بن عبداللہ النخعی، عبداللہ بن عمر العمری، عبدالرحمن بن ابوالموال، کثیر ابن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی، مالک بن انس، ہشام بن سعد، یزید بن عبدالملک النوفلی۔

**روی عنہ:** احمد بن اسحاق الخشاب الرقی، احمد بن محمد الجمحی المصیصی، حسن بن الصباح البزار، حسن بن عبد اللہ بن منصور الانطاکی، عباس بن عبداللہ بن السیدی، عبدالرحمن بن محمد بن سلام الطرسوسی، علی ابن زید الفرائضی، علی بن میمون الرقی، فہد بن سلیمان النحاس المصری، محمد بن ابراہیم بن محمد بن الحسن بن قحطبہ، محمد بن احمد بن الولید بن برد الانطاکی، محمد بن جبلہ الرافقی، محمد بن ابوالحسین السمنانی، محمد بن

---

1۔ طبقات ابن سعد 496/9ح4823، تاریخ الکبیر 379/1ح1207، ضعفاء العقیلی 97/1ح113، الجرح والتعدیل 208/2ح708، ضعفاء النسائی ص 153ح46، الثقات 115/8، الکامل ابن عدی 554/1ح171، کشف الاستار ح2493، ح3662، تہذیب الکمال 396/2ح337، میزان الاعتدال 329/1ح725(اردو 253/1ح725)، دیوان الضعفاء ص 26ح321، المغنی 105/1ح534، الکاشف 234/1ح280، تذہیب التہذیب 317/1ح338، تہذیب التہذیب 210/1ح413، تقریب التہذیب 138/1ح339۔

عبید بن ابوالاسد، محمد بن عوف الطائی الحمصی، محمد ابن النضر بن مساور المروزی، محمد بن الہیثم ابن حماد قاضی عکبرا، موسی بن سہل الرملی، ہارون بن یزید الجمال الرازی۔

جرح وتعدیل

عبداللہ بن یوسف التنیسی کہتے ہیں کہ امام مالک اس کی عزت کیا کرتے تھے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ احمد بن صالح اس سے راضی نہیں تھا۔

عقیلی نے اس کی دو احادیث کا ذکر کر کے کہا کہ ان کی متابعت نہیں کی گئی، حدیث مالک کی کوئی اصل نہیں جبکہ ہشام بن سعد والی حدیث میں زیاد بن میمون کذاب ہے۔

بخاری نے کہا کہ اس کی حدیث پر نظر رکھی جائے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ نہیں۔

ازدی نے کہا کہ حدیث میں خطاء کرتا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ ضعیف ہے، ضعف کے ساتھ اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ خطاء کرتا ہے۔

بزار نے کہا کہ اس کی حدیث میں اضطراب ہے، یہ حافظ نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کے ضعف پر اجماع ہے، یہ ہلاک ہونے والا ہے۔ یہ مدنی ہے اس نے طرسوس میں سکونت اختیار کی تھی۔ ان سے جن لوگوں نے استفادہ کیا ہے ان میں سب سے زیادہ مقدم سفیان ثوری ہیں یہ نیک اور عبادت گزار شخص تھے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

اس کی وفات 216 ھجری میں ہوئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمرؓ کے حوالے سے نبی ﷺ کا فرمان بیان کیا ہے:

"نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کی عزت کی جاتی ہو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"حضرت جبرائیل نبی ﷺ کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے دن حاضر ہوئے، تو نبی ﷺ نے دریافت کیا تم نے ہمارے اس قربانی کو کیسا پایا؟ تو جبرئیل نے عرض کیا کہ آسمان والے اس پر فخر کررہے ہیں، اے محمد ﷺ! آپ جان لیجئے بھیڑ کا آٹھ ماہ کا بچہ بکری اور گائے کے ایک سال والے سے بہتر ہے اور اونٹ کے سال والے سے بھی بہتر ہے، اگر اللہ تعالی کے علم میں اس سے بہتر قربانی ہوتی تو ابراہیم فدیہ میں وہی دیتے"۔

### 338. اسحاق بن ابی اسرائیل[1] (خ،د،س)

**روی عن:** ابراہیم بن سعد الزہری، جعفر بن سلیمان الضبعی، حسین بن علی الجعفی، حماد بن زید، حمزہ ابن الحارث بن عمیر، حمید بن عبد الرحمن الرؤاسی، سفیان ابن عیینہ، سلیم بن اخضر، شریک بن عبد اللہ النخعی، عباد بن لیث الکرابیسی، عبد اللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان، عبد اللہ بن جعفر بن نجیح المدینی، عبد اللہ بن رجاء المکی، عبد الرحمن بن ابوالزناد، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد العزیز بن ابوحازم، عبد القدوس ابن حبیب الشامی، عبد الملک بن عبد الرحمن الذماری، عبد الواحد بن زیاد، عبد الوارث بن سعید، علی ابن ہاشم بن البرید، عیسی بن یونس، فضیل بن عیاض، کثیر بن عبد اللہ الابلی، محمد بن جابر الحنفی الیمامی، محمد بن المنیب العدنی، النضر بن شمیل، النضر بن علقمہ، ہشام بن یوسف الصنعانی۔

**روی عنہ:** بخاری (الادب المفرد)، ابو داود، احمد بن علی بن سعید المروزی القاضی، احمد بن علی بن المثنی الموصلی، احمد بن القاسم بن نصر بن زیاد الشعرانی، بقی بن مخلد الاندلسی، حسن بن سفیان، زکریا بن یحیی السجزی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیا، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، عبد الوہاب بن عیسی بن ابو حیہ، عبید اللہ بن جعفر بن محمد بن اعین البزاز البغدادی، علی

---

1۔ طبقات ابن سعد 357/9ح4398(اردو 239/7)، تاریخ دارمی ص 102 ح 293، سؤالات ابن ہانی ح 1869، تاریخ الکبیر 380/1ح1210، الجرح والتعدیل 210/2ح، الثقات 116/8، المجروحین، ثقات ابن شاہین ص 36ح67، سؤالات السلمی ص 49 ح 43، تاریخ بغداد 376/7ح3336، تہذیب الکمال 398/2ح339، سیر اعلام النبلاء 476/11، میزن الاعتدال 332/1ح733 (اردو 256/1ح733)، تذکرۃ الحفاظ 484/2، الکاشف 234/1ح283، تذہیب التہذیب 317/1ح339، تہذیب التہذیب 211/1ح415، تقریب التہذیب 138/1ح340۔

بن غالب الیتلی، فضل بن سہل الاعرج، قاسم ابن زکریاالمطرز، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن جابر بن حماد الفقیہ، محمد بن جعفر بن محمد بن اعین، محمد بن عبد الرحیم البزاز صاعقہ،ہارون بن عبد اللہ الحمال،یعقوب بن اسحاق بن ابواسرائیل،یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

## جرح وتعدیل

یہ 151 ھجری میں پیدا ہوا۔

ان کے مشائخ میں سے عبدالرحمان بن مہدی نے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ خلط ملط نقل کرنے والے ہیں۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو بکر بن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل کے سامنے ان کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا۔

ابوالقاسم البغوی نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

صالح بن محمد نے کہا کہ صدوق ہے،تاہم اس میں خرابی یہ ہے کہ قرآن کے بارے میں خاموشی اختیار کرتا تھااور اسے غیر مخلوق نہیں بلکہ یہ کہتا تھا کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور خاموش ہو جاتا تھا۔

زکریا بن یحییٰ الساجی نے کہا کہ صدوق ہے،البتہ محدثین نے اس کی قرآن کے بارے میں خاموشی کی وجہ سے اس سے روایت نقل کرنا ترک کر دیا تھا۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ سریج بن یونس صالح شیخ صدوق ہے جبکہ اسرائیل اس کی نسبت ثبت ہے۔

ابو عباس سراج کہتے ہیں کہ اسحاق بن ابواسرائیل نے کہا کہ یہ بچے کہتے ہیں کہ قرآن غیر مخلوق ہے تو پھر یہ لوگ یہ کیوں کہتے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور خاموش ہو جائیں،اس نے امام احمد بن حنبل کے گھر کی طرف اشارہ کرکے یہ بات کہی تھی۔

ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ کذب والا نہیں ہے۔

شیخ عبدوس نیشاپوری کہتے ہیں کہ یہ بڑے حافظ تھے،حفظ اور ورع میں ان کی مانند کوئی نہیں تھا تاہم ان کے وقوف کرنے کی وجہ سے ان پر الزام عائد کیا گیا تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔ سلمی نے دار قطنی سے اس کے حوالے سے پوچھا تو انہوں کہا کہ پہلے اس نے قرآن کے بارے میں توقف اختیار کیا پھر خوف کے تحت جواب دیا۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ ثقہ ہے، جن لوگوں نے اس سے روایت اخذ کرنا ترک کیا تھا وہ بہت کم ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے ہے، جس پر قرآن کے بارے میں توقف کرنے پر کلام کیا گیا۔

اس کی وفات 245 ھجری میں ہوئی۔

## 339. اسحاق بن اسماعیل بن عبداللہ[1]

**روی عن:** ادم بن ابو ایاس العسقلانی، خشیش بن اصرم النسائی، عبدالوہاب بن الضحاک العرضی، محمد بن رمح بن مہاجر المصری، ہشام بن عمار الدمشقی۔

**روی عنہ:** نسائی، احمد بن بندار بن اسحاق الشعار، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان (ابو الشیخ)، عبدالرحمن بن محمد بن جعفر بن حیان، محمد بن احمد بن ابراہیم العسال۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ صالح ہے، ایک جگہ کہا کہ میں اسے نہیں جانتا، ایک جگہ کہا کہ میں نے اس سے کتابت کی ہے۔

ابو نعیم الاصفہانی نے کہا کہ حفظ سے حدیث روایت کرتے ہوئے خطاء کرتا تھا۔ ابو نعیم نے کہا کہ 288 ھجری میں یہ اصفہان آیا تھا۔

ذہبی نے کہا کہ حافظے سے حدیث بیان کرتا تھا بعض میں غلطی کر دیتا تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ بارہویں طبقہ کا صدوق غلطی کرنے والا راوی تھا۔

---

1 ۔ تاریخ اصبہان 434/3ح441، انساب السمعانی 241/5، المعجم المشتمل ص 75ح149، تہذیب الکمال 407/1ح339، میزان الاعتدال 334/1ح737(اردو 259/1ح737)، المغنی 106/1ح543، الکاشف 234/1ح284، تذہیب التہذیب 318/1ح340، تہذیب التہذیب 213/1ح416، تقریب التہذیب 139/1ح341، النکت علی تقریب التہذیب ص45ح20۔

## 340. اسحاق بن اسماعیل بن العلاء[1] (س،ق)

**روی عن:** خالد بن نزار، سفیان بن عیینہ، سلام بن روح الایلی، عبد اللہ بن یزید المقریٔ، عبد المجید بن عبد العزیز بن ابو رواد، عمرو بن ہاشم البیروتی، مؤمل بن اسماعیل۔

**روی عنہ:** نسائی، ابن ماجہ، احمد بن عیسی الکلابی، عبد اللہ بن محمد بن سلم المقدسی، عبد الجبار بن احمد السمرقندی، عبید اللہ بن احمد بن الصنام الرملی، محمد بن ابو حرملہ القلزمی، محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام مکحول البیروتی، محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی، محمد بن مسلم بن وارہ الرازی۔

**جرح وتعدیل**

ذہبی نے کہا کہ نسائی کے شیوخ میں سے تھا، ثقات میں سے ایک تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 258 ھجری میں ہوئی۔

## 341. اسحاق بن اسماعیل الطالقانی[2] (د)

روی عن: ابراہیم بن عیینہ، جریر بن عبد الحمید الرازی، حاتم بن وردان البصری، حسین بن علی الجعفی، حکام بن سلم الرازی، حماد بن اسامہ، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن الحکم بن عوانہ الکلبی، عبد الرحمن بن سعد بن عمار المؤذن، عبدہ بن سلیمان، عثام بن علی العامری، عدی بن الفضل، عمر بن سعد الحفری، عیسی بن

---

1۔ الجرح والتعدیل 2/212ح726، تہذیب الکمال 2/408ح340، الکاشف 1/234ح285، تذہیب التہذیب 1/319ح341، تہذیب التہذیب 1/213ح417، تقریب التہذیب 1/140ح342۔

2. الجرح والتعدیل 2/212ح724، الثقات 8/113، تاریخ بغداد 7/348ح3331، معجم المشتمل ص 75ح147، تہذیب الکمال 2/409ح341، میزان الاعتدال (ذیل 8/50ح173 (اردو 8/56ح173) الکاشف 1/234ح286، تذہیب التہذیب 1/319ح342، الوافی بالوفیات 8/263ح1507، تہذیب التہذیب 1/214ح418، تقریب التہذیب 1/140ح343۔

یونس، محمد بن خازم الضریر، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن فضیل بن غزوان، معتمر بن سلیمان، وکیع بن الجراح، یحیی بن سلیم الطائفی، یحیی بن عیسی الرملی، یزید بن ہارون۔

روی عنہ : ابو داود، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی، احمد بن علی بن المثنی الموصلی، احمد بن الولید الکرابیسی، احمد بن یونس الضبی، ادریس بن عبد الکریم الحداد المقرئ، جریر بن یحیی، جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ، خلف بن عمرو العکبری، عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیا، ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

## جرح وتعدیل

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صدوق ہے۔

عبد الخالق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں، صدوق ہے، لیکن لوگوں کی طرف سے اسے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، جب پوچھا گیا کہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ لوگوں نے اسے جھوٹا قرار دیا حالانکہ یہ سچا ہے۔

اثرم نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ میں اس سے بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو داود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عثمان بن خرزاذ نے کہا کہ ثقہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ عراق کے ثقہ لوگوں میں سے تھا، مستقیم الحدیث تھا۔

ابن قانع نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خلال نے دارقطنی کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ ہے، اس کے جریر سے سماع پر کلام کیا گیا ہے۔

اس کی وفات 225 ھجری میں ہوئی۔

اس نے ایک روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو کہ اس کے حوالے سے منفرد ہے، یہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے حوالے سے ہے:

"تم میں سے جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ نیک عمل کو پوشیدہ رکھ سکتا ہے، تو اسے ایسا کر لینا چاہئیے"۔

یہ روایت دار قطنی نے اپنی العلل میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے مرفوع ہونے پر متابعت نہیں کی گئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ شعبہ، زبیر، یحییٰ القطان، ہشیم، علی بن مسہر، ابن عیینہ، ابو معاویہ اور محمد بن یزید نے اسماعیل کے حوالے سے قیس کے حوالے سے حضرت زبیرؓ سے اس روایت کو موقوف حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

## 342. اسحاق بن اسید الانصاری[1] (د، ق)

روی عن : حماد بن ابو سلیمان، رجاء بن حیوہ، عبد الکریم بن رشید، عبد الکریم بن طارق، عبد الکریم العقیلی، عطاء بن ابو مسلم الخراسانی، نافع مولی ابن عمر، ابی اسحاق السبیعی، ابی حفص الدمشقی، ابی خالد النخعی۔

روی عنہ : حیوہ بن شریح، سعید بن ابی ایوب، عبداللہ بن لہیعہ، عقبہ بن نافع، لیث بن سعد، یحیی بن ایوب

۔

### جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے مشہور نہیں، اس میں مشغول نہیں رہنا چاہئیے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ خطاء کرتا ہے۔

ابو احمد الحاکم نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ مجہول ہے۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 381/1ح1216، الجرح والتعدیل 213/2ح728، الثقات 50/6 ، تہذیب الکمال 412/2ح342، میزان الاعتدال 335/1ح738 (اردو 259/1ح738)، المغنی 106/1ح544، دیوان الضعفاء ص 27ح323، الکاشف 234/1ح287، تذہیب التہذیب 320/1ح343، تہذیب التہذیب 215/1ح419، تقریب التہذیب 140/1ح344۔

ذہبی نے کہا کہ اس میں ضعف ہے،ایک جگہ کہا کہ جائزالحدیث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ہے اس میں ضعف ہے۔

## 343. اسحاق بن بکر بن مضر[1] (م،س)

روی عن: بکر بن مضر۔

روی عنہ: الحارث بن مسکین،الربیع بن سلیمان الجیزی،رجاء بن محمد بن سہل الثقفی،سعد بن عبد اللہ بن عبد الحکم،سلیمان بن اسحاق بن بکر بن مضر،عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الحکم،مالک بن عبد اللہ بن سیف التجیبی،محمد بن ادریس الرازی،محمد بن ابو خالد الصومعی،محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم،موسی بن قریش بن نافع التمیمی،یحیی بن عثمان بن صالح السہمی،یزید بن سنان البصری۔

**جرح وتعدیل**

اس کی پیدائش 142ھجری میں ہوئی۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابوسعید بن یونس نے کہا کہ فقیہ مفتی تھا،لیث بن سعد کے حلقہ میں بیٹھتا تھا،ثقہ تھا۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ تھا،فتوی دیتا تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق فقیہ راوی تھا۔

اس کی وفات 218ھجری میں ہوئی۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 383/1ح1224،الجرح والتعدیل 214/2ح733،الثقات 113/8،تہذیب الکمال 413/2ح343، الکاشف 234/1ح288،تذہیب التہذیب 320/1ح344،الوافی بالوفیات ، تہذیب التہذیب 215/1ح420، تقریب التہذیب 141/1ح346۔

### 344. **اسحاق بن ابی بکر المدینی الاعور**[1] (س)

**روی عن:** ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، ابو بکر المدینی۔

**روی عنہ:** زید بن الحباب، عبداللہ بن مسلمہ القعبنی، ابو عامر العقدی۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ثقہ ہے۔

ابو طالب نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صالح ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

### 345. **اسحاق بن جبریل البغدادی**[2] (د)

روی عن: یزید بن ہارون۔

روی عنہ: ابو داود، ابو جعفر محمد بن عبدالملک الدقیقی۔

**جرح وتعدیل**

ذہبی نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

---

1 ۔ علل احمد 172/2ح1906،تاریخ الکبیر 383/1ح1223،الجرح والتعدیل 215/2ح737،الثقات 110/8،ثقات ابن شاہین ص 35ح62،تہذیب الکمال 414/2ح344،الکاشف 234/1ح289،تذہیب التہذیب 320/1ح345، تہذیب التہذیب 215/1ح421،تقریب التہذیب 141/1ح347۔

2 ۔ تسمیۃ شیوخ ابی داود ص 69ح53،تاریخ بغداد 387/7ح3340، تہذیب الکمال 415/2ح345، الکاشف 235/1ح290، تذہیب التہذیب 321/1ح346، تہذیب التہذیب 216/1ح422، تقریب التہذیب 141/1ح348۔

## 346. اسحاق بن الجراح الاذنی[1] (د)

**روی عن :** جعفر بن عون، حسن بن الربیع البجلی، حسین بن زیاد المروزی، خلف بن تمیم، داود ابن سلیمان، عبدالعزیز بن ابان القرشی، محمد بن ایوب، ہاشم بن القاسم، یزید بن ہارون۔

**روی عنہ :** ابوداود، احمد بن محمد بن الفرات الخوارزمی، عباس بن یوسف الشکلی، عبداللہ بن ابوداود، عبداللہ بن سعید بن الولید المزنی، محمد بن المسیب الارغیانی، یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 347. اسحاق بن جعفر بن محمد بن علی[2] (ز، ت، ق)

**روی عن :** سعید بن مسلم بن بانک، صالح بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب، عبداللہ بن جعفر المخرمی، عبدالرحمن بن ابوبکر الملیکی الجدعانی، عبدالرحمن بن عبدالعزیز بن عبداللہ الانصاری الامامی، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی، محمد بن عبدالرحمن بن ابوبکر الملیکی الجدعانی۔

**روی عنہ :** ابراہیم بن المنذر الحزامی، محمد بن اسماعیل بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر الجعفری، یعقوب بن حمید بن کاسب، یعقوب بن محمد الزہری۔

**جرح وتعدیل**

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ میں نے اس کے سوا نہیں دیکھا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ خطاء کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مقبول ہے۔

---

1 ۔ شیوخ ابی داود ص 69ح54 ،تہذیب الکمال 416/2ح346، الکاشف 235/1ح291، تذہیب التہذیب 321/1ح347، تہذیب التہذیب 216/1ح، تقریب التہذیب 141/1ح349۔

2 ۔ تاریخ دارمی ص ح157، تاریخ الکبیر 383/1ح1225، الجرح والتعدیل 215/2ح739، الثقات 111/8، رجال طوسی ص 161ح1823، تہذیب الکمال 416/2ح347، الکاشف 235/1ح292، تذہیب التہذیب 321/1ح348، تہذیب التہذیب 216/1ح424، تقریب التہذیب 142/1ح350، لسان المیزان 51/2ح1010۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔ لسان المیزان میں ابن حجر کہتے ہیں کہ ابن عقدہ نے ان کو شیعہ رجال میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ "حزین"، غم زدہ کے نام سے یاد کیے جاتے تھے، ان کو کسی نے کبھی بھی ہنستے مسکراتے نہیں دیکھا۔

- **اسحاق بن حارث القرشی**

یہ اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث بن کنانہ ہے۔

### 348. اسحاق بن حازم[1] (ق)

**روی عن:** جعفر بن ربیعہ، عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، عبد الکریم بن مالک الجزری، عبید اللہ بن مقسم، عمر بن عبد الرحمن بن محیصن السہمی، قیس بن سعد المکی، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، محمد بن کعب القرظی۔

**روی عنہ:** خالد بن مخلد القطوانی، عبد اللہ بن نافع الصائغ، عبد اللہ بن وہب، محمد بن عمر الواقدی، معن بن عیسی، ابو القاسم بن ابو الزناد۔

**جرح وتعدیل**

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ میں اس سے خیر کے علاوہ نہیں جانتا البتہ قدریہ ہے۔ عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ شیخ ثقہ ہے۔

صالح بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابو داود نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 2/217ح743، تہذیب الکمال 2/418ح349، الذیل علی الکاشف ص39ح51، تذہیب التہذیب 1/322ح350، تہذیب التہذیب 1/217ح427، تقریب التہذیب 1/142ح352۔

الساجی نے کہا کہ صدوق ہے، یہ قدریہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق راوی ہے، جس پر قدریہ ہونے کا کلام کیا گیا ہے۔

## 349. اسحاق بن حکیم[1] (قد)

**روی عن:** عبداللہ بن ادریس۔

روی عنہ: حسن بن الصباح البزار، عبدالرحمن بن عفان الصوفی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

## 350. اسحاق بن راشد الجزری[2] (خ،4)

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 24/2،تاریخ دارمی ص 73ح158، علل احمد 531/1ح1250، تاریخ الکبیر 385/1ح1230، الجرح والتعدیل 216/2ح740،الثقات 48/6،ثقات ابن شاہین ص 35ح61،علل دارقطنی 41/1،تہذیب الکمال 417/2ح348،میزان الاعتدال 340/1ح746(اردو 266/1ح746)، الکاشف 235/1ح293، تذہیب التہذیب 322/1ح349، تہذیب التہذیب 217/1ح426، تقریب التہذیب 142/1ح351۔

2 ۔ تاریخ یحییٰ بروایت الدوری 24/2،سؤالات ابن الجنید ص 454ح739، علل احمد 60/3ح4168،تاریخ الکبیر 386/1ح1236،ثقات العجلی 218/1ح65،المعرفہ والتاریخ 434/1،435،الجرح والتعدیل 217/2ح755،سؤالات الآجری 271/2ح1819 ،سنن الکبریٰ للنسائی ،الثقات 51/6،ثقات ابن شاہین ص 35ح59،سؤالات الحاکم ص 184ح279 ،تاریخ دمشق 209/8ح640،تہذیب الکمال 419/2ح351، میزان الاعتدال 341/1ح753(اردو 267/1ح753)،المغنی 107/1ح554، الکاشف 235/1ح294، تذہیب (جاری)

**روی عن :** سالم، عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابو طالب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، میمون بن مہران۔

**روی عنہ :** ابراہیم بن المختار، سلمہ بن الفضل الابرش، سلیمان بن صہیب العطار الرقی، عبید اللہ بن عمرو الرقی، عتاب بن بشیر، قاسم بن غزوان، مسعر بن کدام، معمر بن راشد، موسیٰ بن اعین، یزید بن عبد العزیز، ابوالملیح الرقی۔

**جرح وتعدیل**

دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے، ایک جگہ کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ زہری کی حدیث میں کوئی شے نہیں ہے، زہری کے علاوہ روایت میں اس سے کوئی حرج نہین۔

غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ میرے والد سے اسحاق بن راشد اور نعمان بن راشد کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بھائی نہیں ہیں، اسحاق رقہ کا ہے اور نعمان جزری ہے، مجھے ان میں قرابت کا کوئی علم نہیں، اسحاق مجھے زیادہ پسند ہے، نعمان سے حدیث میں صحیح ہے، فوقیت رکھتا ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے۔

نسائی نے کہا کہ زہری کی حدیث میں کوئی شے نہیں، ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حاکم نے اپنی سند سے ابن خزیمہ کا قول نقل کیا کہ اس کی زہری سے روایت قابل احتجاج نہیں۔

---

التہذیب 322/1ح351، تہذیب التہذیب 218/1ح428، تقریب التہذیب 142/1ح353، تعریف اہل التقدیس ص19ح4، التدلیس الدمیینی ص 181 ح 11، معجم المدلسین ص 76ح10، الفتح المبین ص 20، معجم من رمی بالتدلیس ص156ح28۔

حاکم نے دار قطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کے زہری سے سماع میں کلام کیا گیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے، بعض کے نزدیک اس کی زہری سے روایت میں وہم ہے۔

## 351. اسحاق بن الربیع البصری[1](ق)

**روی عن:** حسن البصری، حماد بن ابو سلیمان، علاء بن المسیب، محمد بن سیرین۔

**روی عنہ:** حفص بن عمر الحوضی، سلم ابن قتیبہ، شیبان بن فروخ، طالوت بن عباد الصیرفی، عبد الملک، قریب الاصمعی، عمر بن سہل المازنی، عیسی ابن ابراہیم البرکی۔

**جرح وتعدیل**

ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ میں نے جانتا یہ کون ہے۔

ابوداود نے کہا کہ قدریہ ہے۔

عمرو بن علی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے، منکر حدیث روایت کرتا ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی، یہ حسن الحدیث ہے۔

ابوداود نے کہا کہ قدریہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ غرائب بیان کرتا ہے۔

---

1 ۔ سؤالات ابن محرز 1/77ح221،2/129ح397، علل احمد 3/126ح4537،تاریخ الکبیر 1/386ح1237،الجرح والتعدیل 2/220ح756،سؤالات الآجری 1/388ح736، 2/118ح1298،الثقات 8/107،الکامل ابن عدی 1/547ح163،کشف الاستار ح3044، تہذیب الکمال 1/423ح351،میزان الاعتدال 1/342ح755(اردو 1/267ح755)،المغنی 1/105ح556، دیوان الضعفاء ص 27ح330 ، الکاشف 1/235ح295، تذہیب التہذیب 1/323ح352، تہذیب التہذیب 1/219ح430، تقریب التہذیب 1/143ح355،لسان المیزان 2/57ح1024۔

ابن عدی نے کہا کہ ضعف کے ساتھ اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

بزار نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق ہے جس پر قدریہ کا کلام کیا گیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعبؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"حضرت آدم ایسے تھے، جیسے کھجور کا وہ درخت ہوتا ہے، جو آبادی سے الگ ہو"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس مفہوم کی روایت صحیح میں منقول ہے۔

## 352. اسحاق بن الربیع العصفری[1] (تمییز)

**روی عن:** داود بن ابی ہند، سلیمان الاعمش، مسعر بن کدام، ابومالک النخعی۔

**روی عنه:** احمد بن بدیل الیامی القاضی، محمد بن اسماعیل بن سمرہ، محمد بن عمر بن الولید الکندی۔

**جرح وتعدیل**

ذہبی نے کہا کہ ان شاء اللہ صدوق ہے، ایک جگہ کہا کہ اس میں کمزوری ہے، ایک جگہ کہا کہ اس پر کوئی جرح نہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ دوسرے طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

ابن عدی نے اس سے دو غریب روایات نقل کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے: "ہر نیکی صدقہ ہے"۔

## 353. اسحاق بن سالم مولیٰ بنی نوفل[2] (د)

---

1۔ الجرح والتعدیل 2/220ح758، الکامل ابن عدی 1/553ح170، تہذیب الکمال 2/425ح352، میزان الاعتدال 1/342ح756(اردو 1/267ح756)، المغنی 1/108ح557 ، تذہیب التہذیب 1/323ح353، تہذیب التہذیب 1/220ح431، تقریب التہذیب 1/143ح356۔

2۔ الجرح والتعدیل 2/222ح767، الثقات 6/47 ، تہذیب الکمال ، میزان الاعتدال 1/343ح759 (اردو 1/268ح759)، الکاشف 1/235ح296، تذہیب التہذیب 1/324ح354، تہذیب التہذیب 1/220ح432، تقریب التہذیب 1/143ح357۔

**روی عن:** بکر بن مبشر الانصاری، زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابو طالب، سالم ابو الغیث مولی ابن مطیع، عامر بن سعد بن ابو و قاص، ابی ہریرہ۔

**روی عنہ:** انیس بن ابو یحیی الاسلمی، عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب، محمد بن یحیی الاسلمی۔

**جرح و تعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ میں اسے ایک حدیث کے علاوہ نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

### 354. اسحاق بن سعد بن عبادۃ الانصاری[1] (صد)

**روی عن:** سعد بن عبادہ الانصاری۔

**روی عنہ:** سعید الصواف۔

**جرح و تعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس سے روایات ہیں میں اسے نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ دوسری طبقے کا مستور قلیل الحدیث راوی ہے۔

### 355. اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص[2] (خ،م،د،ق)

---

1۔ تاریخ الکبیر 387/1ح1239، الجرح والتعدیل 221/2ح764،الثقات 21/4، تہذیب الکمال 427/2ح355، میزان الاعتدال 343/1ح760 (اردو 269/1ح760)،الذیل علی الکاشف ص39 ح53، تذہیب التہذیب 324/1ح355، تہذیب التہذیب 221/1ح433، تقریب التہذیب 144/1ح358۔

2۔ طبقات ابن سعد 482/8ح3431، سؤالات ابن محرز 110/1ح511، سؤالات ابی داود ص420ح420، تاریخ الکبیر 391/1ح1246، الجرح والتعدیل 220/2ح760، الثقات 48/6 اور 109/8، مشاہیر علماء الامصار ص179ح1181، سؤالات الحاکم ص199ح306، تہذیب الکمال 428/2ح355، الکاشف 236/1ح297، تذہیب (جاری)

روی عن: ابیہ سعید بن عمر والاموی، عکرمہ بن خالد المخزومی، یحیی بن الحکم بن ابوالعاص۔

روی عنہ : احمد بن یعقوب المسعودی،اسحاق بن منصور السلولی،خالد بن عمرو الاموی،سفیان بن عیینہ، سلیمان بن داود الطیالسی، علی( غیر منسوب)،فضل بن دکین،قراد ابو نوح،مالک بن اسماعیل النہدی، محمد بن عبداللہ بن کناسہ،ہاشم بن القاسم،ہشام بن عبد الملک الطیالسی،وکیع بن الجراح،یحیی بن زکریابن ابوزائدہ،یحیی بن عبدالحمید الحمانی،ابوعبدالرحمن الطائی۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ان سے احادیث ہیں۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے کہا کہ ابن حنبل سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے،ایک دفعہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے،اس کے بھائی خالد کی نسبت یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔مشاہیر علماءالامصار میں ابن حبان نے کہا کہ اہل مکہ کے مشائخ میں مقدم تھا،ضبط واتقان والا تھا۔

حاکم نے دارقطنی کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 170ھجری میں ہوئی۔

- ## اسحاق بن سعید المدنی

---

التہذیب 324/1ح356، الوافی بالوفیات 268/8ح1526، تہذیب التہذیب 221/1ح434، تقریب التہذیب 144/1ح359۔

یہ اسحاق بن ابراہیم بن سعید ہے۔

### 356. اسحاق بن سلیمان الرازی[1] (ع)

روی عن :ابراہیم بن یزید الخوزی،افلح بن حمید المدنی، جراح بن الضحاک الکندی،حریز بن عثمان الرحبی،حنظلہ بن ابوسفیان الجمحی،داود بن قیس الفراء،سعید بن سنان الشیبانی الاصغر،سعید بن عبدالرحمن الاموی،سفیان الثوری،عثمان بن زائدہ،عمرو بن ابوقیس الرازی،عنبسہ بن سعید الرازی،مالک بن انس،محمد بن عبدالرحمن بن ابوذئب،معاویہ ابن یحیی الصدفی،مغیرہ بن زیاد الموصلی،مغیرہ بن مسلم السراج،موسی بن عبیدہ الربذی،ابی جعفر الرازی۔

روی عنہ :ابراہیم بن موسی الفراء،احمد بن الازہر،احمد بن ابورجاء الہروی،احمد بن الفرات الرازی،احمد بن محمد بن حنبل،اسحاق ابن اسماعیل الفلفلانی،اسحاق بن منصور الکوسج،ایوب بن الولید الضریر، حسن بن حماد الضبی الوراق،ایوب بن الولید الضریر، حسن بن حماد الضبی الوراق، حسن بن مکرم البزاز، حسین بن منصور نیشاپوری،زہیر بن حرب،سعید بن سلیمان الواسطی،عبد اللہ بن سعید الاشج،عبد اللہ بن محمد بن ابوشیبہ،عبدالرحمن بن محمد بن سلام الطرسوسی، علی بن محمد الطنافسی، عمروابن محمد الناقد،قتیبہ بن سعید البلخی، محمد بن احمد بن ابوخلف البغدادی، محمد بن بشر العبدی، محمد بن الحسین بن اشکاب، محمد بن الحسین البرجلانی، محمد بن رافع نیشاپری، محمد بن سعید ابن الاصبہانی، محمد بن عباد بن موسی العکلی، محمد بن عبداللہ بن نمیر الہمدانی، محمد بن العلاء، محمد بن عیسی ابن الطباع، نعیم بن حماد۔

#### جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد385/9ح4513،علل احمد 36/3ح4058،ثقات العجلی 218/1ح67، الجرح والتعدیل 223/2ح773، الثقات111/8،کشف الاستار ح3071،سؤالات السجزی ص188 ح230، تاریخ بغداد333/7ح3321، تہذیب الکمال 429/2ح356، تذکرۃ الحفاظ 354/1،الکاشف236/1ح298، تذہیب التہذیب325/1ح357،الوافی بالوفیات،تہذیب التہذیب 223/1ح437،تقریب التہذیب144/1ح360۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کا قول بیان کیا کہ ہم سے اسحاق بن سلیمان الرازی نے حدیث بیان کی، پھر ابن حنبل نے اس کی تعریف کی۔

محمد بن سعید الاصبہانی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوالازہر نے کہا کہ خیار المسلمین میں سے ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، صالح شخص ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ صالح ہے۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

بزار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن وضاح الاندلسی نے کہا کہ حدیث میں ثقہ ثبت ہے۔

السجزی نے حاکم سے سنا کہ یہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ابدال میں سے تھا، خشیعت والا عابد تھا، سید، صالح، ثقہ حجت تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ فاضل ہے۔

اس کی وفات 199 ھجری میں ہوئی۔

## 357. اسحاق بن سوید بن ہبیرۃ العدوی[1] (خ، م، د، س)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 241/9ح4005، تاریخ یحیٰی بن معین بروایت الدوری 24/2، علل احمد 116/3ح4485، 4487، سؤالات ابی داود ص327 ح461، تاریخ الکبیر 389/1ح1242، ثقات العجلی 219/1ح68، الجرح والتعدیل 222/2ح766، الثقات 47/6، مشاہیر علماء الامصار ص 181ح1194، تہذیب الکمال 432/2ح357، الکاشف 236/1ح299، تذہیب التہذیب 325/1ح358، الوافی بالوفیات 269/8ح1530، تہذیب التہذیب 223/1ح438، تقریب التہذیب 145/1ح361، تعجیل المنفعہ 292/1ح39۔

**روی عن:** تمیم بن نذیر العدوی، سعید بن علاقہ، عبداللہ بن الزبیر، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبدالرحمن بن ابو بکرہ، علاء بن زیاد العدوی، مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر، نافع مولی ابن عمر، ہنیدہ، یحیی بن یعمر، ابن حجیر العدوی، معاذہ العدویہ۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن یزید العدوی، اسماعیل ابن علیہ، جاریہ بن ہرم الفقیمی، جریر بن حازم، حسن بن دینار، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سہل بن اسلم العدوی، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن عیسی الخزاز، عبد الوارث بن سعید، عبدالوہاب ابن عبدالمجید الثقفی، عدی بن الفضل، علی بن عاصم الواسطی، عمرو بن حمران البصری، عوف الاعرابی، معتمر بن سلیمان، وہیب بن خالد، الیمان بن المغیرہ۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ ان شاءاللہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ شیخ ثقہ ہے۔

ابو داود نے ابن حنبل کو کہتے سنا کہ یہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، یہ علیؓ کے بارے میں زبان درازی کرتا تھا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقات میں سے ایک ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ صدوق ہے، اس پر ناصبیت کا کلام کیا گیا ہے، تیسرے طبقہ کا ہے۔

اس کی وفات 131 ھجری میں ہوئی۔

- **اسحاق بن سوید الرملی**

یہ اسحاق بن ابراہیم بن سوید ہے۔

## 358. اسحاق بن شاہین بن الحارث[1] (خ، س)

**روی عن :** بشر بن مبشر، حسان بن ابراہیم الکرمانی، حکم بن ظہیر، خالد بن عبد اللہ الواسطی، سفیان ابن عیینہ، عبدالحکیم بن منصور، ہشیم بن بشیر۔

**روی عنہ :** بخاری، نسائی، احمد بن الخلیل القطیعی، احمد بن علی بن سعید المروزی، احمد بن کعب الواسطی، احمد بن محمد بن نصر بن الہیثم الضبعی، احمد بن الولید بن ابراہیم بن حوالہ الواسطی، احمد بن یحیی بن حبیب التمار، احمد بن یحیی بن زہیر التستری، اسلم بن سہل الواسطی بحشل، انس بن محمد الطحان الواسطی، حسین بن محمد الحرانی، عباس بن حمدان الحنفی الاصبہانی، عبداللہ بن ابوداود، عبداللہ بن محمد بن وہب الدینوری، علی بن العباس البجلی المقانعی، عمر بن محمد ابن بجیر، محمد بن احمد بن حمدان بن عیسی الوراق الرسعنی، محمد بن احمد القصبی الواسطی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن خلید بن السری البغدادی، محمد بن حفص الشعرانی الجوینی، محمد بن حنیفہ بن ماہان الواسطی، محمد بن خالد الراسبی النیلی، محمد بن المسیب الارغیانی، محمد بن ہارون الحضرمی، محمد بن ہارون الرویانی، نعمان بن احمد بن نعیم الواسطی قاضی قزوین، یحیی بن محمد بن صاعد۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ایک جگہ کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، اور کہا کہ مستقیم الحدیث ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 250ھجری کے بعد ہوئی۔

## 359. اسحاق بن الصباح الکندی الاشعثی الصغیر[2] (د)

---

1 ۔ الثقات 117/8، معجم المشتمل ص 76ح153، تہذیب الکمال 434/2ح358، الکاشف 236/1ح300، تذہیب التہذیب 326/1ح359، تہذیب التہذیب 224/1ح440، تقریب التہذیب 145/1ح362۔

2 ۔ تہذیب الکمال 436/1ح359، الکاشف 236/1ح301، تذہیب التہذیب 326/1ح360، 224/1ح441، تقریب التہذیب 146/1ح363۔

**روی عن:** حسن بن علی الخلال، سریج بن یونس، سعید بن الحکم بن ابو مریم المصری۔

**روی عنہ:** ابو داود، حماد بن عنبسہ الوراق۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

اس کی وفات 277ھجری میں ہوئی۔

## 360. اسحاق بن الصباح الکندی الاشعثی الکبیر[1] (تمیز)

**روی عن:** عبد الملک بن عمیر۔

**روی عنہ:** عبد اللہ بن داود الخریبی۔

**جرح وتعدیل**

عقیلی نے اسے ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ میں اسے ایک قصے کے علاوہ نہیں جانتا۔

ابن حبان نے کہا کہ کثیر الوہم، فاحش الخطاء ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی تضعیف کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

---

1۔ تاریخ الکبیر 392/1ح1251،ضعفاء العقیلی 103/1ح120،الجرح والتعدیل 225/1ح781، المجروحین 142/1ح54،الکامل ابن عدی 551/1ح167، ضعفاء دارقطنی ص 144ح95 ،تہذیب الکمال 436/1ح360،میزان الاعتدال 344/1ح765(اردو 270/1ح765)،دیوان الضعفاء ص 27ح337،المغنی فی الضعفاء 109/1ح563، تذہیب التہذیب 236/1ح361، تہذیب التہذیب 224/1ح442، تقریب التہذیب 146/1ح364۔

## 361. اسحاق بن الضیف[1]

**روی عن:** ابراہیم بن الحکم بن ابان العدنی، اسماعیل بن عبدالکریم الصنعانی، بشر بن الحارث الحافی، حجاج بن محمد الاعور، حسن بن قتیبہ المدائنی، خالد بن مخلد القطوانی، روح بن عبادہ، زید بن السکن الجندی، سعید بن شرحبیل الکندی، سلیمان بن عبدالرحمان الدمشقی، ضحاک بن مخلد، عبداللہ بن واقد الحرانی، عبداللہ بن یزید المقریء، عبدالاعلیٰ بن مسہر الغسانی، عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، عبدالوہاب بن ہمام، عثمان بن عمر بن فارس، علی بن قادم، عمر بن سہل المازنی، عمرو بن عاصم الکلابی، محمد بن الحجاج البغدادی المصفر، محمد بن کثیر المصیصی، محمد بن منیب العدنی، معاویہ بن عمرو الازدی، منصور بن ابی نویرہ، نضر بن شمیل المروزی، ہوذہ بن خلیفہ البکراوی، یزید بن ابی حکیم العدنی، یعلیٰ بن عبید الطنافسی۔

**روی عنہ:** ابوداود، احمد بن ابراہیم بن الحکم، احمد بن زید بن الحریش الاہوازی، احمد بن عبداللہ بن الجارود الرقی، احمد بن عبداللہ بن محمد وکیل، احمد بن یحییٰ بن زہیر التستری، اسحاق بن عبداللہ بن سلمہ، حسین بن ابراہیم بن عامر الانطاکی، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ عبدان الاہوازی، عبداللہ بن اسحاق المدائنی، عبدالرحمان بن الحسین الصابونی، عبدالعزیز بن سعید الہاشمی الدمشقی، عبدالعزیز بن سلیمان الحرملی الانطاکی، عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، عمر بن محمد بن نصر الحلبی، محمد بن ابراہیم بن نیروز الانماطی، محمد بن احمد بن حمدان بن عیسیٰ الوراق، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن رزیق بن جامع المدینی، محمد بن العباس بن ایوب الاخرم، محمد بن عبداللہ بن عرس المصری، محمد بن نوح الجندیساپوری، محمد بن یعقوب الخطیب الاہوازی، محمود بن محمد الحلبی، ہلال بن العلاء الرقی، ہیثم بن خلف الدوری، ولید بن حماد الرملی، یحییٰ بن علی بن ہاشم الکندی۔

### جرح وتعدیل

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 210/2ح716، الثقات 120/8، تاریخ دمشق 225/8ح648، تہذیب الکمال 437/1ح361، الکاشف 236/1ح302، تذہیب التہذیب 327/1ح362، تہذیب التہذیب 225/1ح443، تقریب التہذیب 146/1ح365

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ کبھی کبھار خطاء کر دیتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق خطاء کرنے والا راوی ہے۔

### 362. اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ القرشی[1] (ت،ق)

**روی عن:** طلحہ بن عبید اللہ، عبد اللہ بن عباس، عائشہؓ۔

**روی عنہ:** اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ، معاویہ بن اسحاق بن طلحہ۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

### 363. اسحاق بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب[2] (ق)

**روی عن:** عبد اللہ بن جعفر۔

**روی عنہ:** اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر، کثیر بن زید الاسلمی، عمر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مستور راوی ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 165/7ح1526، تاریخ الکبیر 393/1ح1253، الجرح والتعدیل 226/2ح784، تہذیب الکمال 439/1ح362، سیر اعلام النبلاء 368/4، الکاشف 236/1ح303، تذہیب التہذیب 327/1ح363، تہذیب التہذیب 225/1ح444، تقریب التہذیب 146/1ح366۔

2 ۔ تاریخ الکبیر 394/1ح1257، الجرح والتعدیل 227/2ح791، تہذیب الکمال 440/1ح363، الکاشف 237/1ح304، تذہیب التہذیب 327/1ح364، تہذیب التہذیب 226/1ح445، تقریب التہذیب 146/1ح367۔

## 364. اسحاق بن عبداللہ بن الحارث بن کنانہ[1] (4)

**روی عن :** عامر بن سعد بن ابي وقاص، عبد اللہ بن عباس(مرسل)، عبد الرحمن بن عمرو بن سہل الانصاری، عبد الملک ابن ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی، محمد بن جعفر المخزومی، ابوہریرہ(مرسل)۔

روی عنہ: عبدالرحمن بن اسحاق، عمر بن محمد الاسلمی، ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، ہشام بن اسحاق-

**جرح وتعدیل**

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کاذکر الثقات میں کیا ہے۔

علائی کہتے ہیں کہ یہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 365. اسحاق بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل[2] (د)

**روی عن:** نبی ﷺ (مرسل)، عباس بن عبدالمطلب، عبداللہ بن الحارث بن نوفل، عبداللہ بن عباس، ابی ہریرہ، صفیہ بنت حیی بن اخطب، ام الحکم، یقال (ام حکیم بنت الزبیر بن عبدالمطلب)-

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 312/7ح1805، تاریخ الکبیر 384/1ح1228، جرح وتعدیل 226/1ح787، الثقات 24/4، تہذیب الکمال 442/2ح، الکاشف 237/1ح305، تذہیب التذیب 328/1ح365، تہذیب التہذیب 226/1ح446، تقریب التہذیب 147/1ح369۔

2 ۔ تاریخ الکبیر 394/1ح1258، ثقات العجلی 219/1ح69، الجرح والتعدیل 227/2ح790، الثقات 46/6، الکاشف 237/1ح305، تذہیب التہذیب 328/1ح366، تحفۃ التحصیل ص 24، جامع التحصیل ح 24، تہذیب التہذیب 226/1ح447، تقریب التہذیب 147/1ح368 (63/1ح365)۔

**روی عنہ:** اسود بن شیبان،ثابت البنانی،جبلہ بن عطیہ،حمید الطویل،داود بن ابوہند،سعید بن حماد،سعید بن ابوسعید المقبری،علی بن زید بن جدعان،عوف الاعرابی،عیسی بن عبداللہ بن عبداللہ بن الحارث،قتادہ بن دعامہ۔

**جرح وتعدیل**

عجلی نے کہاکہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کاذکر الثقات میں کیاہے۔

ذہبی نے کہاکہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ عراقی کہتے ہیں کہ اس کاصحابہ سے سماع صحیح نہیں ہے۔

ابن حجرنے کہاکہ تیسرے طبقہ کاثقہ راوی ہے۔

### 366. اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ[1] (ع)

**روی عن:** انس بن مالک،جعفر بن عیاض،ذکوان ابوصالح السمان،رافع بن اسحاق المدنی،زفر بن صعصعہ،سعید بن یسار المدنی،شیبہ الحضری،طفیل بن ابی ابن کعب،عبداللہ بن ابی طلحہ،عبدالرحمن بن ابی عمرہ،عبیداللہ بن مقسم،علی بن یحیی بن خلاد الانصاری،ابی مرہ مولی عقیل بن ابوطالب،ابی المنذر مولی ابوذر الغفاری،حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ،ام سلیم۔

**روی عنہ:** حماد بن سلمہ،سفیان بن عیینہ،عبداللہ بن علی الافریقی،عبدالرحمن بن عمروالاوزاعی،عبدالصمد بن عبدالاعلی السلامی،عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ الماجشون،عبدالملک بن عبدالعزیز بن

---

1 ۔ابن سعد494/7ح1997، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 26/2 ،سؤالات ابن الجنید ص 297ح97، ص 472ح814، علل احمد 343/1ح632، تاریخ الکبیر393/1ح1255،ثقات العجلی219/1ح70 ، المعرفہ والتاریخ 466/2،الجرح والتعدیل 226/2ح786،المراسیل ص 13ح9، الثقات23/4، مشاہیر علماء الامصار ص 89ح456، تہذیب الکمال446/2ح367، سیر اعلام النبلاء33/6،الکاشف 237/1ح307،تذہیب التہذیب328/1ح367، تحفۃ التحصیل ص ح25، جامع التحصیل ح25،الوافی بالوفیات 270/8ح1234،تہذیب التہذیب227/1ح448، تقریب التہذیب147/1ح370۔

جریج، عثمان ابن حکیم الانصاری، عکرمہ بن عمار الیمامی، عیسی بن عبد الاعلی بن عبد اللہ بن ابی فروہ، مالک بن انس، ہمام بن یحیی، یحیی ابن سعید الانصاری، یحیی بن ابو کثیر، یونس بن القاسم الیمام۔ -

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ حجت ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے، اس کی ام سلیم سے روایت مرسل ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ روایت حدیث میں مقدم اور اتقان والے تھے۔

مشاہیر علماء الامصار میں ابن حبان نے کہا کہ اہل مدینہ کے حفاظ میں سے ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حجت، فقیہ ہے، ثقات میں سے ایک ہے۔اس سے احتجاج پر سب جمع ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ چوتھے طبقہ کا ثقہ حجت راوی ہے۔

ان کی وفات 134 ھجری میں ہوئی۔

## 367. اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ[1] (د، ت، ق)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 523/7ح2082، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 27/2، سؤالات ابن الجنید ص 321ح195، ص486 ح874 ،تاریخ الکبیر 396/1ح1260، ضعفاء الصغیر ص 21ح20 ،المعرفہ والتاریخ 45/3، الکنی للدولابی 194/1، ابو زرعہ رازی ص 600، ضعفاء العقیلی 102/1ح119 ،الجرح والتعدیل 227/2ح792، ضعفاء النسائی ص 154ح50، المجروحین 140/1ح53 ، الکامل بن عدی 530/1ح154، کشف الاستار ح 377، ح2251، ح596، (جاری)

**روی عن:** ابان بن صالح، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، ابراہیم بن محمد بن اسلم بن بجرہ الانصاری، جابر بن المثنی، خارجہ بن زید بن ثابت، رزیق بن حکیم الایلی، زید بن اسلم، سلمہ بن روح بن زنباع، عبداللہ بن ذکوان، عبداللہ بن رافع المدنی، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج، عروہ بن رویم اللخمی، عمر بن الحکم بن ثوبان، عمرو بن شعیب، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابو سرح، عیسی بن عبد الرحمن بن ابولیلی، مجاہد بن جبر، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن مسلم المکی، محمد بن المنکدر، محمد بن یوسف مولی عمرو بن عثمان بن عفان، مکحول الشامی، موسی بن وردان، نافع مولی ابن عمر، ہشام بن عروہ، یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ، ابی وہب الجیشانی۔

روی عنہ: ابراہیم بن محمد بن ابویحیی الاسلمی، اسماعیل بن رافع المدنی، اسماعیل بن عیاش الحمصی، سوید بن عبدالعزیز، شعیب بن ابوحمزہ، عبداللہ بن علی الافریقی، عبداللہ بن لہیعہ، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابوفروہ الفروی، عبدالجبار بن عمر الایلی، عبدربہ بن سعید الانصاری، عبدالسلام بن حرب، عبیداللہ بن عمر العمری، عبیداللہ بن عمرو الرقی، عتبہ بن ابوحکیم، عمر بن عبدالواحد النصری، عمرو بن الحارث، قاسم بن ہزان الخولانی، لیث بن سعد، محمد بن شعیب بن شابور، مروان بن جناح، نجیح بن عبدالرحمن المدنی، ولید بن مسلم، یحیی بن حمزہ الحضرمی، ابوبکر بن عبداللہ بن ابوسبرہ، ابوبکر بن عیاش۔

## جرح وتعدیل

ابن عدی نے محمد بن حفص المصری کا قول بیان کیا کہ ہمارے ثقہ اصحاب میں سے تھا، اہل صدق میں تھا۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس کی حدیث کوئی خاص نہیں ہے۔ ایک جگہ کہا کہ اس کی حدیث نہ لکھی جائے، یہ کوئے شے نہیں۔

احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس کی حدیث کوئی خاص نہیں ہے۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے، یہ کوئی شے نہیں۔

---

ح1777، ضعفاء دارقطنی ص 143ح94، سنن دارقطنی 320/1، 113/4، علل دارقطنی 305/1، 327/9، تاریخ دمشق/243ح652، تہذیب الکمال 446/2ح367، میزان الاعتدال 344/1ح769(اردو 270/1ح769)، المغنی 109/1ح566، دیوان الضعفاء ص 27ح338، الکاشف 237/1ح308، تذہیب التذہیب 329/1ح368، الوافی بالوفیات 271/8ح1535، تہذیب التہذیب 227/1ح449، تقریب التہذیب 147/1ح371(64/1ح368)۔

عبداللہ بن شعیب الصابونی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید نے یحییٰ بن معین کے ک حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

ابوداود نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ نہیں۔

غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ نہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ بنی ابی فروہ سوائے اسحاق کے ثقہ ہیں۔

علی بن الحسن الهسنجانی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کذاب ہے۔

اسماعیل بن اسحاق القاضی نے ابن مدینی کے حوالے سے کہا کہ منکرالحدیث ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے کہا کہ مالک نے اس سے اپنی کتاب میں روایت نہیں لی

احمد بن حنبل نے اس کی حدیث کی نہی کی ہے۔

احمد بن الحسن الترمذی نے ابن حنبل کو سنا کہ میں چار سے حدیث نہیں لکھتا، موسیٰ بن عبیدہ، عبدالرحمان بن زیاد بن النعم، جوبیر بن سعید، اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ۔

محمد بن عبداللہ بن عمار نے کہا کہ ضعیف، ذاہب ہے۔

عمرو بن علی نے کہا کہ متروک ہے۔

بخاری نے کہا کہ اس ترک کیا گیا ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ متروک ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ متروک، ذاہب الحدیث ہے ہے۔

نسائی نے کہا کہ متروک ہے، ایک جگہ کہا کہ ثقہ نہیں ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

ابن خزیمہ نے کہا کہ اس کی حدیث قابل احتجاج نہیں۔

ابن عدی اس کے حوالے سے روایات نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے جو روایات ذکر کی ہیں ان کی اسانید اور بعض روایات کے متن کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

بزار نے کہا کہ سخت لین الحدیث ہے، ایک جگہ کہا کہ قوی نہیں، ایک جگہ کہا کہ ضعیف ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ متروک ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اسے ترک کیا گیا ہے، ضعیف ہے، اس سے احتجاج نہیں ہو سکتا۔ ذہبی یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے ان کا ساتھ دیا ہو۔

ابن حجر نے کہا کہ چوتھے طبقہ کا متروک راوی ہے۔

اس کا انتقال 144 ھجری میں ہوا۔

اس کے حوالے سے عبدالسلام بن حرب نے یہ بات بیان کی ہے:

"ایک مرتبہ معاویہ نے ہمیں خطبہ دیا اس وقت انہوں نے سبز رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی"۔

یہ روایت بھی منقول ہے کہ زہیر نے اسحاق کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ زہری نے ان سے کہا: اے ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے تم اللہ کے بارے میں کیسی جراءت کا مظاہرہ کر رہے ہو کیا تم حدیث کی سند بیان نہیں کرتے ہو؟ تم ایسی حدیثیں بیان کر رہے ہو جن کا کوئی سر پیر نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے حوالے سے نبی ﷺ کے فرمان کو نقل کیا ہے:

"تندرستی رزق کو روک دیتی ہے"۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) "کچھ رزق کو روک دیتی ہے"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"نماز کو کوئی کتا، گدھا یا عورت آگے سے گزر کر نہیں توڑتے ہیں البتہ جہاں تک تم سے ہو سکے انہیں پرے کرنے کی کوشش کرو اور ان سے جھگڑا کرو کیونکہ اس صورت میں تم شیطان سے جھگڑا کرو گے"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو قتل کر دیا تھا تو نبی ﷺ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے تھے، اس روات کو عبدالحق نے اپنی کتاب "الاحکام" میں نقل کیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جو شخص اپنے دین کو تبدیل کرے اس کی گردن اڑا دو"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جو شخص چوری شدہ چیز کو خریدے اور وہ یہ بات جانتا ہو، تو وہ اس کی شرمندگی اور گناہ میں شریک ہو جائے گا"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

"تمہیں کسی شخص کا اسلام اس وقت تک پسند نہ آئے جب تک تم یہ نہیں جان لیتے کہ اس کی عقل کی گرہ گیا ہے"۔

### 368. اسحاق بن عبدالواحد القرشی[1] (س)

**روی عن:** ابراہیم بن موسیٰ الزیات الموصلی، اسماعیل بن علیہ، حارث بن نبہان، حماد بن زید، خالد بن عبداللہ الواسطی، داود بن الزبرقان، سفیان بن عیینہ، سلام بن سلیم، عباد بن العوام، عباس بن الفضل الانصاری، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، عمر بن رزیق الموصلی، فضیل بن عیاض، مالک بن انس، مطلب بن زیاد، معافی بن عمران، ہشیم بن بشیر، یحییٰ بن سلیم الطائفی۔

**روی عنہ:** ادریس بن سلیم بن وہب الموصلی، اسحاق بن سیار النصیبی، عبداللہ بن عبدالصمد بن ابی خداش، علی بن جابر بن بشر الاودی، علی بن حرب الطائی، محمد بن امیل التمیمی، محمد بن غالب بن حرب تمتام، محمد بن مسلم بن وارہ الرازی، یزید بن خالد بن موہب الرملی۔

**جرح وتعدیل**

ازدی نے کہا کہ کثیر الحدیث ہے۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 229/2ح797، سنن الکبریٰ للنسائی 81/8ح8696، الثقات 115/8، تہذیب الکمال 454/2ح368، میزان الاعتدال 346/1ح774(اردو 273/1ح774)، المغنی 110/1ح571، دیوان الضعفاء ص 28ح341، الکاشف 237/1ح309، تذہیب التہذیب 330/1ح369، تہذیب التہذیب 229/1ح451، تقریب التہذیب 148/1ح372۔

ابو علی الحافظ نے کہا کہ متروک ہے۔

نسائی نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔

عبدالرحمان بن احمد موصلی کہتے ہیں کہ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس میں کمزوری ہے، واہی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا محدث مکثر، مصنف ہے، جس پر بعض نے کلام کیا ہے۔

اس کی وفات 226ھجری میں ہوئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"نظر شیطان کے بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے سو جو شخص اللہ کی رضا کے لیے اسے چھوڑتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ایمان نصیب کرتا ہے، جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"کل رات جبرائیل مجھے اپنے ساتھ سیر پر لے گئے، وہ مجھے جنت میں لے گئے"۔

خطیب کہتے ہیں کہ اس روایت میں خامی عبدالرحمان نامی راوی ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اسحاق بن عبدالواحد موصلی، اس میں کوئی حرج نہیں۔

## 369. اسحاق بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ[1] (ق)

**روی عن:** عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ، یزید بن رومان (مرسل)۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 1/398ح1265، الجرح والتعدیل 2/228ح795، الثقات، تہذیب الکمال 2/456ح369، الکاشف 1/237ح310، تذہیب التہذیب 1/330ح370، تہذیب التہذیب 1/230ح453، تقریب التہذیب 1/149ح373 (اردو 1/64ح370)۔

**روی عنہ:** اسد بن موسیٰ، عبدالملک بن محمد الحزامی، ولید بن مسلم، یعقوب بن محمد الزہری۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ مقبول ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

### 370. اسحاق بن عثمان الکلابی[1] (د)

**روی عن:** اسماعیل بن عبد الرحمن بن عطیہ البصری، حسن البصری، خالد بن دریک الشامی، عبد اللہ بن ابو سلیمان مولی عثمان بن عفان، عمر بن عبد اعزیز، موسی بن انس بن مالک، میمون بن ابو عبد اللہ الکندی، ابن رجاء بن حیوہ۔

**روی عنہ:** حجاج بن نصیر الفساطیطی، سلیمان بن داود الطیالسی، ضحاک بن مخلد النبیل، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبید مولی بنی ہاشم، عبد الرحمن ابن مہدی، عبد الصمد بن عبد الوارث، مسلم بن ابراہیم، موسی بن اسماعیل التبوذکی، ہشام بن عبد الملک الطیالسی: البصریون، وکیع بن الجراح الکوفی۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق قلیل الروایت راوی ہے۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 1/398ح1266، الجرح والتعدیل 2/230ح803، الثقات 6/51، تہذیب الکمال 2/459ح370، الکاشف 1/237ح311، تذہیب التہذیب 1/332ح371، تہذیب التہذیب 1/230ح454، تقریب التہذیب 1/149ح375 (اردو 1/64ح371)۔

## 371. اسحاق بن عمر بن سلیط[1](م،صد)

**روی عن:** حماد بن سلمہ، سلیمان بن کثیر العبدی، سلیمان بن المغیرہ،عبد العزیز بن مسلم،عبد الواحد بن زیاد، مبارک بن فضالہ، محمد بن عیسی الهلالی العبدی، نجم بن فرقد العطار۔

روی عنہ : مسلم،ابوداود(فضائل الانصار)،احمد بن یحیی بن الربیع بن سلیمان البغدادی، حرب بن اسماعیل الکرمانی،عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن حیان المازنی البصری،موسی بن ہارون الحافظ۔

**جرح وتعدیل**

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

آجری نے ابوداود کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن قانع نے کہا کہ صالح ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 229ھجری میں ہوئی۔

## 372. اسحاق بن عمر القرشی[2](تمیز)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 303/9ح4193،سؤالات الآجری 398/1ح779،الجرح والتعدیل 230/2ح801،الثقات 111/8، معجم المشتمل ص76 ح155،تہذیب الکمال 460/2ح372،الکاشف 237/1ح312، تذہیب التہذیب 332/1ح372، تہذیب التہذیب 231/1ح455، تقریب التہذیب 149/1ح376(اردو 65/1ح372)۔

2 ۔ الجرح والتعدیل 230/2ح802،تہذیب الکمال 461/2ح372، الذیل علی الکاشف، تذہیب التہذیب 332/1ح373، تہذیب التہذیب 231/1ح456، تقریب التہذیب 149/1ح377(اردو 64/1ح373)۔

**روی عن:** محمد بن الحسن بن ابو یزید الہمدانی، وکیع بن الجراح۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن احمد بن عمر الوکیعی، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 373. اسحاق بن عمر[1] (ت)

روی عن: عائشہ ام المومنین۔

روی عنہ: سعید بن ابی ہلال۔

**جرح وتعدیل**

ابو حاتم رازی نے کہا کہ مجہول ہے، اس نے موسیٰ بن وردان سے روایت کی ہے۔ ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس نے حضرت عائشہؓ والی حدیث موسیٰ بن وردان عن سعید بن ابی ہلال روایت کی ہے۔

برقانی نے دارقطنی کو کہتے سنا کہ اسحاق بن عمر عن عائشہ مجہول ہے، اسے ترک کردو۔

ذہبی نے کہا کہ مجہول ہے۔ ذہبی نے میزان الاعتدال میں اس راوی اور موسیٰ بن وردان سے روایت کرنے والے راوی میں فرق کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ہے اس کو دارقطنی نے ترک کردیا۔

اس نے حضرت عائشہؓ سے مندرجہ ذیل روایت کی ہے:

"نبی ﷺ نے کبھی بھی کوئی نماز اس کے آخری وقت میں ادا نہیں کی، صرف دو مرتبہ ایسا ہوا"۔

ترمذی نے کہا کہ اس کی سند متصل نہیں ہے۔

---

1۔ الجرح والتعدیل 229/2ح، ضعفاء دارقطنی ص 148ح102، سؤالات البرقانی ص 53ح28، تہذیب الکمال 461/2ح373، میزان الاعتدال 347/1ح776(اردو272/1ح776)، دیوان الضعفاء ص 28ح343، المغنی 110/1ح573، الکاشف238/1ح313، تذہیب التہذیب332/1ح374، تہذیب التہذیب231/1ح457، تقریب التہذیب149/1ح378(اردو64/1ح374)۔

## 374. اسحاق بن عیسیٰ بن نجیح[1] (م،ت،س،ق)

**روی عن:** انس بن عیاض، جریر بن حازم، جعفر بن حیان العاردی، حماد بن دلیل، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، خالد بن الیاس، شریک بن عبداللہ النخعی، عبداللہ بن لہیعہ، عبدالرحمان بن زید بن اسلم، قاسم بن عبداللہ بن عمر العمری، قاسم بن معن المسعودی، مالک بن انس، محمد بن ابی عدی، مخلد بن الحسین، معن بن عیسیٰ، منکدر بن محمد بن المنکدر، نجیح بن عبدالرحمان المدنی، ہشیم بن بشیر، ابو بکر بن عیاش۔

**روی عنہ:** احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منیع البغوی، اسحاق بن بہلول التنوخی، اسماعیل بن ابی الحارث البغدادی، اسماعیل بن المتوکل الحمصی، حارث بن محمد بن ابی اسامہ، حسن بن علی الخلال، حسن بن مکرم بن حسان البزاز، حسین بن عیسیٰ البسطامی، خشیش بن اصرم النسائی، زہیر بن حرب، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن عبدالرحمان الدارمی، عبداللہ بن محمد بن تمیم المصیصی، عبداللہ بن نصر الانطاکی، عبدالرحمان بن محمد بن سلام الطرسوسی، عبدہ بن سلیمان المروزی، علی بن محمد بن علی بن ابی الفضل المصیصی، محمد بن احمد بن یزید الانصاری، محمد بن اسماعیل بن علیہ، محمد بن رافع نیشاپوری، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، محمد بن عمر بن ابی عمر المقریء، محمد بن یحییٰ الذہلی، محمد بن یوسف بن عیسیٰ بن شیبہ السدوسی، یوسف بن سعید بن مسلم المصیصی۔

### جرح وتعدیل

بخاری نے کہا کہ مشہور الحدیث ہے۔

صالح بن محمد الحافظ نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، صدوق ہے۔

ابوداود نے محمد بن بکار الریان کا قول بیان کیا کہ محمد بن عیسیٰ، اسحاق بن عیسیٰ سے افضل ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ اس کا بھائی محمد مجھے زیادہ پسند ہے جو صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1۔ طبقات ابن سعد9/345ح4354، تاریخ الکبیر 1/399ح1268، سؤالات الآجری2/256ح1769، الجرح والتعدیل 2/231ح806، الثقات8/114، تاریخ بغداد7/345ح3328، تہذیب الکمال 2/462ح374، الکاشف1/238ح314، تذہیب التہذیب1/333ح375، الوافی بالوفیات، تہذیب التہذیب1/232ح459، تقریب التہذیب1/150ح379(اردو1/64ح375)۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

اس کی وفات 215 ھجری میں ہوئی۔

## 375. اسحاق بن عیسیٰ القشیری[1] (مد)

**روی عن:** زمعہ بن صالح، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، عامر بن یساف الیمامی، عباد بن راشد صاحب البصری، عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی، مالک بن انس، مالک بن مغول، محمد بن ابو حمید المدنی، محمد ابن عبد الرحمن بن ابو ذئب، ہشام بن اسماعیل المکی۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن المنذر الحزامی، احمد بن ابو الحواری، ازہر بن جمیل، اسحاق بن بہلول التنوخی، حسن بن الصباح البزار، رزق اللہ بن موسی الکلوذانی، عباس بن یزید البحرانی، عبد اللہ بن ابو زیاد القطوانی، عصمہ بن الفضل نیشاپوری، علی بن الحسن بن ابو عیسی الہلالی، قتیبہ بن سعید، محمد بن الحسن بن زبالہ، محمد بن العباس، محمد بن العلاء، مسلم بن حاتم الانصاری، مشرف بن ابان، ہناد ابن السری۔

**جرح وتعدیل**

حسن بن الصباح نے کہا کہ اچھے انسانوں میں سے ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ شیخ ہے۔

ابن القطان نے کہا کہ کسی بھی حالت میں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ کبھی کبھار خطاء کرتا ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1 ۔ سؤالات ابی داود ص190 ح103، تاریخ الکبیر 399/1ح1267، الجرح والتعدیل 230/2ح805، الثقات108/8، تاریخ بغداد324/7ح3317، تہذیب الکمال 464/2ح375، میزان الاعتدال (ذیل)51/1ح177(اردو58/8ح177)، الذیل علی الکاشف ص40ح55، تذہیب التہذیب 333/1ح376، تہذیب التہذیب 232/1ح460، تقریب التہذیب 150/1ح380(اردو64/1ح376)، لسان المیزان 67/2ح1051۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق خطاء کرنے والا راوی ہے۔
اس کے حوالے سے مراسیل میں یہ روایت منقول ہے:
"احمق لوگوں سے دودھ پلوانے سے منع کیا گیا ہے"۔

- **اسحاق بن ابی عیسیٰ**

اسحاق بن جبریل کے ترجمہ میں دیکھئے۔

### 376. اسحاق بن الفرات بن الجعد[1] (س)

**روی عن:** خالد بن عبد الرحمن العبدی، عبد اللہ بن لہیعہ، عثمان بن الحکم الجذامی، لیث بن سعد، مالک بن انس، معاذ بن محمد الانصاری، مفضل بن فضالہ، یحیی بن ایوب المصری۔

**روی عنہ:** احمد بن سعید الہمدانی المصری، احمد بن عبد الرحمن بن وہب، احمد بن عمرو بن السرح، احمد بن یحیی بن الوزیر، بحر بن نصر، سعید بن میسرہ بن جنادہ، سفیان بن محمد المصیصی، عیسی بن احمد العسقلانی، فضل بن غانم القاضی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، محمد بن مسروق الکندی، وفاء بن سہیل التجیبی۔

**جرح وتعدیل**

اس کی پیدائش 135 ھجری میں ہوئی۔
بحر بن نصر نے ابن علیہ کا قول بیان کیا کہ میں نے اس وطن میں اس سے اچھے علم والا نہیں دیکھا۔
محمد بن عبد الہ بن عبد الحکم نے کہا کہ میں نے اس سے افضل فقیہ نہیں دیکھا، یہ عالم تھا۔
احمد بن یحییٰ بن الوزیر نے کہا کہ مالک کے اکابر اصحاب میں سے تھا۔
ابو عوانہ الاسفرائینی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1۔ ضعفاء النسائی، الجرح والتعدیل 2/231ح810، الثقات 8/110، تہذیب الکمال 2/466ح376، سیر اعلام النبلاء 9/503، میزان الاعتدال 1/348ح779، (اردو 1/273ح779)، الکاشف 1/238ح315، تذہیب التہذیب 1/333ح377، الوافی بالوفیات، تہذیب التہذیب 1/233ح462، تقریب التہذیب 1/150ح381 (اردو 1/65ح377)۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ مشہور نہیں۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

سلیمانی نے کہا کہ منکرالحدیث ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ کبھی کبھار غرائب بیان کرتا ہے۔

ابوسعید بن یونس نے کہا کہ فقیہ تھا، مصر کی قضاء پر تھا، اس سے احادث ہیں جن میں مقلوب ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے غرائب بیان کرتا ہے، ایک جگہ کہا کہ امام کبیر ہے، دیار مصر کا فقیہ ہے، صدوق فقیہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق فقیہ راوی ہے۔

ان کا انتقال 200 ھجری کے بعد ہوا۔

شیخ عبدالحق نے ان کے حوالے سے نقل کردہ ایک روایت جسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں وہ روعایت اپنی سند کے ساتھ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی ہے:

"نبی ﷺ نے قسم اٹھانے پر حقدار کے حق کو لوٹادیا تھا"۔

## 377. اسحاق بن ابی الفرات[1](ق)

**روی عن:** سعید المقبری۔

**روی عنہ:** عبدالملک بن قدامہ الجمحی۔

**جرح وتعدیل**

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ مجہول ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کو مجہول کہا گیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

---

1 ۔ تہذیب الکمال 468/2ح377، الکاشف 238/1ح315، تذہیب التذہیب 334/1ح378، تہذیب التہذیب 234/1ح463، تقریب التہذیب 151/1ح382(اردو 65/1ح378)۔

### 378. اسحاق بن قبیصہ بن ذؤیب[1](ق)

**روی عن:** عمر بن الخطاب (مرسل)، قبیصہ بن ذؤیب، کعب الاحبار۔

**روی عنہ:** اسامہ بن زید اللیثی، برد بن سنان، عبادہ بن نسی، عثمان بن عطاء الخراسانی، موسی بن یعقوب الزمعی۔

**جرح وتعدیل**

ابوالحسین الرازی نے اپنی کتاب "تسمیہ امراء دمشق" میں ذکر کیا اور کہا کہ یہ ولید بن عبدالملک کے دور میں دیوان پر تھا۔

ابوزرعہ دمشقی نے کہا کہ یہ ہشام کے دور میں اذان پر عامل تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ شامی صدوق ہے، ارسال کرتا ہے، چھٹے طبقہ کا ہے۔

اس کی وفات 120 ھجری کے لگ بھگ ہوئی۔

### 379. اسحاق بن کعب بن عجرۃ[2](د، ت، س)

**روی عن:** کعب بن عجرہ، ابو قتادہ الانصاری۔

**روی عنہ:** سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ۔

---

1 ۔ تاریخ الکبیر 1/400ح1274، الجرح والتعدیل 2/231ح812، الثقات 6/46، تاریخ دمشق 8/270ح664، تہذیب الکمال 2/468ح378، الکاشف 1/238ح317، تذہیب التہذیب 1/334ح379، تہذیب التہذیب 1/234ح464، تقریب التہذیب 1/151ح383(1/65ح379)۔

2 ۔ طبقات ابن سعد 7/276ح1710، سؤالات ابن محرز 1/90ح329، تاریخ الکبیر 1/400ح1275، الجرح والتعدیل 2/232ح813، الثقات 4/22، تہذیب الکمال 2/470ح379، میزان الاعتدال 1/348ح782 (اردو 1/274ح782)، الکاشف 1/238ح318، تذہیب التہذیب 1/335ح380، تہذیب التہذیب 1/235ح465، تقریب التہذیب 1/151ح385(اردو 1/65ح380)۔

**جرح وتعدیل**

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابوالحسن القطان نے کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ تابعی مستور ہے، سخت غریب ہے، مغرب کی سنت والی حدیث میں انفرادیت رکھتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے۔

یہ یوم حرہ والے دن 63 ھجری میں شہید ہوئے۔

یہ راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

"مغرب کی سنتوں کے بارے میں تم پر لازم ہے کہ تم انہیں گھر میں ادا کرو"۔

## 380. اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ[1] (خ، ت، ق)

**روی عن:** ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ، ابراہیم بن سعد الزہری، اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر، ثابت بن قیس المدنی، خالد بن ابی بکر، سعید بن عبد الرحمن الجمحی، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن جعفر المخرمی، عبداللہ بن عمر العمری، عبدالحکیم بن عبداللہ بن ابی فروہ، علی بن علی اللہبی، عیسی ابن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، مالک بن انس، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، منکدر بن محمد بن المنکدر، نافع بن عبدالرحمن بن ابی نعیم القارئ، یزید بن عبدالملک بن المغیرہ النوفلی، عبیدہ بنت نابل۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 27/2، تاریخ الکبیر 401/1ح1281، ضعفاء النسائی ص 154ح49، الجرح والتعدیل 233/2ح820، الثقات 114/8، سؤالات السہمی ص172ح190، سؤالات الحاکم ص185ح281، معجم المشتمل ص77ح156، تہذیب الکمال 471/2ح380، میزان الاعتدال 351/1ح786 (اردو 276/1ح786)، دیوان الضعفاء ص28ح348، المغنی 111/1ح579، سیر اعلام النبلاء 649/10، الکاشف 238/1ح319، تذہیب التہذیب 335/1ح381، الوافی بالوفیات 274/8ح1548، مختلطین للعلائی ص 9ح6، تہذیب التہذیب 235/1ح466، تقریب التہذیب 151/1ح385 (اردو 65/1ح381)۔

روی عنہ : بخاری،ابراہیم بن ابی داود البرلسی،ابراہیم بن عبد الملک،ابراہیم بن نصر النہاوندی،احمد بن سعید الفہری المصری،احمد بن محمد بن ابی بکر المقدمی،احمد بن محمد بن ہانی الاثرم الطائی،احمد بن نصر نیشاپوری،اسحاق بن ابراہیم بن سوید الرملی،اسماعیل بن اسحاق القاضی،جعفر بن محمد بن ابی عثمان الطیالسی،عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی،عبد اللہ بن شبیب المدنی،عبد العزیز بن محمد بن الحسن بن زبالہ،عبید اللہ بن ہارون بن موسی بن ابی علقمہ الاکبر،عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابی فروہ المدنی،علی بن الحسن الھسنجانی،علی بن عبد العزیز البغوی،محمد بن ابراہیم القیسی،حمد بن احمد بن یزید المدنی،محمد بن اسماعیل بن سالم الصائغ،محمد بن اسماعیل الترمذی،محمد بن یحیی الذہلی،محمد (غیر منسوب)،ہارون بن موسی بن ابی علقمہ الفروی،یحیی بن معلی بن منصور الرازی،یوسف بن عبد اللہ۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے،اس کی بینائی رخصت ہوگئی تھی اس لیے بعض اوقات انہیں تلقین کرنی پڑتی تھی،اس کی کتاب صحیح ہے۔ایک جگہ کہا کہ مضطرب ہے۔

ابوداود نے کہا کہ یہ واہی ہے،تاہم انہوں نے امام مالک کے حوالے سے واقعہ افک کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے،ہم اسے درست قرار دیتے ہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔

عقیلی نے کہا کہ اس نے مالک سے بہت سی ایسی روایات کیں جن کی متابعت نہیں کی جاتی۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے،اور کہا ہے کہ غرائب و تفرد کرتا ہے۔

الساجی نے کہا کہ اس میں کمزوری ہے۔

حمزہ السہمی نے دار قطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ضعیف ہے،ایک جگہ کہا کہ اسے ترک نہیں کیا گیا۔

امام حاکم نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ضعیف ہے،اس پر کلام کیا گیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام، محدث، عالم ہے،ایک جگہ کہا کہ صدوق فی الجملہ صاحب حدیث ہے، بخاری نے اس سے روایت کی ہے۔

میزان الاعتدال میں ذہبی کہتے ہیں کہ اس کے حوالے سے امام بخاری نے روایت نقل کی ہے اور علم جرح کے ماہرین نے اس حوالے سے ان پر توبیخ کی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے، تاہم اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔

اس کی وفات 226 ھجری میں ہوئی۔

ذہبی کہتے ہیں کہ امام مالک کے حوالے سے جو روایات نقل کرنے میں یہ منفرد ہے ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جو شخص ندامت کا شکار ہو کر اقالہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اقالہ کرے گا"۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے۔

"جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے"۔

### 381. اسحاق بن محمد بن عبدالرحمان بن عبداللہ[1] (د)

**روی عن :** عبد الرحمن بن ابي الزناد، عثمان بن عبد الحميد، مالك بن انس، محمد بن عبد الرحمن بن ابي ذئب، نافع بن عبدالرحمن بن ابي نعيم القاریٔ، نافع بن عمرا لجمحی۔

**روی عنہ :** اسماعیل بن عبدالکریم الصنعانی، خلف بن ہشام البزار المقریٔ، عبداللہ بن احمد بن ذکوان الدمشقی المقریٔ، محمد بن اسحاق المسیبی، محمد بن سعدان المقریٔ، محمد بن عمر الواقدی، یحییٰ ابن محمد الجاری۔

**جرح وتعدیل**

ازدی نے کہا کہ یہ ضعیف ہیں اور قدریہ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مزی نے لکھا کہ مدینہ کے قراء میں سے ایک اور جلیل القدر تھا۔

---

1۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 27/2، تاریخ الکبیر 401/1ح1280، الجرح والتعدیل 234/2ح234، تہذیب الکمال 473/2ح382، میزان الاعتدال 353/1ح792(اردو 278/1ح792)، الکاشف 239/1ح320، تذہیب التہذیب 335/1ح382، تہذیب التہذیب 236/1ح467، تقریب التہذیب 152/1ح386۔

ذہبی نے کہا کہ مدینہ والوں کے قاریوں میں سے ایک، جلیل القدری، نبیل، صالح الحدیث تھا۔
ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق کمزوری والا راوی تھا، جس پر قدریہ کا الزام ہے۔
اس کی وفات 206 ھجری میں ہوئی۔

## 382. اسحاق بن محمد الانصاری[1] (د، تم)

روی عن: ربیع بن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری۔

روی عنہ: عبد اللہ بن ابراہیم الغفاری۔

**جرح وتعدیل**

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجہول راوی ہے، جو کہ غفاری سے تفرد کرتا ہے۔

## 383. اسحاق بن منصور بن بہرام الکوسج[2] (خ، م، ت، س، ق)

**روی عن:** احمد بن محمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن سلیمان الرازی، بشر بن شعیب بن ابی حمزہ، بشر ابن عمر الزہرانی، بہلول بن مورق، جعفر بن عون، حیان بن ہلال، حجاج بن منہال، حسین ابن علی الجعفی، حکم بن نافع، حماد بن اسامہ، حیوہ بن شریح الحمصی، روح بن عبادہ، زکریا بن عدی، سعید بن عامر الضبعی، سعید بن ابی مریم المصری، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن داود الطیالسی، سلیمان بن عبد الرحمن، صالح بن رزیق العطار، ضحاک بن مخلد النبیل، عبد اللہ بن بکر السہمی، عبد اللہ بن نمیر، عبد الاعلی

---

1۔ تہذیب الکمال 274/2ح382، الکاشف 239/1ح321، تذہیب التہذیب 336/1ح383، تہذیب التہذیب 236/1ح468، تقریب التہذیب 152/1ح387۔

2۔ تاریخ الکبیر 404/1ح1291، الجرح والتعدیل 234/2ح825، الثقات 118/7، ثقات ابن شاہین ص 35ح64، تاریخ بغداد 385/7ح3339، معجم المشتمل ص 77ح157، تاریخ دمشق 281/8ح675، تہذیب الکمال 474/2ح383، تذکرۃ الحفاظ 524/2، سیر اعلام النبلاء 258/12، الکاشف 239/1ح322، تذہیب التہذیب 336/1ح384، الوافی بالوفیات 277/8ح1555، تہذیب التہذیب 237/1ح471، تقریب التہذیب 152/1ح388۔

بن مسہر الغسانی، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرزاق بن ہمام، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالقدوس بن الحجاج، عبدالکبیر بن عبدالمجید، عبدالملک بن عمرو العقدی، عبدالوہاب بن عطاء، عبیداللہ بن عبدالمجید الحنفی، عبیداللہ بن موسی، عفان بن مسلم، علی بن معبد بن شداد، عمر بن سعد الحفری، عمرو بن الربیع بن طارق، عیسی بن المنذر الحمصی، کثیر بن ہشام، محمد ابن بکر البرسانی، محمد بن جہضم، محمد بن کثیر الصنعانی، محمد بن المبارک الصوری، محمد بن یوسف الفریابی، معاذ بن ہشام الدستوائی، مغیرہ بن سلمہ المخزومی، مہنا بن عبدالحمید، نضر بن شمیل المازنی، ہارون بن اسماعیل الخزاز، ہشام بن عبدالملک الطیالسی، ہشام بن عمار الدمشقی، وکیع ابن الجراح، وہب بن جریر بن حازم، یحیی بن حماد الشیبانی، یحیی بن سعید القطان، یحیی بن صالح الوحاظی، یزید بن عبدربہ الجرجسی، یزید بن ہارون، یعقوب بن ابراہیم بن سعد۔

روی عنہ: ابوداود کے سوا جماعت نے، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، ابوحامد احمد بن حمدون الاعمشی، احمد بن سہل بن بحر نیشاپوری، ابوعمرو احمد بن محمد بن احمد الحیری نیشاپوری، اسحاق ابن ابراہیم بن اسماعیل القاضی البستی، حسن بن محمد بن جابر وکیل ابی عمرو الخفاف، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن ابی داود، ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی، ابو میسرہ محمد ابن الحسین بن ابی العلاء الہمذانی، ابوبکر محمد بن علی ابن اخت مسلم بن الحجاج، محمد بن موسی الاصم، ابوالوفاء المؤمل بن الحسن بن عیسی، یعقوب بن سلیمان الاسفرائینی۔

## جرح وتعدیل

صالح بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ جب ان کو پتہ چلا کہ اسحاق بن منصور ان کے بیان کردہ مسائل کی روایت خراسان میں کرتے ہیں اور پھر اس پر دراہم ودینار لیتے ہیں تو ابن حنبل اس بات پر غضب ناک ہوئے کہ یہ شخص مجھ سے مسائل پوچھ کر ان کو بیان کرنے کی اجرت لیتا ہے۔ تو میں نے (صالح) نے ان سے کہا کہ ابونعیم فضل بن دکین تو حدیث بیان کرنے کی اجرت لیتا ہے، تو ابن حنبل نے کہا کہ میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا۔ صالح بیان کرتے ہیں کہ پھر جب اسحاق بن منصور دوبارہ بغداد آئے تو ابن حنب کی طرف آئے اور ان سے داخل ہونے کی اجازت مانگی، تب ابن حنبل نے ان سے اس حوالے سے کوئی بات نہ کی۔

مسلم نے کہا کہ ثقہ مامون ہے، اصحاب الحدیث کے آئمہ میں سے ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ آئمہ اصحاب الحدیث میں سے ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ فقیہ عالم ہے، ابن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سے مسائل کی روایت کی۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہے، واسع العلم ثقہ عالموں میں سے ایک ہے، امام فقیہ، حافظ حجت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ ثبت راوی ہے۔

ان کی وفات نیشاپور میں 251 ھجری میں ہوئی۔

## 384. اسحاق بن منصور السلولی[1] (ع)

**روی عن:** ابراہیم بن حمید الرؤاسی، ابراہیم بن سعد الزہری، ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبیعی، اسباط بن نصر الہمدانی، اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق السبیعی، جعفر بن زیاد الاحمر، حسن بن صالح بن حی، حماد بن سلمہ، داود بن نصیر الطائی، الربیع بن بدر، زہیر بن معاویہ، سلیمان بن قرم، شریک بن عبد اللہ، عبد اللہ بن واقد الہروی، عبد السلام بن حرب، عبید بن الوسیم، عمار بن سیف الضبی، عمر بن ابی زائدہ، قیس بن الربیع، کامل ابی العلاء، محمد بن طلحہ بن مصرف، مسلمہ بن جعفر البجلی، مندل بن علی، ہریم بن سفیان، یزید بن عبد العزیز بن سیاہ۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن اسحاق بن ابی العنبس القاضی الزہری، احمد بن الازہر نیشاپوری، احمد بن حازم بن ابی غرزہ الغفاری، احمد بن سعید الرباطی، احمد بن عثمان بن حکیم الاودی، احمد بن یحیی الصوفی، حسن بن بکر بن عبد الرحمن المروزی، حسین بن یزید الطحان، سلیمان بن خلاد المؤدب، عباس بن جعفر بن

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 8/530ح3594، تاریخ الکبیر 1/403ح1286، تاریخ دارمی ص70ح138، ثقات العجلی 1/220ح74، الجرح والتعدیل 2/234ح824، الثقات 8/112 ، تہذیب الکمال 2/478ح384، الکاشف 1/239ح323، تذہیب التہذیب 1/336ح385، الوافی بالوفیات 8/276ح1554، تہذیب التہذیب 1/238ح472، تقریب التہذیب 1/153ح389۔

الزبرقان، عباس بن عبد العظیم العنبری، عباس بن محمد الدوری، عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علی بن احمد بن عبد اللہ الجوار بی، علی بن عبد اللہ بن المدینی، علی بن محمد الطنافسی، علی بن المنذر الطریقی، عمرو بن محمد الناقد، فضل بن دکین، قاسم بن زکریا بن دینار، محمد بن حاتم بن میمون، محمد ابن حزابہ، محمد بن سعد العوفی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، م حمد بن العلاء الہمدانی، یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

**جرح وتعدیل**

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے اس میں تشیع تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق ہے جس پر اس کے تشیع کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے۔

اس کی وفات 205 ھجری میں ہوئی۔

## 385. اسحاق بن موسیٰ بن عبد اللہ الخطمی[1] (م، ت، س، ق)

**روی عن :** ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم الانصاری، احمد بن بشیر الکوفی، انس بن عیاض اللیثی، تلید بن سلیمان، جریر بن عبد الحمید الرازی،، حسن بن علی بن الحسن البراد، حسین بن عیسی الحنفی، داود بن کثیر الرقی، سفیان بن عیینہ، عاصم بن عبد العزیز الاشجعی، عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن عروہ بن الزبیر، عبد اللہ بن وہب، عبد الحمید بن ابی اویس، عبد الرحمن ابن محمد المحاربی، عبد الرحیم بن سلیمان، عبد السلام بن حرب، عمر بن عبید الطنافسی، محمد بن معن بن محمد الغفاری، مطلب بن زیاد، معاذ بن معاذ العنبری، معن بن عیسی القزاز، ولید بن مسلم، یونس بن بکیر۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 235/2ح828، الثقات 116/8، تاریخ بغداد 375/7ح3335، تاریخ دمشق 288/8ح677، المعجم المشتمل ص 77ح158، تہذیب الکمال 480/2ح385، تذکرۃ الحفاظ 513/2، سیر اعلام النبلاء 554/11، الکاشف 239/1ح324، تذہیب التہذیب 337/1ح386، الوافی بالوفیات 277/8ح1556، تہذیب التہذیب 238/1ح474، تقریب التہذیب 153/1ح390۔

**روی عنہ:** مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید، احمد بن اسحاق بن عروہ الصفار، احمد بن الحسین بن اسحاق الصوفی الصغیر، احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد الزہری، اسحاق بن یعقوب العطار، ابو الحسن اسماعیل بن عبداللہ. بقی بن مخلد الاندلسی، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی القاضی، حسین بن عبداللہ بن یزید القطان، حسین ابن محمد بن زیاد القبانی، سعید بن سعدان الکاتب، صالح بن محمد البغدادی، عبداللہ بن اسحاق المدائنی، عبدالرحمن بن محمد القرشی، عبدالصمد بن عبداللہ بن ابی یزید الدمشقی، عبیداللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن احمد بن البراء العبدی، محمد بن احمد بن سالم الرقی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد ابن واصل المقرئ، موسی بن اسحاق بن موسی الانصاری القاضی، موسی بن ہارون بن عبداللہ الحافظ، ہیثم بن خلف الدوری۔

**جرح وتعدیل**

عبدالرحمان بن ابی حاتم نے بیان کیا کہ میرے والد اس کے قول کو صدق واتقان والا سمجھتے تھے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے، ایک جگہ کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

یحییٰ بن محمد نے کہا کہ اہل سنت میں سے ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حجت ہے، امام حافظ ثقہ، قاضی، فقیہ ہے۔ سنت کے آئمہ میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ متقن راوی ہے۔

اس کی وفات 244 ھجری میں ہوئی۔

### 386. **اسحاق بن نجیح**[1] (د)

---

1 ۔ المعرفہ والتاریخ 451/5، تہذیب الکمال 483/1ح386، الکاشف 239/1ح325، تذہیب التہذیب 338/1ح387، تہذیب التہذیب 239/1ح475، تقریب التہذیب 153/1ح391۔

**روی عنہ:** مالک بن حمزہ بن ابی اسید الساعدی۔

روی عنہ: محمد بن عیسی ابن الطباع۔

**جرح وتعدیل**

مزی نے لکھا کہ یہ مجاہیل میں سے ایک ہے۔

ذہبی نے کہا کہ میں نے جانتا یہ کون ہے۔اس پر جرح کا مجھے علم نہیں۔میزان الاعتدال میں اسحاق بن نجیح ملطی کے ترجمہ میں ذہبی نے ایک حدیث کے بارے میں یہ کہا کہ یہ حدیث روایت کرنے والا ملطی نہیں ایک دوسرا اسحاق بن نجیح ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مجھول راوی ہے، یہ ملطی نہیں ہے۔

## 387. اسحاق بن نجیح الازدی الملطی[1] (تمیز)

**روی عن:** ابان بن ابی عیاش، عباد بن راشد المنقری، عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی، عبد العزیز بن ابی رواد، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، عبید اللہ بن عبد اللہ العتکی المروزی، عطاء بن ابی مسلم الخراسانی، ہشام بن حسان۔

**روی عنہ:** ابراہیم بن بشار الصوفی، ابراہیم بن راشد الادمی، حسین بن ابی زید الدباغ، حماد بن بحر التستری، خالد بن عبد الملک بن مسرح، سوید بن سعید الحدثانی، عبد الصمد بن الفضل الربعی، عثمان بن عبد الرحمن الطرائفی، علی بن حجر السعدی، علی بن ہاشم بن مرزوق، عیسی بن ابی فاطمہ الرازی، قاسم بن عبد

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری27/2، سؤالات ابن محرز 51/1ح7، 52/1ح22، 63/1ح112، علل احمد 30/2ح1454،تاریخ الکبیر 404/1ح1293، الکنی للمسلم ص 437ح1655،ضعفاء النسائی ص 153ح48، ضعفاء العقیلی105/1ح123، الجرح والتعدیل 235/2ح832،المجروحین144/1ح58، الکامل ابن عدی535/1ح155،ضعفاء دار قطنی ص 143ح93،ضعفاء ابو نعیم ص 61ح15،تاریخ بغداد33/7ح3319، تہذیب الکمال 484/2ح387، میزان الاعتدال 354/1ح796(اردو279/1ح796)، المغنی112/1ح588، تذہیب التہذیب338/1ح388، تہذیب التہذیب240/1ح476، تقریب التہذیب154/1ح392۔

الوہاب (ابن اخت الحسن بن موسی الاشیب)، محمد بن شعیب الحرانی، محمد بن منصور الطوسی، نوح بن حبیب القومسی، ولید بن عبدالملک بن مسرح، یزید بن ہارون الخلال۔

## جرح وتعدیل

ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ یہ کذاب ہے، اللہ کا دشمن، برا اور خبیث شخص ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کو کہتے سنا کہ اس میں ضعف ہے، اللہ اس پر رحم نہ کرے۔

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے یحییٰ بن معین کو کہتے سنا کہ بغداد کے ان لوگوں میں سے تھا جو حدیث وضع کرتے ہیں۔

احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ کذب اور وضع میں معروف تھا۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ کذاب لوگوں میں سے ہے۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ قول بھی نقل کیا کہ یہ سب سے جھوٹا شخص ہے، یہ البتی اور ابن سیرین کے حوالے سے ابو حنیفہ کے موقف کے مطابق نقل کرتا ہے۔

عبداللہ بن علی بن مدینی نے اپنے والد سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کوئی شے نہیں، ضعیف ہے۔ ایک جگہ کہا کہ عجیب روایتیں کرتا ہے، ضعیف ہے۔

عمرو بن علی نے کہا کہ کذاب، حدیث وضع کرنے والا ہے۔

علی بن نصر الجہضمی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

بخاری نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

مسلم نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

عقیلی نے اس کا تذکرہ الضعفاء میں کیا ہے، اور اس کی احادیث بیان کی ہیں۔

نسائی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔ تمییز میں نسائی نے اسے کذاب کہا ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ دجالوں میں سے دجال ہے، صراحت سے حدیث وضع کرتا ہے۔

ابو احمد الحاکم نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ متروک ہے۔

صالح بن محمد نے کہا کہ اس کی حدیث کو ترک کیا گیا ہے۔

ابن طاہیر نے کہا کہ دجال کذاب ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی نہ جائے۔

مزی نے لکھا کہ یہ ضعفاء، متروکین، کذابوں اور وضع کرنے والوں میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا کذاب راوی ہے۔

اس نے اپنی سند سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے مندرجہ ذیل مرفوع حدیث بیان کی ہے:

"سوال کرنے والے کی مذمت لوٹا دو اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہو"۔

اس کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا راوی یہ والا ملطی نہیں ہے، بلکہ یہ دوسرا شخص ہے اور اس روایت میں خرابی عثمان و قاصی نامی راوی کی طرف سے ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے":

"ہر نبی کا اس کی امت میں سے ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل عثمان ہے"۔

یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ فرمان ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں نے اس امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابو بکر کو خلیل بناتا"۔

اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جو بھی بندہ زنا کا ارتکاب کرتا ہے اور ہمیشہ اس کا ارتقاب کرتا رہتا ہے تو وہ اپنے اہل خانہ کے بارے میں یعنی بیوی کے بارے میں آزمائش کا شکار ہوتا ہے"

اس سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

""نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر طرح کے کھیل سے منع کیا ہے یہاں تک کہ بچوں کے کعاب (اس کا مطلب دوڑ کا مقابلہ ہو سکتا ہے) کے ساتھ کھیلنے سے بھی منع کیا ہے۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

"اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ زین پر کشادہ ہو کر بیٹھے"۔

ایک اور روایت بھی اس سے منقول ہے:

"جو شخص ماعون (روزمرہ کے استعمال کی چیزیں) دینے سے روکتا ہے، تو اس کے ساتھ کنجوسی کا کنارہ مل جاتا ہے"۔

ایک اور روایت ہے:

"جو شخص میری امت پر چالیس احادیث حفظ کرے گا"۔

ایک اور روایت ہے:

"تم پاکدامنی اختیار کرو تمہاری خواتین کو بھی پاکدامنی دی جائے گی"۔

اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصینؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جب تک بندہ مطلق طور پر چلتا رہتا ہے اس وقت تک اس کا پیٹ بھوکا نہیں ہوتا"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع نقل کی ہے:

"اگر لوگوں کو یہ بات پتہ چل جائے کہ پہلی صف، اذان اور سفر کے دوران لوگوں کی خدمت کرنے میں کیا اجر و ثواب ہے تو وہ قرعہ اندازی کریں"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصینؓ کے حوالے سے مرفوع روایت نقل کی ہے:

"دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا گیا ہے اس پر لعنت کی گئی ہے"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع نقل کی ہے:

"لفظ مسیجد یا مصیحف استعمال نہ کرو نبی ﷺ نے اسماء کو اسم تصغیر کے طور پر استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے کہ حمدوں، علوان، ناموس نام رکھا جائے"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے:

"جو شخص ہمارے دین کے بارے میں اپنی رائے سے کوئی بات بیان کرے اسے قتل کردو"۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ اس نے ان تمام روایات کو خود ایجاد کیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالے سے ایک وصیت نقل کی ہے، جو نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو کی تھی اور یہ پوری وصیت صحبت کے عمل کے بارے میں ہے، تو آپ اس دجال کا جائزہ لیں کہ اس نے کس بدتمیزی کا مظاہرہ کیا ہے۔

## 388. اسحاق بن وہب بن زیاد العلاف[1] (خ،ق)

**روی عن :** احمد بن نصر الخراسانی، اسماعیل بن ابان الوراق، بشر بن عبید الدارسی، جعد بن رزیق المکی، حارث بن منصور الواسطی، سری بن عاصم الهمدانی، سفیان بن عیینہ، سلم بن سلام الواسطی، سلیمان بن داود الطیالسی، ضحاک بن مخلد النبیل، عبد الرحیم بن ہارون الغسانی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبد الملک ابن یزید بن فہیر، عمر بن یونس الیمامی، عمرو بن حماد الفراہیدی، محاضر بن المورع، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن القاسم الاسدی، محمد بن یعلی الکوفی، محمد بن المحرم، منصور بن المہاجر البزوری، ولید بن الفضل العنزی، ولید بن القاسم بن الولید الہمدانی، یزید بن ہارون، یعقوب بن محمد الزہری۔

**روی عن:** بخاری، ابن ماجہ، احمد بن علی بن معبد الشعیری، احمد بن محمد بن سعدان الصیدلانی، احمد بن محمد بن الضحاک المتوثی، احمد بن الولید الواسطی، بکر بن احمد بن مقبل البصری، حسین بن ابراہیم بن الحسین الخلال، حسین بن اسحاق بن ابراہیم العجلی، سہل بن نصر الاستراباذی، عباس بن حمدان الحنفی الاصبہانی، عبد اللہ بن الحسن بن نصر الواسطی، عبد اللہ بن ابی داود، عبد اللہ بن عروہ الہروی، عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، علی بن احمد بن سلیمان الباقلانی، علی بن سعید بن بشیر الرازی، علی بن العباس البجلی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، محمد بن ابان الاصبہانی، محمد بن احمد بن سلیمان الہروی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن عبدہ القاضی، محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی، موسی بن اسحاق بن موسی الانصاری القاضی، فاطمہ بنت اسحاق بن وہب العلاف۔

### جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ مدائنی ہے صدوقین میں سے ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے، ایک جگہ کہا کہ صدوق ہے۔

---

1 ۔ الجرح والتعدیل 2/236ح834، الثقات 8/118، تہذیب الکمال 2/489ح488، المغنی 1/113ح594، الکاشف 1/239ح326، تذہیب التہذیب 1/338ح389، تہذیب التہذیب 1/241ح478، تقریب التہذیب 1/154ح393۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

## 389. اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ[1] (ت،ق)

روی عن: اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ، ثابت بن اسلم البنانی، ثابت بن عیاض الاحنف، عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبد اللہ بن کعب بن مالک، عیسی بن طلحہ ابن عبید اللہ، مجاہد بن جبر المکی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، مسیب بن رافع، معاویہ بن اسحاق ابن طلحہ بن عبید اللہ، معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، معبد بن خالد الجدلی، مغیرہ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی، موسی بن طلحہ بن عبید اللہ، ابی بردہ بن ابی موسی الاشعری، ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم، ابن کعب بن مالک، عائشہ بنت طلحہ۔

روی عنہ: اسماعیل بن ابی اویس، امیہ بن خالد، ایوب بن سلیمان بن عیسی بن موسی الطلحی، بشر بن الولید الکندی، بکر بن یزید الطویل، خالد بن مخلد، خالد بن نزار، داود بن المحبر، زہیر بن معاویہ، سعید بن سالم القداح، سعید بن سلیمان الواسطی، سلیمان بن بلال، سلیمان بن داود الطیالسی، شبابہ بن سوار، عاصم بن علی بن عاصم، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن وہب، عبد الرحمن بن ابی الرجال، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبد الملک بن قریب الاصمعی، علی بن محمد القرشی المدائنی، عمر بن ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، عمرو بن عاصم الکلابی، فروہ بن سلیمان الجہضمی، محمد بن خالد بن عثمہ، محمد بن طلحہ

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 549/7ح2143، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 27/2، تاریخ دارمی ص77ح177، سؤالات ابن الجنید ص389 ح480، 481، 482 ، سؤالات ابن طہمان ص 37ح39، 40، سؤالات ابن ابی شیبہ ص 146ح189، علل احمد 483/2ح3173، سؤالات ابن ہانی ح2309، سؤالات المروذی ح145، تاریخ الکبیر 406/1ح1299، ضعفاء الصغیر ص 21ح21، ثقات العجلی 221/1ح75، ضعفاء النسائی ص 153ح285، ابو زرعہ رازی 601/2، ضعفاء العقیلی 103/1ح121، المعرفہ والتاریخ 238/1، 482/1، الجرح والتعدیل 236/2ح835، الثقات 45/6، المجروحین 143/1ح56، کشف الاستار ح1354، الکامل ابن عدی 540/1ح156، سنن دار قطنی 91/1، تاریخ دمشق، تہذیب الکمال 489/2ح389، المغنی 113/1ح596، دیوان الضعفاء ص 29ح358 ، میزان الاعتدال 360/1ح803 (اردو 284/1ح803)، الکاشف 239/1ح327، تذہیب التہذیب 339/1ح390، الوافی بالوفیات 273/8ح1561، تہذیب التہذیب 241/1ح479، تقریب التہذیب 154/1ح394۔

التیمی، محمد بن عمر الواقدی، مروان بن معاویہ الفزاری، معن بن عیسی القزاز، وضاح بن عبد اللہ الیشکری، وکیع بن الجراح، یزید بن ہارون۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ اس کی تضعیف کی گئی ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے، کوئی شے نہیں، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کو کہتے سنا کہ طلحہ بن یحییٰ یہ ثقہ ہے، اس کا بھائی اسحاق بن یحییٰ ہے، جو کوئی شے نہیں۔

دارمی نے اس کے حال کے بارے میں دریافت کیا تو یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ کوئی شے نہیں۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ طلحہ بن یحییٰ ثقہ اور اس کا بھائی اسحاق کوئی شے نہیں۔

احمد بن ابی یحییٰ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ کوئی شے نہیں۔

لیث بن عبدہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ کوئی شے نہیں۔

عمرو بن علی نے کہا کہ متروک الحدیث، منکر الحدیث ہے۔

علی بن المدینی نے یحییٰ بن سعید سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ بے حیثیت سا ہے۔ علی بن المدینی نے کہا کہ ہم میں اس کے حوالے سے کوئی شے روایت نہیں کرتے۔

صالح بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ منکر الحدیث ہے، کوئی شے نہیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

ابن ہانی نے ابن حنبل سے سنا کہ یہ ضعیف الحدیث ہے۔

مروذی نے ابن حنبل کا قول بیان کیا کہ اس کی حدیث کوئی شے نہیں۔

بخاری نے کہا کہ اس کے حفظ پر کلام کیا گیا ہے، ایک کے بعد ایک وہم کرتا ہے، البتہ صدوق ہے۔

عجلی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ واہی الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے، قوی نہیں ہے، یہ حدیث میں اعتبار کے قابل نہیں ہے، اس کا بھائی طلحہ بن یحییٰ اس سے قوی ہے۔ اس کے حفظ پر کلام کیا گیا ہے، اس کی حدیث لکھ لی جائے۔

ابن عمار موصلی نے کہا کہ صالح ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس کی حدیث سخت مضطرب ہے۔

ترمذی نے کہا کہ محدثین کے نزدیک ویسا قوی نہیں ہے، اس کے حفظ پر کلام کیا گیا ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک جگہ کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے، اور کہا ہے کہ خطاء اور وہم کرتا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ ہم نے ضعیف لوگوں میں شامل کیا ہے کیونکہ ان میں وہم پایا جاتا ہے، پھر جب ان کی نقل کردہ روایات پھیل گئیں، تو اجتہاد نے اس چیز کی طرف رہنمائی کی کہ ان کی نقل کردہ جن روایات کی متابعت نہیں کی گئی، انہیں ترک کیا جائے اور ان کی نقل کردہ جو روایات ثقہ راویوں کے مطابق ہیں ان سے استدلال کیا جاسکتا ہے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ہم نے استخارہ کیا تھا اس کے بعد یہ صورت حال سامنے آئی۔

ابن عدی نے ان کی دو احادیث ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ غیر محسوس ہیں اسحاق بن یحییٰ کی وجہ سے اور اسحاق ایسی احادیث بیان کرتا تھا جن کا ذکر مشہور نہیں تھا، میں نے اس کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ متروک ہے، اس کی تضعیف کی گئی ہے، ایک سے زیادہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا ضعیف راوی ہے۔

اس کی وفات 164 ھجری میں ہوئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعدؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے اولیاء کا تذکرہ کیا گیا، حضرت علیؓ نے اس بارے میں کوئی عرض کی، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ تمہارے لیے یا تمہاری اولاد میں سے کسی کے لیے نہیں"۔

### 390. اسحاق بن یحییٰ بن علقمہ الکبی[1] (خت)

روی عن: محمد بن مسلم بن شہاب الزہری۔

روی عنہ: یحیی بن صالح الوحاظی الحمصی۔

#### جرح وتعدیل

یہ عوصی کے نام سے بھی معروف ہے۔

محمد بن عوف کہتے ہیں کہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس نے اپنے والد کو قتل کر ڈالا تھا۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔

ذہلی نے اسے زہری کے اصحاب کے طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ مجہول ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

حاکم نے بیان کیا کہ دار قطنی نے کہا کہ اس کی حدیث صالح ہے، بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے، لیکن یہ اصول میں معتمد نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا صدوق ہے۔

### 391. اسحاق بن یحییٰ بن الولید بن عبادہ[2] (ق)

---

1 ۔ سؤالات ابن الجنید ص280 ح32، تاریخ الکبیر 406/1ح1298، الجرح والتعدیل 237/2ح237، الثقات 49/6، سؤالات الحاکم، تہذیب الکمال 492/2ح390، میزان الاعتدال 359/1ح502(اردو 284/1ح802)، تذہیب التہذیب 339/1ح391، الذیل علی الکاشف ص 40ح57، تہذیب التہذیب 242/1ح480، تقریب التہذیب 155/1ح395۔

2 ۔ تاریخ الکبیر 405/1ح1297، الجرح والتعدیل 237/2ح836، الثقات 22/4، سنن دار قطنی 91/1، 176/3، 202/4، تہذیب الکمال 491/2ح391، میزان الاعتدال 360/1ح804 (اردو 285/1ح804)، الکاشف 239/1ح328، تذہیب التہذیب 340/1ح392 ، تہذیب التہذیب 243/1ح481، تقریب التہذیب 155/1ح396۔

روی عن: عبادہ بن الصامت (اس نے ان کو نہیں پایا)۔

روی عنہ: موسی بن عقبہ۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعیف ہے، اس نے عبادہ بن الصامت کا زمانہ نہیں پایا نہ ان سے سماع کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ عبادہ بن الصامت سے ارسال کرتا ہے، ان سے اس کی ملاقات نہیں، ضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا مجہول الحال راوی ہے، عبادہ سے ارسال کرتا ہے۔

اس کو 131 ھجری میں قتل کر دیا گیا۔

## 392. اسحاق بن یزید الہذلی[1] (د، ت، ق)

روی عن: عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود۔

روی عنہ: محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا مجہول راوی ہے۔

## 393. اسحاق بن یسار[2] (مد)

---

1۔ تاریخ الکبیر 405/1ح1296، الجرح والتعدیل 238/2ح840، الثقات 50/6، تہذیب الکمال 494/2ح392، الکاشف 240/1ح332، تذہیب التہذیب 340/1ح393، تہذیب التہذیب 243/1ح482، تقریب التہذیب 156/1ح397۔

2۔ طبقات ابن سعد 427/7ح1885، تاریخ دارمی ص77 ح181، تاریخ الکبیر 405/1ح1295، الجرح والتعدیل 237/2ح838، الثقات 48/6، سؤالات البرقانی ص124 ح422، تہذیب الکمال 495/2ح393، میزان (جاری)

**روی عن:** حسن بن علی بن ابی طالب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، عروہ بن الزبیر بن العوام، مغیرہ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام، مقسم مولی عبد اللہ بن الحارث بن نوفل۔

**روی عنہ:** محمد بن اسحاق، یعقوب بن محمد بن طحلاء۔

**جرح وتعدیل**

یہ مشہور صاحب المغازی، محمد بن اسحاق کا والد ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے، اس کی روایت اپنے بیٹے میں سے موثق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ اس سے احتجاج نہیں ہوگا، لیکن معتبر ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ یہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 394. اسحاق بن یعقوب بن اسحاق[1] (س)

روی عن: عفان بن مسلم، معاویہ بن عمرو الازدی۔

روی عنہ: نسائی۔

**جرح وتعدیل**

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ہے اس کی نسائی نے توثیق کی ہے۔

---

الاعتدال 361/1ح808(اردو 286/1ح808)، المغنی 114/1ح600، تذہیب التہذیب 340/1ح394، الذیل علی الکاشف ص40ح58، تہذیب التہذیب 244/1ح484، تقریب التہذیب 156/1ح398۔

1 ۔ تاریخ بغداد 400/7ح3352، المعجم المشتمل ص 78ح161 ، تہذیب الکمال 496/2ح395، الکاشف 240/1ح331، تذہیب التہذیب 340/1ح395، تہذیب التہذیب 244/1ح485، تقریب التہذیب 156/1ح399۔

### 395. اسحاق بن یوسف بن مرداس[1] (ع)

**روی عن:** ایوب ابی العلاء القصاب، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ایاس الجریری، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، شریک بن عبد اللہ النخعی، عبد اللہ بن عون، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، عبد الملک بن ابی سلیمان، عمر بن ذر الھمدانی، عوف الاعرابی، فضیل بن غزوان الضبی، مسعر بن کدام، ہشام الدستوائی ، ورقاء بن عمر الیشکری۔

**روی عنہ:** احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن خالد الخلال، احمد بن سنان القطان، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن محمد بن موسی المروزی مردویہ، احمد بن منیع البغوی، اسحاق ابن ابراہیم البغوی، اسحاق بن بہلول التنوخی، تمیم ابن المنتصر، جعفر بن النضر بن حماد الواسطی، حسن بن حماد سجادہ، حسن بن خلف الواسطی، حسن بن الصباح البزار، حسین بن اسحاق الواسطی، زہیر بن حرب، سریج بن عبد اللہ الواسطی الحضی، سعدان بن نصر البزاز، سعید بن یحیی بن الازہر الواسطی، سفیان بن وکیع بن الجراح، عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد الاذرمی، عبد اللہ بن محمد المسندی، عبد الحمید بن بیان السکری، عبد الرحمن بن ابراہیم دحیم الدمشقی، عبد الرحمن بن محمد بن سلام الطرسوسی، عبد الواحد بن صالح، عبید اللہ بن سعید السرخسی، عماب بن خالد التمار الواسطی، عمرو بن عون الواسطی، عمرو بن محمد الناقد، قطبہ بن سعید، محمد بن احمد بن ابی خلف، محمد بن اسماعیل ابن علیہ، محمد ابن حرب النشائی، محمد بن سلیمان الانباری، محمد بن الصباح الجرجرائی، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن عبد اللہ بن المبارک المخرمی، محمد بن عبید اللہ بن المنادی، محمد بن المثنی، محمد بن نوح بن میمون العجلی، محمد بن وزیر الواسطی، یحیی بن معین۔

**جرح وتعدیل**

اس کی پیدائش 117 ھجری میں ہوئی۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 9/317ح4259، تاریخ دارمی ص 70ح139، ص156 ح547، علل احمد 2/34ح1468، تاریخ الکبیر 1/406ح1300، ثقات العجلی 1/221ح76 ، الجرح والتعدیل 2/238ح841، سنن نسائی الکبریٰ 4/264ح4278، الثقات 6/52، مشاہیر علماء الامصار ص 208ح1405، تاریخ بغداد 7/324ح3318، تہذیب الکمال 1/496ح395، تذکرۃ الحفاظ 1/320، سیر اعلام لنبلاء 9/171، الکاشف 1/240ح332، تذہیب التہذیب 1/340ح396، الوافی بالوفیات، تہذیب التہذیب 1/244ح486، تقریب التہذیب 1/156ح400۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے، کبھی کبھار غلطی کر دیتا ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبداللہ نے اپنے والد کو سنا کہ محمد بن یزید اسحاق الازرق کی نسبت ثبت ہے، اسحاق الازرق سفیان سے روایت میں کثیر الخطاء ہے، یہ حافظ تھا البتہ غلطی کرتا تھا۔

ابوداود نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ اسحاق الازرق، عباد بن عوام اور یزید نے واسط میں شریک کے حوالے سے کتابت کی، ان کا سماع صحیح ہے، اسحاق ثقہ ہے، اللہ کی قسم ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صحیح الحدیث، صدوق ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

یعقوب بن شیبہ نے اس حدیث کے بارے میں جو معاویہ بن ہشام عن شریک روایت ہوئی ہے کہا کہ شریک کی حدیث میں اسحاق الازرق علم رکھتا ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

بزار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ یہ بغداد واپس آیا اور وہاں حدیث بیان کی، مامون ثقات میں سے تھا اور صالح اور اللہ کے عبادت گزار بندوں میں سے تھا۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ عابد رفیع القدر امام تھا، اعلام میں سے تھا، حافظ ثقہ ثبت حجت تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 195 ھجری میں ہوئی۔

### 396. اسحاق مولیٰ زائدہ[1] (ز،م،د،کن)

**روی عن:** سعد بن ابی وقاص، ابو سعید الخدری، ابوہریرہ، عن ابیہ، عن ابی ہریرہ۔

**روی عنہ:** اسامہ بن زید اللیثی، بکیر بن عبداللہ بن الاشج، ذکوان ابو صالح الزیات، سعید بن ابی سعید مولی المہری، صالح بن محمد بن زائدہ اللیثی، عمر ابن اسحاق، العلاء بن عبدالرحمن، یحیی بن ابی کثیر۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ یہ اسحاق بن عبداللہ ہے، ثقہ ہے۔

- **اسحاق، ابو یعقوب** (د)

ابوداود نے کہا کہ ہم سے اسحاق، ابو یعقوب نے حدیث بیان کی جو کہ شیخ ثقہ ہیں۔۔۔

یہ اسحاق بن ابی اسرائیل ہیں۔ان شاء اللہ

### 397. (وہم) اسحاق عن ابو ھریرہ[2] (یسی)

**روی عن:** ابوہریرہ۔

**روی عنہ:** سعید المقبری۔

**جرح وتعدیل**

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 301/7ح1779،تاریخ الکبیر 396/1ح1162،ثقات العجلی 221/1ح77،الجرح والتعدیل 239/2ح844،الثقات 23/4، تہذیب الکمال 500/2ح396، الکاشف 240/1ح333، تذہیب التہذیب 341/1ح397، تہذیب التہذیب 245/1ح487، تقریب التہذیب 157/1ح401۔

2 ۔الثقات 23/4، تہذیب الکمال 501/2ح397، تذہیب التہذیب 342/1ح399، تہذیب التہذیب 246/1ح489، تقریب التہذیب 157/1۔

اس راوی نے حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے کہ "جب کوئی شخص کسی محفل میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ ان کے لیے حسرت کا باعث ہو گی"۔

### 398. اسحاق، غیر منسوب[1] (خ)

**روی عن:** بشر بن شعیب بن ابی حمزہ، ضحاک بن مخلد النبیل، عبداللہ بن بکر السہمی، عبداللہ بن نمیر، عبد اللہ بن الولید العدنی، محمد ابن یوسف الفریابی، ہارون بن اسماعیل الخزاز، یحیی بن صالح الوحاظی۔

**روی عنہ:** بخاری۔

**جرح و تعدیل**

مزی کہتے ہیں کہ لگتا یہی ہے کہ یہ اسحاق بن منصور الکوسج ہے، یہ بھی کہا گیا کہ یہ وہ ہے جس نے ابو عاصم (ضحاک بن مخلد) سے روایت کی اس کا نام اسحاق بن ابراہیم بن نصر ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

### 399. اسد بن عبداللہ بن یزید[2] (ص)

**روی عن:** عبداللہ بن یزید۔

**روی عنہ:** سعید بن خشیم الہلالی، سالم بن قتیبہ ابن مسلم الباہلی، سلیمان بن صالح المروزی۔

**جرح و تعدیل**

بخاری نے کہا کہ سعید بن خشیم نے اس کی تعریف کی یہ خراسان میں تھا، ایک اور جگہ کہا کہ اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

---

1۔ تہذیب الکمال 502/2ح398، الکاشف 240/1، تذہیب التہذیب 342/1ح400، تہذیب التہذیب 246/1ح490، تقریب التہذیب 157/1۔

2۔ تاریخ الکبیر 50/2ح1648، المعرفہ والتاریخ 232/3، ضعفاء العقیلی 27/1ح9، الثقات 57/4، الکامل ابن عدی 84/2ح215، تہذیب الکمال 504/2ح399، المغنی 114/1ح607، میزان الاعتدال 362/1ح813 (اردو 287/1ح813)، الذیل علی الکاشف ص 40ح60، تذہیب التہذیب 343/1ح401، الوافی بالوفیات 6/9ح1571، تہذیب التہذیب 247/1ح497، تقریب التہذیب 157/1ح402۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ مراسیل روایت کرتا ہے۔
ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا حدیث میں کمزور راوی تھا۔
اس کی وفات 120 ھجری میں ہوئی۔

### 400. اسد بن موسیٰ بن ابراہیم[1] (خت، د، س)

**روی عن:** ابراہیم بن سعد، اسباط بن محمد، اسرائیل ابن یونس، اسماعیل بن عیاش، ایوب بن خوط، بقیہ بن الولید، بکر بن خنیس، جریر بن عبد الحمید، جعفر بن حیان العطاردی، حماد بن دلیل، حماد ابن زید، حماد بن سلمہ، ربیع بن صبیح، روح بن عبادہ، زید بن ابی الزرقاء، سعید بن زربی، سعید بن سالم القداح، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن حیان الاحمر، سلیمان بن المغیرہ، سلام بن سلیم، شریک بن عبد اللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبد الرحمن النحوی، صالح المری، عافیہ بن یزید، عبد اللہ بن رجاء المکی، عبد اللہ بن لہیعہ، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن وہب، عبد الرحمن بن زیاد الرصاصی، عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی، عبد العزیز ابن عبد اللہ بن ابی سلمہ الماجشون، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، عبدہ بن سلیمان، عمران بن زید التغلبی، عیسی بن یونس، غسان بن برزین الطهوی، فضیل بن عیاض، فضیل بن مرزوق، قیس بن الربیع، لیث بن سعد، مباک بن فضالہ، محمد بن خازم الضریر، احمد بن سلیم الراسبی، محمد بن طلحہ بن مصرف، محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب، محمد بن الفضل بن عطیہ، محمد بن مسلم الطائفی، محمد ابن یوسف الفریابی، مروان بن معاویہ الفزاری، معاویہ بن صالح الحضرمی، مہدی بن میمون، نجیح بن عبد الرحمن المدنی، نصر بن طریف، وضاح بن عبد اللہ، وکیع بن الجراح، ولید بن مسلم، یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ، یحیی ابن عبد الملک بن ابی غنیہ، یزید بن عطاء الیشکری، یونس ابن ابی اسحاق۔

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 315/7، سؤالات ابی داود ص 247 ح 258، تاریخ الکبیر 49/2ح1645، ثقات العجلی 222/1ح79، المعرفہ والتاریخ 248/1، الجرح والتعدیل 388/2، الثقات 136/8، تہذیب الکمال 512/2ح400، تذکرۃ الحفاظ 402/1، میزان الاعتدال 363/1ح816(289/1ح816)، الکاشف 241/1ح334، تذہیب التہذیب 343/1ح402، الوافی بالوفیات 7/9ح1576، تہذیب التہذیب 247/1ح494، تقریب التہذیب 158/1ح403۔

روی عن: احمد بن صالح المصری، بحر بن نصر بن سابق الخولانی، ربیع بن سلیمان المرادی، ربیع بن سلیمان الجیزی، سعید بن اسد بن موسی، عبداللہ بن محمد الخشاب الرملی، عبدالرحمن بن ابراہیم دحیم، عبدالملک بن حبیب المالکی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم ابن البرقی، محمد بن عبد العزیز الرملی، مقدام بن داود الرعینی، ہشام بن عمار الدمشقی، ابویزید بن یوسف بن یزید بن کامل القراطیسی۔

**جرح وتعدیل**

اس کی پیدائش 132 ھجری میں ہوئی۔

ابوداود نے کہا کہ میں نے ابن حنبل کو اس کا اچھے الفاظ میں ذکر کرتے سنا۔

بخاری نے کہا کہ مشہور الحدیث ہے، اسے سنت کا شیر کہا جاتا ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، صاحب سنت ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے، یہ تصنیف نہ کرتا تو اس کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

بزار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خلیلی نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن یونس نے اس کی توثیق کی ہے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ منکر احادیث روایت کرتا ہے۔

ابن حزم نے کہا کہ منکر الحدیث ضعیف ہے۔

ذہبی نے کہا کہ سنت کا شیر ہے، امام حافظ، ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق غرائب والا راوی ہے، اس میں ناصبیت ہے۔

اس کی وفات محرم 212 ھجری میں ہوئی۔

## 401. اسرائیل بن موسیٰ[1] (خ، د، ت، س)

---

1 ۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 28/2، سؤالات ابن الجنید ص 475ح828، سؤالات ابن محرز 222/2ح759، سؤالات ابی داود ص 341ح511، تاریخ الکبیر 56/2ح1668، الجرح والتعدیل 330/2ح1257، الثقات 79/6، تہذیب (جاری)

**روی عن:** حسن البصری، سلمان ابی حازم الاشجعی، محمد بن سیرین، وہب بن منبہ۔

**روی عنہ:** حسین بن علی الجعفی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، یحیی بن سعید القطان۔

**جرح وتعدیل**

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن محرز نے ابو بکر ابن ابی شیبہ کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ مقارب الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ اس میں کمزوری ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے:

"میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ امام حسن اور حسین کا لعاب یوں چوس رہے تھے، جیسے کوئی شخص کھجور چوستا ہے"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ حدیث بہت زیادہ غریب ہے۔

## 402. اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق[1] (ع)

---

الکمال 2/514ح401، میزان الاعتدال 1/365ح820 (اردو 1/290ح820)، الکاشف 1/241ح335، تذہیب التہذیب 1/344ح403، تہذیب التہذیب 1/248ح496، تقریب التہذیب 1/158ح404۔

1 ۔ طبقات ابن سعد 8/495ح3469، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/28، سؤالات ابن الجنید ص 301ح111، ص334ح 247، ص379ح431، ص389ح483، تاریخ دارمی ص 72ح150 اور ص ح911، سؤالات ابن طہمان ص 55ح110، سؤالات ابن محرز 1/117ح568، علل احمد 1/293ح470، 1/303ح505، 1/559ح1335، 3/366ح5609، 5610، سؤالات المیمونی ح، سؤالات الاثرم ص ح2126، تاریخ الکبیر 2/56ح1669، المعرفہ والتاریخ (جاری)

**روی عن :** ابراہیم بن عبدالاعلی، ابراہیم ابن مہاجر، ادم بن سلیمان، ادم بن علی، اسماعیل ابن سلمان الازرق، اسماعیل بن سمیع، اسماعیل بن عبدالرحمن السدی، اشعث بن ابی الشعثاء، ثویر بن ابی فاختۃ، جابر بن یزید الجعفی، حجاج بن دینار، حماد بن عبدالرحمن الانصاری، رکین بن الربیع، زیاد بن علاقہ، زید بن جبیر، زید بن زائد (صحیح یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان اسماعیل السدی ہے)، زید بن عطاء بن السائب، سعد ابی مجاہد الطائی، سعید بن مسروق الثوری، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، شبیب بن بشر البجلی، صالح بن رستم ابی عامر الخزاز، ضرار بن مرہ الشیبانی، طارق بن عبدالرحمن البجلی، عاصم بن بہدلہ، عاصم الاحول، عامر بن شقیق بن جمرہ الاسدی، عباد بن منصور، عبداللہ بن شریک العامری، عبداللہ بن عصم ابی علوانی، عبداللہ بن المختار البصری، عبدالاعلی بن عامر الثعلبی، عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ الملیکی، عبدالعزیز بن رفیع، عبد الکریم بن مالک الجزری، عبدالملک بن عمیر، عثمان بن عاصم الاسدی، عثمان بن عبداللہ بن موہب، عثمان بن ابی زرعہ، عثمان الشحام، علی بن بذیمہ، علی بن سالم بن ثوبان، عمار الدہنی، عمرو بن خالد الواسطی، عمرو بن عبداللہ السبیعی، عیسی ابن ابی عزہ، فرات القزاز، قرظہ، مجزاہ بن زاہر الاسلمی، محمد بن حجادہ، مخارق الاحمسی، مسلم البطین، معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبیداللہ التیمی، مغیرہ بن مقسم الضبی، مقدام بن شریح بن ہانی، منصور ابن المعتمر، موسی بن ابی عائشہ، میسرہ بن حبیب، ہشام بن عروہ، ہلال الوزان، ولید بن العیزار، یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبیعی، یوسف بن ابی بردہ بن ابی موسی الاشعری، ابو جویریہ الجرمی، ابو حومل العامری، ابو عنبس الکوفی الاصغر، ابو یحیی القتات، ابو یعفور العبدی۔

---

168/2، ثقات العجلی 222/1ح80، ضعفاء العقیلی 131/1ح163، الجرح والتعدیل 230/2ح، علل ابن ابی حاتم 209/6ح2459، المراسیل ص 14ح41، سؤالات الآجری 173/1ح91، 92، 182/1ح123، 304/1ح500، الثقات 79/6، مشاہیر علماء الامصار ص 200ح343، الکامل ابن عدی 128/2ح237، الالزامات والتتبع ص 303، علل دارقطنی 171/3، تاریخ بغداد 476/7ح3441، تہذیب الکمال 515/2ح402، سیر اعلام النبلاء 27/7 اور 221/8، تذکرۃ الحفاظ 214/1، میزان الاعتدال 365/1ح821 (اردو 291/1ح821)، المغنی 115/1ح613، من تکلم فیہ وہو موثق ص 101ح32، الکاشف 241/1ح336، تذہیب التہذیب 344/1ح404، تحفۃ التحصیل ص 26، جامع التحصیل ح29، الوافی بالوفیات 9/9ح1579، تہذیب التہذیب 248/1ح497، تقریب التہذیب 159/1ح405۔

**روی عنہ:** احمد بن خالد الوہبی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، ادم بن ابی ایاس، اسحاق ابن منصور السلولی، اسد بن موسی، اسماعیل بن جعفر المدنی، اسود بن عامر شاذان، حجاج بن محمد الاعور، حسین بن محمد المروزی، حماد بن واقد، خالد بن عبد الرحمن الخراسانی، خالد بن یزید الکاہلی، خلف بن تمیم، زافر بن سلیمان، سلم بن قتیبہ البصری، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، شبابہ بن سوار، شعیب بن حرب، عبد اللہ بن رجاء الغدانی، عبد اللہ بن صالح العجلی، عبد الرحمن بن عثمان البکراوی، عبد الرحمن بن مصعب القطان، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد العزیز بن ابی رزمہ، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبد الواحد بن واصل الحداد، عبد الوہاب بن عطاء الخفاف، عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی، عبید اللہ بن موسی، عثمان بن عمر بن فارس، علی بن الجعد، عمرو بن محمد العنقزی، عیسی بن یونس، عنضن بن حماد (محمد بن یونس بن ابی اسحاق)، فضل بن دکین، قاسم بن یزید الجرمی، قبیصہ بن عقبہ، مالک بن اسماعیل النہدی، محمد بن سابق البغدادی، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن کثیر العبدی، محمد بن محبب الدلال، محمد بن یوسف الفریابی، مخلد بن یزید الحرانی، مصعب بن المقدام، معافی بن عمران، معاویہ بن عمرو الازدی، موسی بن اسماعیل التبوذکی، نضر بن شمیل، ہشام بن عبد الملک الطیالسی، وکیع بن الجراح، یحیی بن ادم، یحیی بن ابی بکیر، یحیی بن زکریا ابن ابی زائدہ، یزید بن زریع۔

**جرح وتعدیل**

یحییٰ القطان نے ابو یحییٰ نامی راوی کے حالات میں اس پر تنقید کی ہے اور وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ثقہ ہے لوگوں نے اس سے کثیر حدیث روایت کی ہے اور ان میں سے کچھ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا ہے کہ یحییٰ القطان اسرائیل اور شریک سے روایت نہیں کرتے تھے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا ہے کہ اگر میں نے صرف انہی لوگوں سے روایات نقل کرنا ہوتیں جن سے میں راضی ہوں تو میں صرف پانچ ادمیوں سے روایات نقل کرتا۔ پھر یحییٰ بن معین نے بتایا کہ وہ پانچ، زکریا، زہیر، اور اسرائیل کی وہ روایات جو ابو اسحاق سے منقول ہیں یہ ایک ہی مرتبے کی ہیں اور ابو اسحاق کے شاگردوں میں سے سفیان اور شعبہ۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اسرائیل مقارب ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ یونس بن ابی اسحاق آپ کے نزدیک پسندیدہ ہے یا اسرائیل تو کہا کہ دونوں ثقہ ہیں۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ ابو اسحاق میں سے بڑا کون ہے، شریک یا سفیان تو کہا کہ سفیان پھر پوچھا کہ شریک یا شعبہ تو کہا کہ شعبہ، پھر پوچھا کہ شعبہ یا سفیان تو کہا کہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

محمد بن احمد نے علی بن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اسرائیل ضعیف ہے۔

علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسرائیل ابو بکر بن عیاش پر فوقیت رکھتا ہے۔

میمونی نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اسرائیل صالح الحدیث ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے۔ وہ اس کے حافظے پر حیرت کا اظہار کرتے تھے، انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ ثبت ہے۔

میمونی نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

صالح بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ اسرائیل عن ابی اسحاق روایت کمزور ہے، اس نے ان سے آخر میں سماع کیا ہے۔

حرب بن اسماعیل نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ شیخ ثقہ ہے۔

ابو داود نے ابن حنبل سے سوال کیا کہ آیا اس کی منفرد حدیث قابل احتجاج ہے یا نہیں؟ ابن حنبل نے جواب دیا کہ ثبت الحدیث ہے، یحییٰ القطان نے اس کی ابو یحییٰ القتات والی روایت کے بارے میں احتمال کیا ہے، یہ اس سے مناکیر روایت کرتا ہے۔ یحییٰ اس کی ابو یحییٰ القتات والی روایت نہیں لیتے تھے۔

عجلی نے کہا کہ کوفی ثقہ ہے، ایک دفعہ کہا کہ جائز الحدیث ہے۔

امام ابو حاتم نے کہا کہ یہ صدوق ہے اور ابو اسحاق کے شاگردوں میں سب سے زیادہ متقن تھا۔ ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس نے حبیب بن ابی ثابت، سلمہ بن کہیل، زبید اور طلحہ بن مصرف سے سماع نہیں کیا۔

یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں کہ یہ صالح الحدیث ہے اس کی نقل کردہ روایات میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

نسائی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے ان کا طویل ترجمہ تحریر کیا ہے اور ان کے حوالے سے منقول منفرد روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے کہ یہ ان راویوں میں سے ایک ہیں جن سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن حزم کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اسرائیل نامی راوی پر اصولی روایات میں اعتماد کیا ہے اور یہ ستون کی طرح مستند ہے اس لیے ان لوگوں کے قول کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی جنہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

البتہ شعبہ اس سے زیادہ مستند ہیں تاہم ابو اسحاق کے حوالے سے منقول روایات میں یہ مستند ہے۔عبدالرحمان بن مہدی اس کے حوالے سے احادیث روایت کرتے تھے، جہاں تک یحییٰ بن سعید قطان کا تعلق ہے تو اس کے حوالے سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے، اور شریک کے حوالے سے بھی روایت نقل نہیں کرتے تھے۔انہوں نے ان راویوں کے حوالے سے احادیث نقل کر لی ہیں جو ان دونوں سے کمتر مرتبے کے مالک ہیں یہاں تک کہ انہوں نے مجاہد نامی راوی سے روایات نقل کر لی ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔اس پر بلا حجت کلام کیا گیا ہے۔

اس کی وفات 160 سے 162 ھجری کے دوران ہوئی۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ابن عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے یہ کہا: مجھے میرے باپ کی قسم ہے، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائی تو اس نے شرک کیا"۔

یہ حدیث غریب ہے۔

عباس دوری کہتے ہیں کہ حجین بن مثنیٰ کہتے ہیں : اسرائیل بغداد ائے، لوگ ان کے گرد اکٹھے ہوگئے۔انہیں ایک اونچے اور نمایاں مقام پر بٹھایا گیا پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کے پاس ایک رجسٹر

موجود تھا۔ اس نے ان سے سوالات کرنے شروع کئے وہ اس رجسٹر میں کچھ دیکھ نہیں رہا تھا۔ پھر جب اسرائیل کھڑے ہوئے، تو وہ شخص بیٹھ گیا اور اسرائیل نے لوگوں کو وہ روایات املا کروادیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ اس بات پر دلالات کرتا ہے کہ ان لوگوں کا اس طریقے سے احادیث کا سماع کرنا اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ یہ اسرائیل نامی راوی کے ضعف پر دلالت نہیں کرتا۔ حجاج اعور کہتے ہیں کہ ہم نے شعبہ سے کہا کہ اپ ہمیں ابو اسحاق کے حوالے سے روایات سنائیں تو وہ بولے تم ان کے بارے میں اسرائیل سے دریافت کرو، کیونکہ ان روایات کے بارے میں وہ مجھ سے زیادہ مستند ہیں۔

جہاں تک عبدالرحمان بن مہدی کا تعلق ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ ابو اسحاق کی روایات میں اسرائیل نامی راوی شعبہ اور سفیان ثوری سے زیادہ مستند ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے:

"سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمارے حج کے موقع پر ہماری طرف سے ایک ایک گائے ذبح کی تھی"۔

یہ حدیث غریب ہے۔

اسرائیل نامی یہ راوی اپنے حافظے اور علم کے ساتھ ساتھ انتہائی نیک، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور جلیل القدر مرتبے کے مالک شخص تھے۔

## 403. اسعد بن سہل بن حنیف الانصاری[1] (ع)

**روی عن:** النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مرسل)، انس بن مالک، زید بن ثابت، ابی سعید سعد بن مالک بن سنان الخذری، سعید بن سعد بن عبادہ، سہل بن حنیف، عامر بن ربیعہ، عبد اللہ بن عابس، عبد اللہ بن عمرو بن

---

1۔ طبقات ابن سعد 388/5ح109، علل احمد 236/3ح5035، 312/3ح5390، الجرح والتعدیل 344/2ح1306، المراسیل ص16ح18 اور ص 258ح479، تاریخ ابو زرعہ دمشقی ص285 ح1568 اور ص315 ح1764، الثقات 20/3، سؤالات السلمی ص49ح46، تاریخ دمشق 325/8ح693، تہذیب الکمال 525/2ح403، سیر اعلام النبلاء 517/3، الکاشف 241/1ح337، تذہیب التہذیب 345/1ح405، تحفۃ التحصیل ص 25، جامع التحصیل ح59، تہذیب التہذیب 251/1ح498، تقریب التہذیب 160/1ح406، تعجیل المنفعہ 301/1۔

العاص،عبد الرحمن بن کعب بن مالک،عبید بن السباق،عثمان بن حنیف،عمر ابن الخطاب،عمر بن ابی سلمہ ربیب النبیﷺ،مسور بن مخرمہ،معاویہ بن ابی سفیان،ابی ہریرہ،عائشہ ام المومنین۔

**روی عنہ :** امیہ ابن ہند، حکم بن حکیم ابن عباد بن حنیف، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف، سلمہ بن دینار المدنی، سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف، صفوان بن سلیم، عبداللہ بن ذکوان، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، عبدربہ بن سعید الانصاری، ثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف، عمیر بن یزید الخطمی، قیس بن سالم المعافری، مجمع بن یحیی الانصاری، محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی، محمد بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف، محمد بن سلیمان الکرمانی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، مروان بن عثمان الزرقی، موسی بن جبیر، یحیی بن سعید الانصاری، یعقوب بن عبد اللہ بن الاشج، ابو بکر بن عثمان بن حنیف، ابو بکر بن المنکدر۔

## جرح وتعدیل

بخاری نے کہا کہ اس نے نبیﷺ کا زمانہ پایا ہے لیکن ان سے کچھ نہیں سنا۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے کچھ نہیں سنا۔

عبدالرحمان بن ابی حاتم نے اس کے بارے میں پوچھا تو ابو حاتم رازی نے کہا ثقہ ہے، اس جیسے کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا۔

ابوزرعہ دمشقی نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ انہوں نے رسول اللہﷺ کا زمانہ پایا ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ ان کی اکثر روایات اصحاب رسولﷺ سے ہیں۔

سلمی نے دارقطنی سے پوچھا کہ کیا اس نے نبیﷺ کا زمانہ پایا ہے تو انہوں نے کہا ہاں۔

ابن مندہ نے کہا کہ بخاری کا قول صحیح ہے۔

ذہبی نے کہا کہ نبیﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے اور آپﷺ ست مرسل روایت بیان کرتے ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے نبیﷺ کا دیکھا تھا لیکن سماع نہیں کیا۔

ان کی وفات 100 ھجری میں ہوئی۔

## 404. اسقع بن الاسلع[1](س)

**روی عن:** سمرہ بن جندب حدیث۔

**روی عنہ:** سوید بن حجیر الباہلی۔

**جرح وتعدیل**

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔ میرے علم کے مطابق سوید بن حجیر باہلی کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس کے باوجود یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ راوی جو معروف نہ ہو وہ حجت نہیں ہوگا، لیکن یہ اصل ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ ہے۔

## 405. اسلم بن یزید[2](د، ت، س)

**روی عن:** خالد بن زید الانصاری، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عقبہ بن عامر الجہنی، محمد بن علبہ القرشی، مسلمہ بن مخلد الزرقی، ہبیب ابن مغفل الغفاری، صفیہ بنت حیی، ام سلمہ امہات المومنین۔

**روی عنہ:** سعید بن ابی ہلال، عبداللہ بن عیاض، یزید بن ابی حبیب۔

**جرح وتعدیل**

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

---

1۔ تاریخ دارمی ص 66ح115، الجرح والتعدیل 344/2ح1309، الثقات 57/4، تہذیب الکمال 527/2ح404، میزان الاعتدال 367/1ح823 (اردو 293/1ح823)، الکاشف 242/1ح338، تذہیب التہذیب 345/1ح406، تہذیب التہذیب 251/1ح499، تقریب التہذیب 161/1ح407۔

2۔ تاریخ الکبیر 24/2ح1568، ثقات العجلی 223/1ح82، المعرفہ والتاریخ 494/2، الجرح والتعدیل 307/2ح1146، الثقات 46/4، مشاہیر علماء الامصار ص 150ح954، تہذیب الکمال 528/2ح405، الکاشف 242/1ح339، تذہیب التہذیب 346/2ح407، تہذیب التہذیب 252/1ح500، تقریب التہذیب 161/1ح408۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔ مشاہیر میں ابن حبان نے کہا کہ مصر کا جلیل تابعی تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 406. اسلم العجلی الربعی[1] (د، ت، س)

**روی عن:** بشر بن شغاف، ابوایوب المراغی، ابوضحاک الجرمی، ابو مرایہ العجلی۔

**روی عنہ:** اشعث بن اسلم العجلی، سلیمان التیمی، شمیط بن عجلان۔

**جرح وتعدیل**

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن ابی حاتم نے اسلم العجلی عن ابی مرایہ عن ابی موسیٰ اور اسلم العجلی جس نے ابو موسیٰ کو دیکھا ہے میں فرق کیا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ابن معین نے اسے ثقہ کہاہ۔

ابن حجر نے کہا کہ چوتھے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## 407. اسلم القرشی العدوی[2] (ع)

---

1 ۔ تاریخ دارمی ص66 ح116، تاریخ الکبیر 2/24ح1567، ثقات العجلی 1/223ح83، الجرح والتعدیل 2/306ح1144 اور 2/307ح1147، الثقات 4/46 اور 6/74، تہذیب الکمال 2/529ح406، الکاشف 1/242ح340، تذہیب التہذیب 1/346ح408، تہذیب التہذیب 1/252ح501، تقریب التہذیب 1/161ح409۔

2 ۔ تاریخ الکبیر 2/23ح1565، ثقات العجلی 1/223ح81، المعرفہ والتاریخ 1/236، الجرح والتعدیل 2/306ح1142، الثقات 4/45، تہذیب الکمال 1/529ح407، سیر اعلام النبلاء 4/98، تذکرۃ الحفاظ 1/52،

(جاری)

**روی عن :** عبد اللہ بن عمر، عثمان بن عفان، عمر بن الخطاب، کعب الاحبار، معاذ بن جبل، معاویہ بن ابی سفیان، مغیرہ بن شعبہ، ابو بکر الصدیق، ابی عبیدہ بن الجراح، ابی ہریرہ، حفصہ بنت عمر ام المؤمنین۔

**روی عن :** زید بن اسلم، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، مسلم بن جندب الھذلی، نافع مولی ابن عمر۔

**جرح وتعدیل**

عجلی نے کہا کہ ثقہ، مدینہ کے کبار تابعین میں سے تھے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ فقیہ امام ہے، کبار تابعین میں سے ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ محضرم ہے۔

ان کی وفات 80 ھجری میں ہوئی۔

## 408. اسلم المنقری[1] (د)

**روی عن :** بلاد بن عصمہ، زہیر بن ابی علقمہ، سعید بن جبیر، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی، عطاء بن ابی رباح، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، محمد بن علی بن الحسین۔

**روی عنہ :** ابراہیم بن محمد الفزاری، جریر بن عبدالحمید، سفیان الثوری، عبثر بن القاسم، عطاء بن مسلم الخفاف، مبارک بن سعید الثوری، محمد بن فضیل بن غزوان۔

---

الکاشف 242/1ح341، تذہیب التہذیب 346/1ح409، تہذیب التہذیب 253/1ح502، تقریب التہذیب 161/1ح410۔

1 ۔ علل احمد 21/3ح3967، 283/3ح5256، سؤالات ابی داود ص303ح381، تاریخ الکبیر 24/2ح1569، المعرفہ والتاریخ 90/3، الجرح والتعدیل 307/2ح1148، الثقات 74/6، ثقات ابن شاہین ص 41ح92، المؤتلف والمختلف 2162/4، الاکمال 300/7، تہذیب الکمال 531/2ح408، الکاشف 242/1ح342، تذہیب التہذیب 347/1ح410، تہذیب التہذیب 253/1ح503، تقریب التہذیب 162/1ح411۔

## جرح وتعدیل

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا کہ میں اسے نہیں جانتا، یہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے پوچھا کہ یہ کون تھا، توانہوں نے کہا میں نہیں جانتا، ہمارے نزدیک یہ ثقہ ہے۔

ابوداود نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن نمیر نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ صالح ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 142 ھجری میں ہوئی۔

- **اسلم ابورافع**

کنیت میں آئے گا۔

### 409. اسماء بن الحکم الفزاری[1] (4)

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 344/8ح3058، سؤالات ابن الجنید ص 368ح396،تاریخ الکبیر 54/2ح1663،ثقات العجلی 223/1ح84،الجرح والتعدیل 325/2ح1242،الکامل ابن عدی 142/2ح240،الثقات 59/4، تہذیب الکمال 533/2ح409، میزان الاعتدال 418/1ح981 (اردو 346/1ح981)، المغنی 136/1ح743، الکاشف 242/1ح343، تذہیب التہذیب 347/1ح411، تہذیب التہذیب 254/1ح505، تقریب التہذیب 162/1ح412۔

روی عن : علی بن ابی طالب : کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ بما شاء ان ینفعنی، اذا حدثنی احد من اصحابہ استحلفتہ۔۔الحدیث"

روی عنہ : علی بن ربیعہ الوالبی۔

**جرح وتعدیل**

ابن سعد نے کہا کہ قلیل الحدیث تھا۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔

بخاری نے اس کی ایک حدیث بیان کر کے کہا کہ اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ حسن الحدیث ہے۔

میزان الاعتدال میں ذہبی کہتے ہیں کہ اسماء نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے، اس کے حوالے سے ایک یہی روایت منقول ہے (جو بخاری نے ذکر کی ہے)۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

## 410. اسماء بن عبید بن مخارق[1] (خ، م، سی)

**روی عن:** عامر الشعبی، عنبسہ بن سعید بن العاص، محمد بن سیرین، نافع مولی ابن عمر، یونس بن عبید، ابو سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ۔

**روی عنہ:** جریر بن حازم، جعفر بن سلیمان الضبعی، جویریہ بن اسماء، حارث بن عبید، حماد بن سلمہ، سلام بن ابی مطیع، شعیب بن الحبحاب، مہدی بن میمون۔

---

1۔ طبقات ابن سعد 273/9ح4085، تاریخ الکبیر 55/2ح1665، المعرفہ والتاریخ 124/1، الجرح والتعدیل 325/2ح1244، الثقات 18/3، مشاہیر علماء الامصار ص 119ح693، ص 183ح1208، تہذیب الکمال 536/2ح410، الکاشف 242/1ح344، تذہیب التہذیب 347/1ح412، الوافی بالوفیات 39/9ح1632، تہذیب التہذیب 255/1ح506، تقریب التہذیب 162/1ح413۔

## جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ انشاء اللہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

مہنا بن یحییٰ نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ اونچے لوگوں میں سے تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔ مشاہیر علماء الامصار میں ابن حبان نے کہا کہ اہل بصرہ کے ثقات میں سے تھا۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 141 ھجری میں ہوئی۔

---

الحمد اللہ۔ دوسری جلد کا اختتام ہوا۔

فہرست